ماہنامہ
یوتھ انٹرنیشنل
لاہور پاکستان

جمہوریہ فرانس کے قومی دن کے موقعہ

خصوصی اشاعت

"ہم بلوچستان کے اندرونی معاملات میں امریکی مداخلت پسند نہیں کرتے

خان آف قلات سے سنسنی خیز انٹرویو

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

ABC
CERTIFIED

کویتا جو آجکل فلموں میں عریانیت کے
فروغ میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے

بین الاقوامی نوجوان برادری کا واحد حقیقی ترجمان

ماہنامہ

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

ایڈیٹر انچیف: **محمد صدیق القادری**

جلد: ۲ شمارہ: ۷ جولائی ۱۹۹۰ء

اس شمارے میں

ہم بے فیض دانشور ---- ۷
عورت اور معاشرہ ---- ۹
ہارس ٹریڈنگ ---- ۱۱
ایران جمہوریت کس حال میں ہے ---- ۱۴
اے سفر تو ہیلر ---- ۱۹
عامر خان ---- ۲۰
جوہی چاولہ کیا کہتی ہیں ---- ۲۵
ایک میوزیکل پروگرام ---- ۲۹
چیئرمین ونمارک انٹرنیشنل خلیل الرحمٰن ---- ۳۰
تصویری جھلکیاں ---- ۳۲
اداکارہ نیلم کی باتیں ---- ۳۴
فرانسیسی ادب اور حقائق زندگی ---- ۳۶
فرانسیسی تصویری بجھلکیاں ---- ۳۹
قبائلی رہنما خان آف قلات سے خصوصی انٹرویو ---- ۴۱
فرانسیسی سفیر کا پاکستانیوں کے نام پیغام ---- ۴۷
پاک فرانس تجارتی تعلقات ---- ۵۰

پاکستان ---	۱۵ روپے
ہندوستان ---	۱۰۰ ڈالر
سعودی عرب ---	۵ ریال
بحرین، کویت ---	۵۰۰ فلس
انگلستان ---	۱.۵۰ پونڈ
کینیڈا ---	۲ ڈالر

سب ایڈیٹرز
مس روبینہ قادری • غلام مرتضیٰ القادری

قلمی معاونین
ڈاکٹر صغیر کامران • غضنفر کاظمی
چوہدری اسلم • مسز شہناز ارشد

عکاسی
تبسم نوید • یامین صدیقی
فرمان قریشی • صغیر احمد عادل

رپورٹرز
توصیف القادری
مس خالدہ

نمائندگان بیرونِ ملک
عارف سلیمی (مغربی جرمنی) سلطان احمد (سعودی عرب)

قانونی مشیر اقبال محمود اعوان (ایڈووکیٹ)
[illegible]لیشن مینجر عبدالستار نیازی

[illegible] روپے فی کاپی

خط وکتابت کے لیے
ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگلش۔ ایوانِ اوقاف بلڈنگ نزد ہائی کورٹ پوسٹ بکس نمبر ۲۳۴۶ جی پی او لاہور پاکستان۔ فون نمبر ۵۴۷۲۹

Only Michelin radials give you something extra in reserve.

Switching from crossplies to Michelin radials, is like fitting a reserve fuel tank. What's more, due to Michelin radial technique less rolling resistance, you'll pay your Michelin radial tyre with the fuel you'll save.

MICHELIN
Switch to Michelin: all their tyres save fuel!

اداریہ

اپوزیشن آصف زرداری فوبیا کا شکار؟

جمہوری ملکوں میں حزب اختلاف کا وجود تعمیری تنقید کے لیے اشد ضروری ہوتا ہے ہمارے ہاں مخالفین کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ ذاتی کردار کشی کو لیڈر حضرات نے بطور فیشن اپنا رکھا ہے ترقی یافتہ جمہوری ملکوں میں اپوزیشن کی تنقید ملک وقوم کے مفاد میں تعمیری جذبے کے ساتھ پروگرام اور پالیسیوں پر ہوتی ہے جبکہ ہمارے ملک کی اپوزیشن مخالفت برائے مخالفت کی بنیادوں پر بے بنیاد پروپیگنڈے اور ذاتی کردار کشی تک محدود رکھتی ہے آجکل اپوزیشن نے وزیر اعظم پاکستان محترمہ بےنظیر بھٹو کے شوہر محترم جناب آصف علی زرداری کو بے بنیاد تنقید کا نشانہ بنا رکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ہمارے ملک کی اپوزیشن زرداری فوبیا کا شکار ہوگئی ہے اور انہیں سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے آصف زرداری ہی نظر آتے ہیں اِس ڈر کے مارے بچاری اپوزیشن اور اُن کے حواری اخبارات وجرائد زرداری کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش یا جھوٹی کہانی بنانے کے لیے ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں۔

چاہے اِسلام آباد میں کسی کو پرمٹ ملے یا صنعت لگانے کا اجازت نامہ ملے یا زمین الاٹ ہو۔ اپوزیشن والوں کا وطیرہ بن گیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریقے آصف زرداری کو ملوث کرنے کی ناکام کوششیں کرتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اپوزیشن حزب اقتدار کی پالیسی یا پروگرام کا تنقیدی جائزہ لینے کی اہمیت نہیں رکھتی عوام کی رہنمائی کرنے کی بجائے ذاتی مخالفت برائے مخالفت کی پالیسی پر کارفرما ہے۔ آصف کی مخالفت صرف اس بنا پر کر رہی ہے کہ وہ محترمہ بےنظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان کے شوہر ہیں شوہر ہونا کوئی گناہ نہیں دراصل اپوزیشن ایک منصوبے کے تحت وزیر اعظم پاکستان کے شوہر کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر بدنام کر کے محترمہ بےنظیر کی عوامی ساکھ کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ مہذب معاشرے میں جھوٹ پر مبنی پروپیگنڈے ذاتی کردار کشی قابل سزا اور نفرت کا باعث سمجھی جاتی ہے مسلمان معاشرے میں بھی تحقیق اور ثبوت کے بغیر الزام عائد کرنے والوں کو بھی سختی سے روکا گیا ہے بلکہ اسلام نے جھوٹا الزام، تہمت اور بہتان لگانے والوں کے لیے سخت سزائیں مقرر کی ہیں خواہ اُس کا تعلق کسی گروہ یا پارٹی سے ہو۔

آصف علی زرداری اعلیٰ تعلیم یافتہ سلجھے ہوئے باحوصلہ جرأت مند، نیک سیرت نوجوان ہیں اِس موقع پر ہم آصف علی زرداری کی عقل وفراست کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں کہ انتہائی تدبر اور بردباری کا ثبوت دیتے ہوئے مخالفین کے الزامات کا جواب الزامات کی صورت میں دینے کی بجائے انصاف کیلئے عدالت عالیہ میں جانے کا قانونی راستہ اختیار کر رہے ہیں جو کہ اپوزیشن کے لیے قابلِ تقلید عمل ہے۔ اپوزیشن کا فرض ہے کہ وہ قانون کا سامنا کرے اپنے الزامات کے ثبوت عدالت عالیہ میں پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ہر انسان میں خوبیاں اور خامیاں ہوتی ہیں ہمارا مقصد آصف زرداری کو فرشتہ ظاہر کرنا نہیں بلکہ بعض ایسے حقائق سے پردہ اُٹھانا ہے تاکہ عوام تصویر کے دونوں رُخ دیکھ کر سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکیں۔

ہماری قابلِ احترام اپوزیشن کے رہنماؤں کی خدمتِ اقدس میں استدعا ہے کہ وہ ذاتی کردار کشی، مخالفت برائے مخالفت کی پالیسی ترک کر کے حزب اقتدار کے پروگرام یا پالیسیوں پر توجہ دے اور اگر کوئی خامی ہے تو اُس پر بھرپور تعمیری تنقید کرے اور متبادل تجاویز پیش کرے جمہوری ملکوں کی حزب اخ[illegible] ملک کی تعمیر میں اپنا مثبت رول ادا کریں۔

محمد صدیق القادری

طلباء
مقصد تعلیم

طلباء کی ٹھیک تعلیم و تربیت کسی بھی قوم کے شاندار مستقبل کی مضبوط ضمانت فراہم کرتی ہے۔ مضبوط قوت بارادہ رکھنے والے طالب علم ملک کا عظیم سرمایہ ہوتے ہیں۔ آج کے طلباء نے کل وطن کی باگ ڈور سنبھالنی ہے جو سلجھے ہوئے لوگوں ہی کے بس کی بات ہے۔ پاکستان کو خدا نے ہر قسم کی دولت سے نوازا ہے۔ یہاں زرخیز زمین، معدنیات، صنعتیں اور افرادی قوت سب ہی کچھ موجود ہے۔ مگر ملک کو چلانے کے لئے واضح حکمت عملی کی کمی نے طلباء میں بے چینی اور ناامیدی کو جنم دیا ہے ملک کے اندر موجود سفارش، رشوت ستانی اور کاہلی نے اس حساس طبقے کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ حالات ایسے بنا دیے گئے ہیں کہ پڑھنا اور کام کرنا ناممکن ہوگیا ہے۔ مخصوص طبقات تعلیمی اداروں میں امن عامہ کے مسائل پیدا کر دیتے ہیں اور یونیورسٹیاں بند ہو جاتی ہیں۔ سیشن لیٹ ہو جاتا ہے اور غریب طالب علم جو پہلے ہی اپنے گھر والوں پر بوجھ بنا ہوتا ہے مزید برے حالات سے دو چار ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں طالب علم درمیان میں اٹک جاتا ہے۔ نہ تعلیم ادھوری چھوڑ سکتا ہے اور نہ ہی بند یونیورسٹیوں کو کھول سکتا ہے۔

طلباء کا سب سے سنگین مسئلہ تنگ دستی ہے۔ طویل تعلیمی دور کو گزارنے کے لئے ایک معقول سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمارے اوسط اور نچلے درجے کے طالب علم کے پاس موجود نہیں۔ اپنے اخراجات پورا کرنا پوری طالب علمی کے دوران درد سر بنا رہتا ہے۔ اس مصیبت سے

اہم اعلان

ماہنامہ یوتھ انٹرنیشنل اردو/انگلش لاہور ۱۴ اگست ۱۹۹۰ء یوم آزادی کے موقعہ پر ایک خصوصی **آزادی نمبر** شائع کر رہا ہے۔

اس سلسلے میں مشتہرین کرام سے استدعا ہے کہ وہ اپنے اشتہارات [illegible] جلد ارسال کر دیں تا کہ انہیں مناسب [illegible] جگہ دی جا سکے۔

سرکولیشن انچارج

ایڈریس:- ایوان اوقاف بلڈنگ لاہور

[illegible] یوتھ انٹرنیشنل پوسٹ بکس 2346 فون 54729 نزد ہائی کورٹ شاہراہ

ماہم بے فیض دانشور

تحریر: ایم جی کھیٹان

آجکل جب کہ زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی اپنی فیلڈ میں بڑے فعال طور پر متحرک نظر آ رہے ہیں۔

نوکری پیشہ ہوں یا ڈاکٹر، وکیل ہوں یا پھر کوئی خوانچہ خواں۔ ہر ایک اپنی اپنی دھن میں مگن نظر آتا ہے۔ سیاستدان ہو یا سائنسدان ہر اک کی بس یہ آرزو اور جستجو

نجات حاصل کرنے کے لئے طلباء ٹیوشن پڑھاتے ہیں اور پارٹ ٹائم ملازمتیں بھی کر لیتے ہیں جو کہ تعلیمی سرگرمیوں میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں ۔ روز روز والدین سے پیسے مانگنا طالب علم کے لئے ذہنی کھچاؤ کا باعث بنا رہتا ہے ۔ ایسے حالات میں طالب علم گھر پر بوجھ بنتا ہے اور تعلیم حاصل کرتے کرتے گھر میں اپنا مقام کھو دیتا ہے اور اپنے آپ کو معاشرے کا کوئی فالتو پرزہ سمجھنے لگتا ہے۔ تعلیمی اداروں کے اندر بھی نسبتاً کم خوشحال گھرانوں سے تعلق رکھنے والے طلباء عدم مساوات کا شکار ہیں۔ جن طلباء کی دسترس نہیں انہیں کلاس، پریکٹیکل ، امتحان غرض کہ ہر شعبے میں مسائل کا سامنا ہے تعلیمی اداروں میں بھی عزت کا معیار دولت ، خاندان ، رنگ و نسل اور اثرو رسوخ کو قرار دیا جاتا ہے۔ اگر بات یہیں پر ختم ہو جائے تو ہمیں کوئی شکوہ نہ ہو مگر افسوس کہ سولہ سال ڈھیٹ بن کر وقت کاٹنے کے بعد بھی معاشی مسئلہ بدستور قائم رہتا ہے اور ڈگری لے کر نوکری کے لئے مارا مارا پھرنا پڑتا ہے ۔ بیروزگاری سے واسطہ پڑتا ہے اور چونکہ تعلیمی اداروں میں کوئی ہنر سکھایا نہیں جاتا اس لئے ڈگری حاصل کرنے کے بعد بھی طالب علم کی کوئی مارکیٹ ویلیو نہیں ہوتی ۔ اسی وجہ سے طلباء کو اپنی تعلیمی قابلیت اور اہلیت کے مقابلے میں بہت نچلے درجے کی ملازمتوں سے واسطہ پڑتا ہے۔

ہمارا نصاب ناقص اور ہمارے ماحول سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ ایسے نصاب سے عملی زندگی میں کسی قسم کی مدد نہیں ملتی۔ کتابوں میں سمجھنے کی کوئی چیز نہیں ہوتی اور ٹیچر کے رٹے رٹائے نوٹس کو پاس ہونے کی پیشگی سند قرار دے دیا جاتا ہے۔ اساتذہ لیکچر ٹھیک طریقے سے تیار نہیں کرتے اور وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق اپنے طرز تعلیم میں کوئی تبدیلی نہیں کر رہے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ ایک پروفیسر ملازمت کے پہلے سال کے تیار کئے ہوئے لیکچر ہر نئے سال استعمال کرتا ہے اور پوشیدہ مواد طلباء کو فراہم کرتے کرتے ریٹائر منٹ تک پہنچ جاتا ہے۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلے کے مسائل بدعنوانی کی الگ داستان سناتے ہیں۔ طبقاتی نظام تعلیم کے باعث امراء اور وزراء کے بچے سیٹوں پر بڑھ جاتے ہیں۔ سفارش پر نوکریاں حاصل کر لیتے ہیں اور یوں نسل در نسل اپنا تسلط برقرار رکھے ہوئے ہیں ۔ اقرباء پروری اور خاندانی اثرورسوخ امیر کو امیر تر بنا رہا ہے جبکہ غریب مزید پیچھے جانے پر مجبور ہے۔ ایک عام آدمی کا بچہ تعلیم میں بے مقصدیت کو اچھی طرح محسوس کر رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ آجکل تعلیم صرف مالدار طبقے کی عیاشی سے زیادہ کچھ باقی نہیں رہی ۔ تیسری دنیا میں بسنے والے بھوکے کو پیٹ بھرنے کے لئے روٹی چاہیئے۔ تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا اور رہنے کے لئے مکان چاہیے۔ اگر غریب آدمی کا بچہ سارا دن تعلیم حاصل کرتا رہے گا تو مزدوری کون کرے گا؟ گھر کا چولہا کیسے چلے گا؟ بنیادی ضروریات زندگی کیسے پوری ہوں گی؟ بیماری پر ہونے والا خرچہ کون ادا کرے گا؟ اور ناگہانی مصیبتوں سے کون چھٹکارا دلائے گا؟

ہمارے امتحانات کسی صورت میں بھی قابلیت کو پرکھنے کی کسوٹی نہیں۔ کھوکھلا نظام امتحانات اور بددیانت امتحان لینے والے امتحان کے مقصد کو فوت کر دیتے ہیں۔ اسی طرح امتحانی پرچہ تخلیقی عنصر سے خالی ہوتا ہے ۔ طبقاتی نظام تعلیم کی وجہ سے ایک خاص طبقے کا تعلیمی میدان میں تسلط برقرار ہے اور ہزار کوششوں کے باوجود بھی عوام میں تعلیم عام نہیں ہو رہی ۔ غیر ملکی زبان انگریزی سے تعلیم کے حصول میں مزید پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں۔ دوسری طرف تعلیمپر قابض استاد ، لیکچرار، پروفیسر اور تعلیم یافتہ لوگوں نے اسے ایک کاروبار کی شکل دے رکھی ہے۔ کاروباری حضرات دھڑا دھڑ پرائیویٹ سکول اور کالج کھول کر بھاری فیس بٹور رہے ہیں اور دوسری طرف تعلیمی اداروں سے منسلک ٹیوشن پڑھانے والے طالب علم سے منہ مانگی قیمت وصول کرتے ہیں ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو ٹیوشن پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا وہ کیا کرے؟ ہمیں تو انہیں بھی ساتھ لے کر چلنا ہے جو پیسے سے محروم ہیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ایسا باغی طبقہ ضرور جنم لے گا جو معاشرے سے زیادتیوں کا انتقام لے گا۔ تعلیم بے مقصد ہو چکی ہے اور صرف ڈگری حاصل کر لینے سے نہ آدمی کچھ سیکھ سکتا ہے اور نہ کچھ بن سکتا ہے ۔ انہی برے حالات نے طالب علموں کو مجرم بنا دیا ہے ۔ طلباء بغاوت کرنے پر مجبور ہیں۔ جب طلباء کو کوئی منزل نظر نہیں آتی تو منفی سوچیں اپنا گھیرا تنگ کر لیتی ہیں اور احتجاجوں، ہڑتالوں ، ہنگاموں اور تشدد کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ۔ جن کی ذمہ داری غلط تعلیمی پالیسیاں حکومتی ڈھانچے میں موجود چپقلش اور متضاد نظریات کو بے معنی انداز میں یکجا کر کے طلباء پر مسلط کرنا شامل ہے۔

طالب علم معاشرتی ناہمواری سے نفرت کرنا اور محروم طبقات کے حقوق بحال کرنا چاہتا ہے ۔ آج ملک کے لاکھوں طلباء تعلیمی اداروں میں نامساعد حالات کے باوجود باوقار مستقبل کی آس میں مسلسل پڑھے جا رہے ہیں اس عزم اور حوصلے کے ساتھ جو حالات کو بدل لینے کی قوت رکھتا ہے۔ اچھے دنوں کی آس بھی ایک لذیز جذبہ ہوتی ہے جس کی طرف انسان پوری قوت کے ساتھ کھنچا چلا جاتا ہے۔ آس کی یہ مضبوط ڈوری حالات بدل دینے کا سب سے بڑا ہتھیار ہوتی ہے۔ انسانوں کی تقدیریں صرف جذبوں ، حوصلوں اور عظمتوں کے ذریعے ہی استوار کی جاتی ہیں۔ تھکاوٹ اور پیچھے ہٹ جانا پر عزم لوگوں کے لئے بے معنی اور ہیچ الفاظ ہیں۔ اسی طرح ہمارا طالب علم بھی ہر قسم کے حالات سے نبردآزماہ ہونے کا جذبہ اور آگے بڑھنے کا حوصلہ رکھتا ہے ۔ ہمارا نصب العین بڑھتے رہنا ۔ ہمت سے کام لینا اور حالات کو بدل دینا یا لڑتے لڑتے ختم ہو جانا مگر کبھی شکست نہیں ماننا ہے۔ کمزور ، مجبور لاچار انسانوں کی معاشرے میں باعزت بحالی اور طلباء کے حقوق کی بازیابی کے [illegible] سے منتظر اور زبردس[illegible] معروف ہیں۔

زندگی دھجیوں کے غبار کی مانند اپنا بل بنائے ہوئے ہے اور اب ہمیں تلاش ہے رندوں کی جو اس بزم بیکراں کو اپنی رندانہ رازوں سے روشن کریں۔ وہ روشنی جس میں علم و دانش کی مشعلیں ہوں امن کا پیغام ہو اور جذبوں کی شیرینی بھی، مگر یہ کام تو بڑا مشکل ہے وہ بھی اس زمانے میں جبکہ ہر چیز کی قیمت ہے ہر چیز بیکاؤ مال ہے۔ آدمیت خون کے آنسو رو رہی ہے۔ انسانی معاشرہ پریشان حال ہے۔ اولاد آدم کی سوختہ لاشیں انسانی درندگی پہ ماتم کناں ہیں۔ حالات دگرگوں ہیں، نفسا نفسی کا عالم ہے ہر اک اپنیت خود غرضی کی دوکان چمکائے ہوئے ہے۔ اور اب

رخت دل باندھ لو دل فگارو چلو
پھر ہمیں قتل ہو آئیں یارو چلو
(فیض)

گذشتہ دنوں کراچی جانا ہوا، کچھ شناسا، کچھ نا آشنا چہروں سے ملاقات ہوئی، آنکھیں چار ہوئیں، آنکھوں سے چمک غائب، چہروں پہ اداسی، انتہا سا خوف، لبوں میں بے اعتمادی کی لہر دیکھنے میں آئی۔ کچھ فن و ادب کی باتیں ہوئیں، کچھ امن و آشتی کی فضا پہ غور۔ مگر اک بات مجھے بہت پریشان کئے دیتی ہے کہ اک طبقہ جو کہ ہمارے معاشرے کا قیمتی سرمایہ حیات ہے۔ جس کا اگر قلم چلے تو انسانوں کے ذہنوں کو موڑ دے، بستی ہوئی دنیا کے رخ پھیر دے، معاشرے کی اصلاحی زندگی کو مزید دوام بخشے، امن کا علمبردار بن کے انسان کو وحشیوں سے بچائے، خیر کا خواہاں ہے، وہ ہے ہمارا دانشور طبقہ۔ اس کی خاموشی کے اسباب کیا ہیں؟ کیا ان کا معاشرے کیلئے فیض ختم ہو گیا ہے؟ جب کہ ہمیں ان مسیحاؤں کی ہر موڑ پہ اشد ضرورت ہے۔ سیاست میں، سماج میں، ریاست میں۔ پتہ نہیں کب جاگے گا یہ طبقہ؟ کب ان کے ہاتھ حرکت میں آئیں گے اور قلم کو جنبش ملے گی۔ جتنی آج ہمیں اور ہمارے معاشرے کو اپنے دانشوروں سے امن قائم کرنے میں مدد لینے کی ضرورت ہے اتنی کبھی بھی نہیں تھی۔ دیکھا دیکھی میں وقت گزرتا جا رہا ہے۔ ہمارے دانشور کی شاید یہ سوچ ہے کہ ہمارا کوئی نہیں یا ہماری کسی کو بھی ضرورت نہیں، جبکہ معاشرہ کہتا ہے کہ اب ہمارے دانشوروں کو آگے آ کر اپنی اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآء ہونا چاہئیے۔ کون آگے آئے؟ ہمیں قیمتی وقت کا ضیاع ہو رہا ہے۔ ہماری قوم اب مزید نقصان برداشت کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ شاید میری آرزو مند آنکھیں چشمے کے موٹے شیشوں سے کبھی اخباروں میں یہ سرخی دیکھیں کہ اس ملک کا دانشور جاگ اٹھا ہے کیونکہ قوم نے اسے آواز دی ہے اور اس ملک میں آل پاکستان دانشور کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ میں پر امید ہوں اور مایوس نہیں ہوں،

ہم دیکھیں گے لازم ہے کہ ہم بھی
دیکھیں گے
(فیض)

اس کانفرنس کا انعقاد اور اس کا سہرا ہماری نوجوان قیادت کے سر ہو گا۔ انشاءاللہ جو اس درد کا دارو ہو گا۔

ہے کہ، خوب سے خوب تر حاصل کیا جائے اس کے علاوہ اک اور طبقہ آدمیت بھی ہے جو صرف اور صرف نگاہ بجھانے اور دوسروں کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف عمل ہے۔ اور جن کی وجہ سے ہر روز معاشرے میں کوئی نہ کوئی جرم، بدنظمی و افراتفری جنم لیتی رہتی ہے۔ اس سے جو لوگ فیض یاب ہوتے ہیں اور ہم جیسے بے فیض کیونکہ ہم نہ کسی کی چین میں نہ تیرہ میں بس زندہ ہیں اپنی چھوٹی سی سمجھ کے مطابق جب نظر کرتا ہوں تو مجھے آج کا آدمی یہ کتنا مجبور اور بے کل نظر آتا ہے۔ اپنی جان و نمود ظاہراً دکھاتا ہے مگر اندر سے بالکل کھوکھلا اور جس کے پاس ہو گا یہی کچھ نہیں تو وہ دوسروں کو بھلا کیا دے سکتا ہے۔ میں بھی قصہ چھاج اور چھلنی والا لے بیٹھا۔ دوسروں پہ تنقید اور انگلی اٹھانا تو آسان ہے مگر اپنے آپ پہ نظر کہاں پڑتی ہے۔ دانشکدوں سے تو روز گزر ہوتا ہے مگر وہاں اپنے دانشوروں سے ملاقات نہیں ہوتی۔ ہمارے دانشور حضرات، پتہ نہیں کہاں کھو گئے ہیں کہ ان پر ابھی تک سکوت چھایا ہوا ہے۔ میں بھی یہ باتیں کر کے سن چپکا۔ دانشور، جبکہ ہنوز دلی دور است۔ ہم نے کسی سے پوچھا کہ تم کس کھیت کی مولی ہو یا کیا بیچتے ہو تو میں نے انہیں عرض کیا کہ ہمارا شغل تو درد بیچنے والوں میں ہوتا ہے۔ مشکور ہوں ان درد مندوں کا جو میرے پاس آ کر بانٹتے ہیں۔ ہاں درد بھرا دل کتنا اچھا لگتا ہے۔ جس دل میں درد ہی نہیں وہ دل ہی کیا۔

عورت اور معاشرہ

عورت اور مرد ایک گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ ایک پہیے سے گاڑی نہیں چل سکتی۔ عورتوں کے بارے میں مختلف مفکرین نے مختلف آراء پیش کی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ عورت فساد کی جڑ ہے۔ کوئی عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھتا ہے۔ کوئی عورت کو ناقص العقل کہتا ہے تو کہیں عورت کی پوجا کی جاتی ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی عورت کے بہت سے روپ ہیں اور ہر روپ میں وہ مختلف ہی نظر آتی ہے۔

اسلام نے عورت کے حقوق و فرائض تفصیل سے بتائے ہیں اور عورت کو معاشرے میں اسکا جائز مقام دیا ہے اسے گھر کی ملکہ قرار دیا ہے۔ اور ماں کے روپ میں اسکے قدموں میں جنت بتائی ہے جبکہ بیٹی کی صورت میں اسے رحمت قرار دیا ہے۔ یوں اسلام نے عورت کے ہر روپ میں اسکا مکمل تحفظ کیا ہے۔

ڈاکٹر احسن فاروقی کے بقول "عورت محراب کا وہ پتھر ہے جسے کلیدی پتھر کہتے ہیں۔ اگر اس پتھر کو نکال دیا جائے تو محراب دھڑام سے گر پڑتی ہے۔ بس اگر عورت نہ ہوتی تو یہ کائنات بھی دھڑام سے گر پڑتی" عطیہ خلیل عرب نے کہا ہے "دراصل مرد اور عورت کی باہمی کشش فطرت کا وہ اقتضا ہے جس کے بغیر نشاط سے آشنا نہیں ہو سکتے" تمام انسانی جذبات میں سب سے زیادہ لطیف اور پر تاثیر جذبہ ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ عورت اپنی فطری کشش کی بناء پر ہر دور میں ارباب فکر و فن کا اہم موضوع رہی ہے

اسلام نے عورت کو صحیح معنوں میں آزادی کا تصور دیا۔ ایک بہتر عملی زندگی دی۔ اسکی عظمت اور احترام کا معیار مقرر کیا اور مرد کے ہاتھوں اسے کھلونا بننے سے روک دیا۔ سماجی و معاشرتی آلودگیوں سے نجات دی لیکن زمانے کے انقلابات بھی عجیب ہیں کہ آج عورت پھر تماشا بن گئی ہے اور اپنے مقام سے ہٹ کر ٹھیک رہی ہے غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ہم اسے جو تعلیم دے رہے ہیں۔ اس کا معیار کیا ہے۔ کیا یہ وہی معیار تعلیم ہے جو اسلام کی بنیاد ہے؟ ہمارے کچھ تعلیمی ادارے ایسے بھی ہیں۔ جہاں ناچنا گانا ڈرامے اور فینسی ڈریس شو باقاعدہ انکے نصاب میں ہے۔ اور باہر سے آئے ہوئے غیر محرم افراد کو یہ قوم کی بیٹیاں ناچ گانے سے خوش کرتی ہیں۔ انکے علاوہ ٹی وی و فلم بھی ہمارے معاشرہ پر بہت اثر انداز ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ

ہارس ٹریڈنگ

تحریر: ڈاکٹر [illegible]

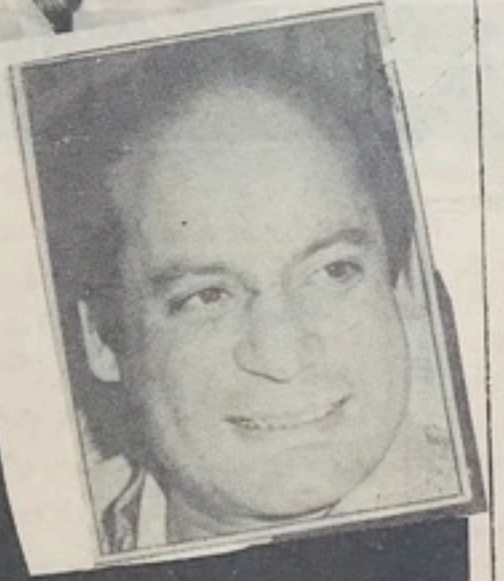

"ہارس ٹریڈنگ" کی اصطلاح اگرچہ عدم اعتماد کی تحریک کے دوران زیادہ نکھر کے سامنے آئی ہے تاہم مفاد پرست، دولت کے پجاری، تجوریاں بھرنے اور دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹنے کی خاطر تمام انسانی، اخلاقی، نظریاتی اور مہذب اصولوں کو پامال کر کے، مٹھی بھر جنونی انسان، کروڑوں انسانوں کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے، ان کو کچلتے ہوئے، آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں شاید یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر کلام پاک میں آیا ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ ان کا دل ہے لیکن اس میں درد نہیں ہے جیسے ایک پتھر ہو، بظاہر ان کی آنکھیں ہیں لیکن ان کو دولت کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آتا ان کے کان ہیں لیکن وہ کسی دکھی انسان کی فریاد نہیں سن سکتے ان کا سر، کھوپڑی اور دماغ بھی ہے، لیکن ان میں دولت ہی نظر آتی ہے ان کی زندگی کا تنہا تصور، ان کی منزل اور ان کا نصب العین حصول دولت ہے

قیام پاکستان سے قبل ایک ٹاٹا سیٹھ اور ایک سیٹھ برلا تھا، ایوب خان کے ابتدائی دور میں یہ حقیقت نظر تمام پر لائی گئی، کہ ملک کی مجموعی دولت، ۲۲ بائیس خاندانوں کی تجوریوں میں بند ہے یہ ۲۲ خاندان کون تھے؟ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے پاکستان میں، اسلام کا نام لینے والے، یہ تو دو تھے نئے مسلمان ٹاٹا اور نئے مسلمان برلا تھے، ہندوستان میں ایک ٹاٹا اور ایک برلا تھا، ان کے استحصال اور ظلم اور ان کی لوٹ کھسوٹ سے نجات حاصل کرنے کے شوق میں ۲۲ خاندان کی غلامی نے عوام کو [illegible] کی زنجیروں میں بری طرح جکڑ [illegible] ایسے خاندان تھے جن کی جڑیں، ہر [illegible] میں قائم تھیں اس لئے کوئی [illegible] نہیں کر سکتا تھا بیو[illegible] [illegible]ندی تھی امریکہ [illegible] تھا، پولیس،

ہے نئی نسل اسلام کے خلاف ہوتی جا رہی ہے۔ اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اسلامی تعلیمات کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور یورپ کی کورانہ تقلید کو اپنا رہے ہیں۔ ہمارے ہاں انگریزی بولنا مہذب ہونے کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں والدین دیکھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ ہماری بیٹی یا بیٹا زمانے کے ساتھ چل رہا ہے۔ آج اگر لڑکیوں کو کالج یونیورسٹی میں بھیجا جاتا ہے۔ تو اس کی پشت پر یہ مقصد ہوتی ہے کہ انکی شادی کسی اچھی جگہ پر ہو جائے یوں غور سے دیکھا جائے تو ہماری اخلاقی اقدار بدل رہی ہیں۔

ہمارے ہاں کی عورتیں عورتیں نہ رہیں لیڈر بن گئی ہیں۔ تقریریں کر کے ووٹ مانگتی ہیں اور شوہر کو حکم دیتی ہیں۔ "پیو حقہ، رہو گھر میں، کرو بچوں کی نگرانی" ہمارے ہاں کی عورت وکیل، انجینئر اور کلرک بن گئیں۔ بغیر سوچے سمجھے کہ یہ معاشی بدحالی دور کرنے کا نہیں بلکہ خاندان منتشر کرنے کا طریقہ ہے۔ ایسا کرنے سے ازدواجی زندگی اجڑ کر رہ گئی، ذمہ داریاں تقسیم ہو گئیں، ذہنی سکون ختم ہو کر بچوں کی تربیت مسئلہ بن گیا دولت تو گھر میں آ گئی مگر اس گھر کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ یوں عورتوں کا ایک ایسا طبقہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ جو بچوں سے نفرت اس لئے کرتا ہے کہ وہ انکی سوشل لائف میں رکاوٹ بنتے ہیں کیا یہ سب ترقی ہے یا تنزلی؟

معاشرے میں ازدواجی زندگی بہت اہمیت رکھتی ہے آج شادی سے قبل ہی طلاق کے بارے میں سوچا جاتا ہے شادیاں فیشن کے طور پر ہوتی ہے۔ بعد میں بچے یتیم خانہ میں داخل کرا دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں تعلیم وہی حاصل کر سکتے ہیں جو مالی طور پر فارغ البال ہوں۔ اور اکثر خواتین صرف اس لئے پڑھتی ہیں کہ انہیں ایک اچھے شوہر کی تلاش ہوتی ہے کسی نے بالکل بجا کہا ہے کہ "عورت شادی ہونے تک پریشان رہتی ہے اور مرد شادی ہونے کے بعد"۔ مغربی مفکرین کی نظر میں شادی ایک کاروبار کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے عورت یہ خیال کرنے لگی ہے کہ شادی کی روحانی یا اخلاقی کوئی حیثیت نہیں۔ بلکہ حسن و شباب کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ زیادہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہوں۔ مغربی ازدواجی زندگی کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں عورت کا یہ تصور ہوتا ہے کہ وہ شوہر کی ہی ملکیت نہیں ہی بلکہ اسے دوسرے مردوں سے تعلقات رکھنے کا بھی حق ہے

ہماری بعض ترقی یافتہ عورتیں ہر وقت آزادی نسواں کا ڈھنڈورا پیٹتی رہی ہیں۔ اگر وہ مغربی عورت کے ذہن میں گھس کر دیکھیں تو پتہ چلے کہ معاشی آزادی حاصل کرنے کی دھن میں اس نے کتنی مصیبتیں مول لی ہیں۔ پاگل عورتوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ ماہرین صحت پریشان ہو گئے ہیں۔ سوسائٹی میں بد نظمی، گھروں میں انتشار اور بے راہروی جیسی مصیبتیں اسکے علاوہ ہیں۔ عورتیں بے خوابی کا شکار اور خودکشی کی طرف راغب ہیں کیونکہ وہاں عورت کی حیثیت ایک کھلونے کی سی ہے۔

الحمدللہ! ہمارے معاشرے میں ابھی ایسا نہیں ہے، کیونکہ ہمارے ہاں اسلامی اقدار ابھی زندہ ہیں۔ لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے مقام کو پہچانے، انسانیت کی اقدار کا احترام کرے اور ان راہوں سے ہٹ جائے جو اسکے لئے نہیں ہیں۔ خاندان کو منتشر نہ ہونے دے عورت کا سب سے بڑا زیور حیا اور پردہ ہے۔ لہذا اسے اختیار [illegible] ہوئے ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانا چاہیے اور اولاد کی بہتر تربیت کر [illegible] معاشرہ کی تشکیل میں [illegible] چاہیے۔

ہارس ٹریڈنگ نے کرپشن پھیلائی

فوج ، انتظامیہ ، خزانہ اور ملک کا نظام چلانے اور عدل و انصاف فراہم کرنے والے الغرض ہر طبقہ اور ہر سطح پر ان کے فرماں برداران گماشتے ، رشتے دار اور عزیز موجود تھے ۲۲ خاندانوں کی اس پنیری کو ملک بھر میں پھیلا دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی تعداد ۱۹۷۰ء میں ۲۲۰ تک جا پہنچی ایک عوامی دور آیا ، تو البتہ ایسے خاندانوں کا محاسبہ اور گھیراؤ شروع ہوا خاک نشین فاقہ کشوں کو ان کج کلاہوں کے مساوی قرار دیا گیا انسانی مساوات کے اس ماحول میں ان نازک مزاج رئیسوں کا دم گھٹنے لگا وہ کسی صورت ایک عام آدمی کو اپنے برابر تسلیم نہیں کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے نہیں تسلیم کیا ہندوستان میں تو پہلے سے ہی یہ رواج صدیوں سے چلا آتا تھا کہ جو محنت مزدوری کر کے حلال کی روزی کماتا اور رزق حلال کھاتا تھا ، کمی کہلاتا تھا جو آلتی پالتی مارے آرام سے بیٹھا دوسروں کی کمائی کو ہڑپ کر جاتا تھا ، وہ اشرف میں شمار ہوتا اور اپنے آپ کو اوّل درجے کا شہری سمجھتا تھا ، اور دوسروں کو اچھوت شودر اور ہریجن ------- جو برہمن ، ویش وکھتری کے برابر سطح پر بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا ، ان سے ہاتھ نہیں ملا سکتا تھا ، ان کے پڑوس میں رہ نہیں سکتا تھا ، ان کی عبادت گاہوں اور ان کے زیر تصوف ریستورانوں و چائے خانوں میں ایک گھونٹ پانی نہیں پی سکتا تھا وہاں داخل ہونے کا حقدار نہ تھا صدیوں پرانا یہی مزدور نظام یہاں بھی قائم رہا ، اور یہی ۲۲۰ خاندان جو ایک محتاط اندازے کے مطابق سابق مارشل لاء دور میں ساڑھے آٹھ ہزار تک پھیل چکے ہیں اور انہی کے لوگ ، ہر شعبہ زندگی ، بے شک وہ وزارت ہو یا سفارت ، تجارت ہو یا انڈسٹری ، مقننہ ہو یا عدلیہ ، پولیس ہو یا فوج ، درآمد برآمد ہو یا بینکاری ، مقامی انتظامیہ سے لیکر پارلیمنٹ اور سینیٹ تک ، ترنکاری بازار

میں کرنسی کا کاروبار ہو یا اکسائز ٹیکسیشن کسٹمز اور خزانے کے محکمے ہوں ہر جگہ ، ہر سطح پر ، ہر محکمے اور ہر شعبۂ زندگی میں انہی ، مراعات یافتہ خاندانوں کی بالا دستی ہے ہر دور میں ہر حکومت میں وہ شامل رہے اور آج بھی برسراقتدار ہیں حکومتیں اور اقتدار بدلتا رہتا ہے لیکن وہ بطور ایک حکمران خاندان کے ہمیشہ بر سر اقتدار رہتے ہیں

اس مراعات یافتہ طبقے کے لوگ ، جس حال میں بھی ہوں ، حاکم ہی رہتے ہیں دولت کماتے ہیں وہ اسمبلی کی ایک سیٹ کے مالک ہوں ، یا ایک پلاٹ کے ، ان کے پاس ایک کارخانہ ہو ، یا لائسنس و پرمٹ ، کسی ادارے کے قیام کا اجازت نامہ ہو ، یا قرض کی منظوری ، آئی ڈی بی پی ہو یا اے ڈی بی پی ، بینک ہو یا این ڈی ایف سی

ساری زندگی کرائے کی سائیکل بھی نصیب نہ ہوئی وہ ہنڈا اکارڈ پر براجمان نظر آتا ہے زیادہ مہذب لوگ اسے ہارس ٹریڈنگ اور کم تعلیم یافتہ اسے بلیک میلنگ کہتے ہیں جس آدمی کے پاس کوئی پوزیشن ہے وہ اس کا سودا کرتا ہے اچھے لوگوں کی تعداد ہمیشہ آٹے میں نمک کے برابر ہی رہی ہے یہ تو نہیں کہ سکتے کہ اچھے لوگ بالکل ہی ناپید ہو گئے ہیں ، کہ ڈھونڈے سے بھی ان کا نام و نشان نہیں ملتا ، اور نہ ہی یہ کہ سب ہی لوگ برے ہیں لیکن یہ تناسب حوصلہ شکن اور شرمناک ہوتا ہے مثلاً اسلام کے اس عظیم دور میں جب آدھی دنیا پر اسلام کی عظمتوں کے پھریرے لہراتے تھے ، کرب و بلا کے میدان میں ، ۷۲ شہادت کے طلبگار ایک طرف تھے ، اور ساری خدائی دوسری طرف تھی ، جو ہارس ٹریڈنگ کرنا چاہتی تھی کہ بس ، فقط ہمارے ساتھ آ جاؤ ، ہم دنیا جہاں کا عیش و آرام ، سکھ چین اور مال و دولت قدموں پہ نچھاور کریں گے شہادت

ممبران اسمبلی کی خرید فروخت نے عوام کو جمہوریت سے متنفر کیا

طرز کے ادارے ، یہ سب ان کے ہاتھ اور پوزیشن مضبوط کرنے کے لئے ہی استعمال ہوتے ہیں ہارس ٹریڈنگ انہی کے دم قدم سے قائم ہے ، چھانگا مانگا کے جنگل میں منگل ہو ، یا مری کا عیش و نشاط کیمپ ، اسلام آباد کی رونقیں ہوں یا سوات کی گہما گہمی ، ان کے وارے نیارے ہیں ، کوئی نقد وصول کرتا ہے ، کسی کو اس کا متبادل مراعات درکار ہیں کوئی اعلانیہ وصولی کرتا ہے ، کوئی نقد وصول کرتا ہے ، کسی کو اس کے متبادل مراعات درکار ہیں ، کوئی اعلانیہ وصولی کرتا ہے ، کوئی چور دروازے سے بریف کیس لے کر نکل جاتا ہے ایک دن ہم دیکھتے ہیں کسی کے پاس ، اسلام آباد تک جانے کے لئے بس کا کرایہ نہیں ہے ، دیکھتے ہی دیکھتے اس کی "ہارس ٹریڈنگ" رنگ لاتی ہے اور وہ پجارو میں بیٹھا آئس کریم کھاتا نظر آتا ہے جن کو

MANUFACTURERS & SUPPLIERS
Of All types of Cotton textiles and textile articles:-
Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of Armed Forces. Towels, Bed Sheets, Blankets Wollen, K.T. Cloth, Febron etc.

for business dealings contact:
M/S Al-Qadri Trading Corporation (Regd)
P.O. Box No. 2441, G.P.O.
6th Floor Aiwan-e-Auqaf.
Shahrah-e-Quaid-e-Azam
Lahore, Pakistan.
Phone: 54729

"سیاست کی بے رحم دنیا میں کوئی کسی کا ساتھی نہیں"

کے متوالے کہتے تھے ہم باز آئے عیش پرستی اور دولتمندی سے ، ہمیں کسی دوسری سرزمین میں چلا جانے دو ، خدا کی زمین وسیع ہے ہم اسلام کے زریں اصولوں کی بنیاد پر سودے بازی نہیں کریں گے نہ ہمارا تم سے کوئی جھگڑا و تکرار ہے نہ ہم تم سے کچھ مانگتے ہیں ہم تو محبت کے راستوں کے مسافر اور امن کے علمبردار ہیں

خود دار زندگی کا جو حامی ہے وہ حسین
عزت کی موت کا جو پیاسی ہے وہ حسین
جو خالق شعور عوامی ہے وہ حسین
ہر قوم کی نظر میں گرامی ہے وہ حسین

قصہ مختصر بقول شعر :

سردار ، نہ داد ، دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

ہارس ٹریڈنگ کا عام فہم مطلب و مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ تمہارا ساتھ نہیں

ہر کوئی دوسرے کی لاش پر اپنی عظمت کا محل تعمیر کرنا چاہتا ہے

دیتے ، ان کو مال و دولت یعنی پیسے دے کر ، اپنے ساتھ ملا لو ، اس طرح انسان مال تجارت بن جاتا ہے اور اپنے ضمیر کے سودے کرتا ہے اگرچہ سب ایسا نہیں کرتے ، لیکن بد نامی یقیناً سب کی ہوتی ہے سقوط اندلس و غرناطہ ، سقوط بغداد اور سقوط ڈھاکہ کو بھی لوگوں نے بھلا دیا ہے طرابلس کا خون آلود ریگستان ان کی نظروں سے اوجھل ہے دیر یاسین ، شاتیلہ و صابرا میں خون انسانی کی ارزانی کو بھول بیٹھے ہیں شہد مقدس ، تبریز ، مقدونیہ اور البانیہ کے جگر پاش افسانہ ہائے خونیں کو اگر فراموش کر دیا گیا تو بھی جن ہر دہ دلوں کو سوز زندگی و تپش و حرارت کی ضرورت ہے ان کو خون آلود حرفوں سے تحریر کردہ [illegible] عظمی اور شہادت عکبری کو [illegible] سے پڑھنا چاہئے اگر ہم [illegible] ، معیار اور مثال نہ

رکھیں تو اچھے برے میں تمیز نہیں کر سکتے ، اسلام سکھاتا ہے انسان کی عظمت اور کردار کی پختگی و بلندی ، ابلیس ہمیں گمراہ کرتا ہے کہ چھوڑو انسانیت کی عظمت اور کردار کی بلندی کو ، دیکھو زمانہ کس روش پر گامزن ہے دولت کی عظمت کی بات کرو ، انسان فطرتاً کمزور ہے وہ ذاتی مفادات کی خاطر مال و دولت کے فریب اور حرص و ہوس میں آ جاتا ہے اور اس طرح شرف انسانیت سے نیچے گر جاتا ہے اصل لوگ تو وہ ہیں جو شرف انسانیت کے علم کو بلند رکھتے ہیں جو اصولوں کی خاطر جان دے دیتے ہیں دنیا کی ساری دولت انسانیت کے علم کو بلند رکھتے ہیں جو اصولوں کی خاطر جان دے دیتے ہیں دنیا کی ساری دولت بھی ان کے کردار اور وقار کو نہیں خرید سکتی ، علامہ اقبال نے ان کی کیا خوب ترجمانی کی ہے ،

شہادت ہے ، مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت ، نہ کشور کشائی

عدم اعتماد کی تحریک کے دوران یہ بات زیادہ وضاحت سے منظر عام پر آئی اور وطن عزیز کے لوگوں نے اخبارات میں اس کی درد ناک تفاصیل بھی مطالعہ کیں اس کی تفصیل اور وضاحت سے گریز کرتے ہوئے ، البتہ یہ کہنے کی جسارت ضرور کریں گے کہ اراکین اسمبلی و سینٹ سے قوم یہ توقع ہرگز نہیں رکھتی کہ وہ عوام کے اعتماد اور اپنے ضمیر کو تجارت کا مال بنائیں انہیں یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ وہ مفاد پرستوں کی ترجمانی اور ان کی مالی و دیگر مفاد پہنچانے کے لئے ، اسمبلی کا رکن ہونے کی حیثیت کو سودا بازی کے لئے استعمال کریں ، مالی مفادات اٹھائیں اور اپنے منظور نظر لوگوں کو قومی خزانے سے نا جائز مفادات کے حصول کا موقع دیں مال و دولت کی خاطر انہوں نے بے وفائی کریں عہد ناموں

کو توڑیں وفاداریاں تبدیل کریں اور اپنے عہدوں و مناصب کو بطور دباؤ ، دھمکی اور بلیک میلنگ کے لئے کام کریں

اراکین اسمبلی کو یہ نہیں فراموش کرنا چاہئے کہ ان کی سیٹ ، ان کے پاس عوام کی امانت ہے اس امانت میں خیانت اور اس کا غلط استعمال کرنے کا انہیں کوئی حق حاصل نہیں ہے کسی شخص نے کسی جماعت یا کسی منشور کے نام پر عوام سے ووٹ حاصل کیا اور اسے کامیابی حاصل ہو گئی تو دوسرے انتخابات تک اسے اسی اصول و نظریے پر قائم رہنا چاہئے ، اگر وہ درست بنیادوں اور جائز وجوہات پر بھی اس سے انحراف کرنا چاہتا ہو تو اسے عوام کی بخشی ہوئی سیٹ سے مستعفی ہو کر ، نئے منشور اور نئے پروگرام کی بنیاد پر عوام کا اعتماد حاصل کرنا چاہئے ہمارے ملک اور ہماری قوم کو درپیش مجموعی مسائل و مصائب کا حل صرف جمہوریت میں مضمر ہے جمہوریت ایک شافی علاج ہے وہ تمام افراد اور عناصر و قوتیں جو جمہوریت کو کمزور کرتے ہیں عوام کے دشمن ہیں اور شیطان کے ساتھی ہیں ہارس ٹریڈنگ کے مرتکب اور فلور کراسنگ کرنے والوں کو قوم کبھی معاف نہیں کرے گی

حالات بدلتے دیر نہیں لگتی دنیا میں ہر شے مسافر اور فانی ہے ، وقت تیزی سے بدلتا ہے سیاست کی بے رحم دنیا میں کوئی کسی کا ساتھی دوست اور محسن نہیں یہاں ہر شخص دوسرے کی لاش پر اپنی عظمت کا محل تعمیر کرتا ہے لوگ ایک دوسرے کو کچلتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے جاتے ہیں لہذا دوسروں پر ظلم کرنا اور یہ امید رکھنا کہ وہ اس پر ترس کھائیں گے احمقانہ سی بات ہے لوگوں سے ان کے ایمان کی روشنی میں ایک خاص مقصد کے حصول کے لئے ووٹ لینا اور بعد ازاں اس مقصد سے انحراف کر جانا ، انسانیت اور انسانوں کی توہین ہے جس کے حساب و سزا کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے !

حذر ! اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی

تعزیرس

اسیران جمہوریت کس حال میں ہیں

تحریر
آفتاب
سابق ممبر نیشنل کمیٹی
اسیران جمہوریت

گذشتہ سوا سال کے دوران اسلام آباد کے درو دیوار مارشل لاء کی باقیات کے تذکروں سے گونجتے رہے ہیں سیاسی مہم جوئیوں اور تجربات کی لیبارٹری وطن عزیز میں مروج اصطلاحات میں یہ ایک نیا اضافہ تھا اس اصطلاح کے ساتھ جنرل ضیاء الحق کے گیارہ سالہ دور ظلمت کی سبھی داستانیں جہاں بیماری، نادارتی اور بے [illegible] سے نجات کے خواب دیکھنے والے مظلوم [illegible] کے خلاف روا رکھے گئے جبرو ستم اور [illegible] کے اتحاد ویگانگت کے خلاف ہوئی سبھی سازشوں [illegible] تصور زمین میں چلا آتا ہے [illegible] مارشل لاء کی کوکھ [illegible] اس کا شکار ہوئی کسی بھی قوم کے [illegible] نہ تو کسی [illegible] کے پھول [illegible] ہی ننھوں کی ننھیں نے

جنم لیا ہے ہم یقیناً اب بھی دور آمریت کے دوران پروان چڑھی سازشوں کے اثرات کا سامنا کر رہے ہیں لیکن کوئی کچھ بھی کہے۔ مارشل لاء کی باقیات کی اصطلاح بہر حال اب اپنا وزن کھو چکی ہے۔ نجو جنہیں نہ اپنے آباء کی کوئی خبر ہوتی ہے اور نہ آئندہ نسلوں کے وجود کا کوئی بوجھ اسپان تازی کی صفوں میں کھڑے ہو کر جب اپنا وجود تسلیم کروالیں تو ان کا بانجھ پن ان کے لئے کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں رہ جاتا اس غیر فطری اختلاط کے نتائج کچھ دیر میں افق سیاست پر ضرور ظہور پذیر ہونگے۔

ہم نے زحمت اس لئے دی کہ مارشل لاء کی باقیات کی اصطلاح کے مقابلے میں ایک ایسی نئی اصطلاح آپکے سامنے پیش کریں جو آپکی اور آپکے ذریعے

قوم کی فوری توجہ اور تجزیے کی مستحق ہے۔ "جدوجہد کی باقیات" کی اصطلاح آج شاید میں پہلی بار استعمال کر رہا ہوں۔ "جدوجہد کی باقیات" سے میری مراد وہ اسیران جمہوریت ہیں جنہوں نے آخری مارشل لاء کے گیارہ سالوں کے دوران پاکستان بھر میں آمریت کے خلاف مزاحمت کی روشن ترین مثالیں قائم کیں۔ باقیات میں انہیں اس لئے کہہ رہا ہوں [illegible] محلاتی سازشوں کے ذریعہ آج انہیں ایک ایسے موڑ پر [illegible] کھڑا کیا گیا ہے جہاں بظاہر وہ تنہا تنہا [illegible] دھارے سے کٹے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں [illegible] میں انہیں اس لئے بھی کہہ رہا ہوں [illegible] قائد وزیر اعظم محترمہ بے نظیر [illegible] بیگم نصرت بھٹو کے [illegible] شرات ملک، معاشر [illegible]

کہیں دکھائی نہیں دے رہے۔ باقیات وہ اس رخ SEVSE سے بھی ہیں کہ وہی یقیناً وہی ایک کارڈ ہے جسکی قیادت اور پارٹی منشور سے وفاداری کسی بھی قسم کے شک و شبے سے بالا تر ہے۔ اور وہ ایک دستہ ہیں جو جدوجہد کے تسلسل کو فروجاں بنائے آج بھی جاری رکھے ہوئے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ کل بھی جاری رکھیں گے۔ آخری فتح تک۔

گذشتہ گیارہ سال کی تاریخ اس جدوجہد سے عبارت ہے جو اسیران جمہوریت نے قلعوں، جیلوں، پھانسی گھاٹوں، کوڑوں کی ٹکٹکیوں اور دوسرے لذت کدوں کی طرف اپنے سفر کے دوران جاری رکھی۔ آج بہت آسانی سے کہا جاسکتا ہے کہ بہاولپور کا حادثہ ملک میں بحالی جمہوریت کا باعث بنا لیکن تاریخ یقیناً اسے کبھی نظر انداز نہ کرسکے گی کہ سیاسی راستہ ان چراغوں سے روشن ہوا۔ جن میں ذوالفقار علی بھٹو، شاہنواز بھٹو ادریس بیگ، عثمان غنی، ادریس طوطی، عبدالرزاق جھرنا، ایاز سموں، نذیر عباسی، عبدالحمید بلوچ تحریک بحالی جمہوریت کے سینکڑوں سندھی پنجابی، پٹھان اور بلوچوں کا خون بھرا رکھا تھا۔ ان پروانوں کو آپ کیا کہئے گا جو اپنے تن بدن کو آج لگا کے کبھی نہ بجھنے والے چراغوں میں ڈھل گئے۔ بھٹو شہید سے انکی محبت ایک جیتی جاگتی حقیقت تھی۔ لیکن یہ محبت بھی بالآخر ملک و ملت، آئین اور ان جمہوری اداروں کے وجود سے محبت تھی۔ جنکا افتتاح بھٹو شہید کے دور حکومت میں ہوا اور خاتمہ جنرل ضیاء لیکن احیاء اس جدوجہد کے نتیجہ میں جو دسمبر آٹھ کو اپنے سفر کے پہلے عرصے کو پہنچی۔ اسیران جمہوریت اس لحاظ سے نہ پی پی پی بلکہ ملک بھر کی ان جماعتوں کا مشترکہ سرمایہ ہیں جو ملک میں آئین اور جمہوری اداروں کی بالادستی چاہتی ہیں۔

نواز شریف اور ان کے حواری اپنے موجودہ عوامی مینڈیٹ سے قطع نظر صراحتاً دور آمریت کی پیداوار ہیں۔ وہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹروں کے شریک اقتدار رہے ہیں۔ انہیں حق پہنچتا ہے کہ اپنے اس [illegible] کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کو دہشت گرد

کہیں یا تخریب کار! دو سال پیشتر برطانیہ کے حکومتی ایوانوں میں ایک فائل زیر گردش ہوا کرتی تھی جسمیں جارج واشنگٹن کو دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد قرار دیا گیا تھا۔ اسی صدی میں جناح، نہرو، ناصر، سوئیکارنو، لوعبا، بن بیلا، فرحت عباس کو دہشت گرد قرار دیا گیا۔ آج کے دہشت گردوں میں میر مرتضےٰ بھٹو، یاسر عرفات، عیسیٰ خالد، کرنل قذافی، حافظ الاسد، نور مسوری، نیلسن مینڈیلا کا شمار ہوتا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے شبیر شاہ اور آزاد کشمیر کے امان اللہ کا نام بھی دہشت گردوں اور تخریب کاروں کی اسی فہرست میں شامل رکھا ہے۔ ہم نے آئین کو منسوخ کرنے والے جمہوری اداروں کو فتح کرنے والے، سندھ، سرحد، بلوچستان، اور پنجاب کو مقبوضہ ریاستوں میں تبدیل کرنے والے فوجی مہم جوؤں کے خلاف جدوجہد کی تھی۔ ہم اپنی جدوجہد کو اپنا اور اپنی آئندہ نسلوں کا ورثہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک کسی بیرونی حملہ آور

ممبران اسمبلی کی خرید فروخت نے عوام کو جمہوریت سے متنفر کیا

اور کسی اندرونی غاصب نے رنگ و روپ اور کردار و عمل میں کوئی فرق نہیں ہوا کرتا۔ ہمارے نزدیک اندرونی غلامی اور بیرونی غلامی، غلامی ہی ہوا کرتی ہے۔ اسے آزادی یا نیم آزادی کا نام کبھی نہیں دیا جاسکتا۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم نے تیسری دنیا کو خواب گراں سے جھنجوڑنے والے ذوالفقار علی بھٹو کی فکر اور سوچ کی روشنی میں اندرونی غلامی کے خلاف جدوجہد کی۔ اگر یہ جرم ہے، اگر یہ دہشت گردی ہے تو ہم اس جرم کا اس دہشت گردی کا سرعام اقرار کرتے ہیں۔ نہ صرف اقرار بلکہ ہم اسے جاری رکھنے کا عہد بھی کرتے ہیں۔

ہم آئین اور جمہوری اداروں کی سر بلندی کی خاطر ہر اس طاقت سے ٹکرا جائیں گے جو خواہ گھر کے اندر بیٹھی ہو یا سات پردوں میں چھپی گھات لگائے موقع کی منتظر ہو۔

ایران جمہوریت جدوجہد کا بنیادی مقصد بہرحال "جدوجہد کی باقیات" کے خلاف اس سازش کو بےنقاب کرنا ہے جسکے ڈانڈے نواز شریف کی الذوالفقار کے خلاف تازہ ترین پراپیگنڈہ مہم سے ملتے ہیں۔ یہ سازش نہ صرف ہمارے خلاف بلکہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور پاکستان پیپلز پارٹی کے خلاف وفاقی کابینہ کے ایک وزیر اور وزیراعظم کے پرسنل سٹاف کی ایک اہم ترین رکن کی طرف سے کی گئی ہے۔ اس سازش کا ایک مقصد تو پارٹی کے جدوجہد کرنیوالے ہر اول دستے اور وزیراعظم کے درمیان بدگمانی پیدا کر کے پارٹی کو کمزور کرنا ہے۔ تو دوسری طرف پنجاب کے وزیراعلیٰ کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔ تاکہ ایک طرف ملک میں محاذ آرائی کی کیفیت مسلسل جاری رہے۔ دوسری طرف وزیراعظم مسلسل ایک اعصابی، سیاسی اور ذہنی تناؤ کی کیفیت میں رہیں۔ تاکہ وہ اپنی من مانی کرتے رہیں۔ تیسری طرف پنجاب کے حکومتی ڈھانچے میں کوئی ایسی تبدیلی نہ آئے جس کے نتیجہ میں پنجاب میں پاکستان پیپلز پارٹی کے اس جم غفیر کی نمائندہ قوتیں اقتدار پر قابض ہو جائیں۔ جو اس وفاقی وزیر کو پنجاب کی سیاست سے عملاً بیدخل کر چکی ہیں اس سازش کا بنیادی مقصد وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو کے گرد اپنے سازشی معار کو مضبوط تر کرنا ہے۔ تاکہ وزیراعظم جنہیں بیک وقت بہت سے محاذوں پر جنگ کا سامنا ہے۔ اس سازشی گروہ کی دست نگر رہیں اور ان کا پارٹی کے مخلص کارکنوں سے کوئی براہ راست رابطہ نہ ہو سکے۔ اس وفاقی وزیر نے حال ہی میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے بھائی سے جن کے چندوں پر وہ اس وقت بھی پل رہا تھا جب مخلص کارکن اسے اپنے ایک ساتھی کی حیثیت سے عزت اور وقار کا مستحق ٹھہراتے تھے۔ رابطہ کر کے اسیران جمہوریت کے خلاف آئی جے آئی کی پراپیگنڈہ مشنری سے مدد کی درخواست کی تھی۔

ایس او ایس کی اس کال کا پس منظر بتانے کیلئے مجھے آپ کو اسیران جمہوریت کے اس کنونشن کی یاد دلانا پڑیگی جو جنوری ۲۹ سے جنوری ۳۱ تک اقبال ہال اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ یہ کنونشن پہلے ۱۸ سے ۲۰ دسمبر ۸۹ تک ہونا قرار پایا تھا جس کیلئے ہم تیاریاں مکمل کر چکے تھے۔ کنونشن کے اغراض و مقاصد میں سے اہم ترین ہماری جمہوری حکومت کے استحکام کے لئے تدابیر پر غور و خوض، خود احتسابی کیلئے لائحہ عمل کا تعین اور عملی اقدامات اور بلا مخاذ جماعت مارشل لاء کے سیاسی اسیران کی سیاسی، معاشی اور سماجی بحالی کیلئے تجاویز پر بحث و مباحثہ شامل تھا۔ پی پی پی کے پلیٹ فارم سے یہ ایک ایسا سیاسی عمل تھا جس کے محض ذکر سے ہی پارٹی کے مفاد پرست طبقے میں ہلچل مچ گئی اور اسے فوراً پارٹی دشمنی سے تعبیر کر دیا گیا۔ ہماری قائد کو اس مخصوص لابی نے کنونشن کے اغراض و مقاصد اسی نقطہ نظر سے پیش کئے۔ محترمہ وزیراعظم جو بہرحال بذات خود قید و بند کی صعوبتیں اپنے عظیم باپ اور راہنما اور بھائی کی شہادت کے عمل سے گزر چکی تھیں ان بےمعنی خدشات کو رد کر دیا۔ جب اسی مسئلے کا ذکر وفاقی کابینہ میں ہوا تو اس وفاقی وزیر نے جو اسیران جمہوریت کے وجود کو اپنے ذاتی مفادات کے لئے استعمال کرنے کا متمنی تھا۔ خواہش ظاہر کی کہ کسی "اور" کی بجائے اسے اس کنونشن کے سلسلے میں کوارڈینیٹر مقرر کیا جائے۔ محترمہ نہ صرف اسیران جمہوریت کو انتہائی عزیز رکھتی ہیں بلکہ اب وہ ایک منجھی ہوئی دور اندیش سیاسی راہنما بھی ہیں انکی خواہش تھی کہ اسیران جمہوریت کا کنونشن پارٹی کی مزید قوت کا باعث بنے اور حالات کی اس نچلے طبقہ کی زبان سے ایسی تصویر کشی ہو جو آئندہ کیلئے سیاسی راہوں کے تعین میں مددگار ثابت ہو۔

اس وفاقی وزیر نے بہرحال پہلے تو اسیران جمہوریت کو خریدنے کی کوشش کی۔ اور صاف عندیہ دیا کہ وزیراعظم کی اسے ہی اختیارات اور وسائل کی تقسیم کا سرچشمہ سمجھ کر اسیران جمہوریت اس کی دم توڑتی لابی کا حصہ بن جائیں۔ اس کوشش میں ناکامی کے بعد اس نے ایران جمہوریت اور قائد کے درمیان محاذ آرائی کی صورت پیدا کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی ابتداء کی جسکی انتہا اس کے میاں شہباز شریف سے اس سلسلے میں رابطوں پر منتج ہوئی۔ پٹرولیم کے وفاقی وزیر جہانگیر بدر نے سیاسی اسیروں سے مذاکرات کے بعد پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک دوسرے وفاقی وزیر کی موجودگی میں اسیران کو اپنے کنونشن کی

"ہم اپنی جدوجہد کو اپنا اور اپنی آئندہ نسلوں کا ورثہ سمجھتے ھیں"

تاریخ کا اعلان کرنے کو کہا لیکن دوسری طرف محترمہ وزیراعظم سے یہ کہا کہ چونکہ سیاسی اسیران کے اسلام آباد میں اکٹھے ہونے سے پارٹی کے وجود کو خطرہ تھا لہذا اس نے اسیران کے نمائندوں کو کنونشن کا خیال اور پروگرام ترک کر دینے پر آمادہ کر لیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ حرکت پارٹی کے مخلص اور بیمثال قربانیاں دینے والے کارکنوں سے اور انکی قائد محترمہ بینظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان سے معمولی بےوفائی نہیں بلکہ عظیم غداری کے مترادف تھی۔ یہ قیادت اور کارکنوں کا ٹکراؤ پیدا کرنے والی وہ تباہ کن سازش تھی جس کا خیال آج تک آئی جے آئی کے جغادری پیشہ ور اغواہ بازوں اور ڈس انفارمیشن کو بھی نہیں آ سکا تھا۔ اس صورت حال میں ہم نے سازشوں کا مقابلہ خاموشی سے کرنے کا تہیہ کیا کہ ہمارے خیال میں یہی پارٹی مفاد میں تھا۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے۔ اسیران جمہوریت کا کنونشن ہوا۔ جسکی افتتاحی تقریب میں پارٹی کے سینئر وائس چیئرمین شیخ محمد رشید صاحب، مہمان خصوصی تھے۔ سازشی گروہ نے کنونشن کے دوران مسلسل تخریبی کارروائیاں اور نفسیاتی جنگ جاری رکھی۔ تاکہ یہ بدنظمی کا شکار ہو جائے۔ حکومتی سازشی حلقوں کی طرف سے ہمیں پیغامات ملے کہ ہم مطالبات کے سلسلے میں بلیک چیک تمہارے حوالے کرتے ہیں شیخ رشید کو سٹیج سے ہٹا دو۔ یا کم از کم انہیں تقریر کا موقع نہ دو۔ اگلے روز وزیراعظم پاکستان کے خصوصی حکم کے تحت ملک غلام مصطفےٰ کو حلقہ نمبر ۹۹ کی اہم ترین انتخابی مہم کو چھوڑ کر کنونشن میں شریک ہوئے اور وزیراعظم پاکستان اور اپنی طرف سے سیاسی اسیران کی بیمثال جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا۔ مصطفےٰ کھر کی آمد سے چند گھنٹے پیشتر ہمیں یہ پیشکش کی گئی کہ مصطفےٰ کھر کی بجائے جہانگیر بدر کو آج کا مہمان خصوصی بنا لیا جائے تو وہ ہر ضلع میں سیاسی اسیران کے لئے ایک سے پانچ کروڑ روپے تک کے صنعتی اور زرعی پراجیکٹ اپنی نگرانی میں ایک ماہ کے اندر اندر نہ صرف منظور کروا دینگے بلکہ مہینہ ختم ہونے سے پہلے ان پر تعمیراتی کام کی ابتداء بھی کر دی جائیگی۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو یہ بخوبی احساس تھا کہ جو شخص اسے فرش سے عرش پر بٹھا [illegible] دینے والی ہماری قائد محترمہ سے مخلص نہیں ہو [illegible] اسے اسیران جمہوریت کے ننگ دھڑنگ قافلے سے [illegible] مفادات کے لئے خون کا آخری قطرہ نچوڑ [illegible] اور کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس [illegible] وفاقی وزیر کے منصوبے کے [illegible]

ڈس انفارمیشن سیل نے اسیران جمہوریت کے خلاف وہ مہم شروع کی جس کے مطابق آج ملک میں چلنے والی ہر گولی میں اور میرے ساتھی چلا رہے ہیں جنہیں پچھلے سوا سال سے یہ فکر نہیں ہوتی کہ آیا وہ اپنے اگلی صبح کے کھانے اور سرائے کے منجی بستر کا خرچ دے سکیں گے یا نہیں۔!

کنونشن کے آخری روز پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق احمد بھی تشریف لائے جنہیں سندھ، بلوچستان، سرحد، قبائلی علاقہ جات اور شمالی علاقہ جات سے آئے ہوئے فاقہ مست اسیران نے جن میں خاصی تعداد قانون اسیران کی بھی تھی محض اس لئے سننے سے انکار کر دیا کہ انہیں شیخ صاحب کے ماضی سے گلہ تھا اور حال سے شکوہ کہ جب اسیر جیلوں میں تھے تو شیخ صاحب نے یہ کہہ کر ان سے تعلق توڑ لیا تھا کہ وہ کوئی مجھ سے پوچھ کر جیلوں میں گئے تھے اور جب جیلوں سے رہا ہوئے تو بیگم صاحبہ کے بعد پارٹی کا تیسرا سینئر ترین عہدیدار ہونے کے باوجود انہوں نے ملک بھر میں دکھوں اور مصائب کا شکار ان اسیران کے سر پر سوکھا دست شفقت بھی نہ رکھا۔ شیخ صاحب کے ساتھ کنونشن میں پاکستان پیپلز پارٹی کے سنٹرل سیکرٹریٹ کے انچارج شیخ منصور بھی تھے۔ شیخ منصور نے کنونشن سے دو روز پیشتر ہمیں بتایا کہ وزیراعظم نے کراچی سے براہ راست دو بار اس سے بات کی ہے اور ذاتی حکم دیا ہے کہ سابقہ سیاسی اسیران کو پارٹی دفتر سے نکال دو اور اگر نہیں نکلتے تو طاقت کے ذریعہ دفتر خالی کروا لیا جائے۔ شیخ منصور کو ان سیاسی قیدیوں نے جنہوں نے دس سے گیارہ سال تک طویل سزائیں بھگتی تھیں تھپڑ اور دھکے مار کر ہال سے باہر نکال دیا۔ ہمیں اس پر کوئی خوشی نہیں لیکن صبر کی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ ہمارے خلاف پارٹی دشمنی کا الزام لگایا گیا۔ ہمیں فورتھ انٹرنیشنل کا ایجنٹ کہا گیا۔ ہم پہ الزام لگا کہ نواز شریف اور تحریک استقلال کنونشن کو سپورٹ کر رہے ہیں۔ ہمارے خلاف متوازی تنظیم بنانے کی کوشش کی گئی جبکہ اب تک جہانگیر بدر اور سازشی گروہ سیاسی اسیران کو تقسیم کرنے کی کوششوں میں معروف رہیں۔ بجائے اس کے کہ ان کے مسائل کا حل ڈھونڈا جاتا۔ زخموں پہ مرہم رکھا جاتا۔ شطرنج کی بازی سمجھ کر ایک انتہائی سنجیدہ اور پارٹی کے لئے بہت اہم سیاسی عمل کو بیہودہ [illegible] اور سازشوں کے حوالے کر دیا گیا۔ ہم نے آخری [illegible] تک پارٹی کے عزت اور وقار کی خاطر خاموشی، [illegible] سے کام لینے کی کوشش کی۔ لیکن یہ [illegible] کے خلاف سازشوں کا خصہ تھا کہ [illegible] جائیں۔

اسیران جمہوریت اور پارٹی کارکنوں کے کاز سے پارٹی کے بہت سے مقتدر اصحاب کو بھی ہمدردی رہی ہے لیکن دوسرا المیہ یہ ہوا کہ محترمہ وزیراعظم تک پہنچ جن لوگوں کے ذریعہ ہو سکتی تھی وہ بھی اس سازش میں حصہ دار بن گئے۔ آج پیپلز پارٹی کا سب سے بڑا المیہ یہ بن چکا ہے کہ پارٹی کے اندر سچائی کی سزا سیاسی موت قرار دے دی گئی ہے اور موت ان ہاتھوں سے جنکا نہ اس پارٹی کو بنانے میں کوئی حصہ تھا اور نہ

ضیاء کے پھانسی کے پھندوں کے سامنے جئے بھٹو کے نعرے لگائے تو

مارشل لاء کے دور میں اسے زندہ رکھنے میں کوئی کردار، وزیراعظم کی پولیٹیکل سیکرٹری مس ناہید خان جنہیں پارٹی کے خاص و عام ذہنی پرائم منسٹر کے نام سے یاد کرتے ہیں کے متعلق کوئی بات کرنا آج سیاسی موت کے مترادف بن چکا ہے لیکن ہم سابقہ سیاسی اسیر یہ سمجھتے ہیں کہ ملک کی خاطر، محروم طبقات کی خاطر، بھٹو سیاست اور بھٹو قیادت کی خاطر ہم سچائی کا پرچم بلند کریں گے خواہ اس جرم کی سزا سیاسی موت ہو۔ حادثاتی موت ہو۔ تباہی یا بربادی ہو۔ ہم اپنی قائد سے براہ راست رابطے کی تمام کوششوں میں ناکام ہو چکے ہیں۔ یہ ناکامی اسی سازش کا نتیجہ ہے۔ جس کا بنیادی مقصد ورکر اور قیادت میں تصادم کی فضا پیدا کرنا ہے۔ جس کا مقصد الذوالفقار کے نام پہ آئی جے آئی کو اپنے مخلص کارکنوں کو کچلنے کیلئے فضا ہموار کر دینا ہے اور جس کا مقصد اپنے گھٹیا مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ مس ناہید خان نے انتہائی مایوس کن کردار ادا کیا تھا۔ ہمارے پاس

اس امر کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں کہ انہوں نے اسیران جمہوریت کو اکٹھا ہو کے حالات کا تجزیہ کرنے سے روکنے کی خاطر پارٹی اور حکومت کے خزانوں کے منہ کھول دیئے تھے۔ ہم نے بذات خود بھی اپنے بعض انتہائی لاچار ساتھیوں سے یہ ترکیب استعمال کرنے کو کہا تھا کہ ناہید خان جو تحریک عدم اعتماد سے قبل تک وزراء اور قومی اسمبلی کے ممبران تک سے ملنا گوارا نہ کرتی تھیں۔ آجکل سبھی در کھولے بیٹھی ہیں۔ جاؤ اور مسائل پل جھپکنے میں حل کروا لو اور واقعتاً ایسا ہوا بلکہ آج بھی ہمارے بہت سے مجبور ساتھی اس ترکیب کو استعمال کر رہے ہیں۔ اگرچہ وہ دل سے ہمارے ساتھ ہیں اور وقت پڑنے پر ہماری صفوں میں ہونگے۔ مس ناہید خان، جہانگیر بدر کی بڑی سازش کا شکار ہوئی ہیں یا نہیں، ہم وقت آنے پر ضرور اس کا انکشاف بھی کرینگے۔ اسیران جمہوریت کے لئے کنونشن کے آخری روز اختتامی اجلاس کے بعد محترمہ وزیراعظم کی طرف سے ایک عشائیے کا بندوبست بھی کیا گیا تھا جو یقیناً ان کے لئے باعث اعزاز ہوتا لیکن صرف چند گھنٹے پیشتر بظاہر مس ناہید خان کی طرف سے ایک پیغام آیا کہ اگر اسیران جہانگیر بدر سے معافی مانگ لیں اور ان کے ساتھ مل جائیں۔ اسے اپنی صدارت دے دیں تو عشائیہ پھر ہی دیا جا سکتا ہے۔ وہ اسیران جمہوریت جنہوں نے جنرل ضیاء کے پھانسی کے پھندوں کے سامنے جئے بھٹو اور وفاق زندہ باد کے نعرے لگائے تھے۔ ان سے ایک وقت کی روٹی کے لئے سمجھوتے کی توقع اس ذہنیت کی مکمل عکاسی کرتی ہے جسکی نمائندگی مس ناہید خان اور ان کے قبیل کے وہ لوگ کر رہے ہیں جو کل، ہم اپنی قائد کو بتا دینا چاہتے ہیں، مسعود محمود کا کردار ادا کر رہے ہونگے۔ مس ناہید خان کے ذاتی کردار کے متعلق بات کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے لیکن ان کا سیاسی کردار آج اس قدر اہمیت اختیار کر چکا ہے کہ اس کے لیے ہمارے قائد بھٹو خاندان کی سیاست، [illegible] اور کردار پہ بھی [illegible] ہیں [illegible] اپنی سیاسی زندگی داؤ پہ لگا کے اپنی قائد کو کھلے الفاظ میں بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس

سازشی گروہ جو ملک بھر کی نفرت اور حقارت کا نشانہ بن چکا ہے۔ اپنی سیاسی عزت اور وقار بچانے کو تحفظ دینے کیلئے اب ان کے پاس کوئی وقت مزید انتظار کرنے کیلئے نہیں بچا۔ میں ناہید خان کے کردار کے اس حصے کے متعلق جسکے سائے بھٹو قیادت اور عوامی مفادات پر پڑ رہے ہیں۔ کہ ہم بہت جلد دستاویزی ثبوت پوری قوم کے سامنے پیش کر دیںگے۔

ہمارے لئے یہ صورت حال یقیناً دکھ اور افسوس کا باعث ہے۔ ہم قطعاً نہیں چاہتے تھے کہ ان کپڑوں کو سرعام یوں دھویا جاتا لیکن المیہ تو یہ ہے کہ ہمارے لئے اس کے سوا سبھی راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ وزیراعظم اسیران جمہوریت، انکی سوچ اور مقاصد سے پوری طرح متفق ہونے کے باوجود ان سازشوں سے بےخبر ہیں۔ جنکی مختصر سی تفصیل میں آپکو دے رہا ہوں۔ اس وقت ملک بھر میں ناصرف سیاسی اسیر بلکہ عام ورکر بھی صورت حال سے مکمل طور پر نالاں اور بےزار بیٹھا ہے۔ یہ لاوہ کسی بھی وقت پھٹ سکتا ہے۔ رسم وفا اور پاس عہد کا یہ تقاضہ تھا کہ ہم اپنی قائد کو ہر وقت صورت حال سے مجبوراً سرعام مطلع کر دیں اور ہم بےخوف و خطر آج یہ فرض نبھا رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ قائد محترمہ صورت حال کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے اس سلسلے میں فوری اقدامات کرینگی۔

سیاسی اسیران کے اس مختصر سے گروہ کا ذکر بھی ضروری ہے۔ جو چھوٹے چھوٹے مفادات کی خاطر مجموعی کاز سے روگرداں نظر آ رہے ہیں۔ ہم اپنے ان دوستوں کی مجبوریوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ لیکن انہیں یہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ مجموعی مفادات کے خلاف ذاتی اغراض کی خواہشات انکی گیارہ سالہ جدوجہد پر مکمل پانی پھیر دینگی۔ اس وقت سوال بھٹو قیادت اور پارٹی منشور کی بالادستی کا ہے۔ سوال ان لوگوں کی بقا کا نہیں جو انہیں اپنے مفادات کی خاطر استعمال کر رہے ہیں اور اس ہنر میں طاق ہیں لیکن کل وقت بدلنے پر وہ ہر صورت مسعود محمود کا کردار ادا کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ہمیں یہ بھی یقین ہے [illegible] جمہوریت اور پارٹی کارکنوں کے [illegible] سے روگردانی کرنے والا کوئی بھی [illegible] خود بھی [illegible] کا حصہ بنا ہوا ہے [illegible] ہیں۔ اپنی سیاسی [illegible] پارٹی کی [illegible] کی زندگی

کسی سیاسی ورکر کیلئے کبھی باعث افتخار نہیں ہو سکتی۔

ایک مقامی روز نامے میں ایک خبر تھی کہ "سیاسی اسیران وزیر اعظم سیکرٹریٹ کے باہر بھوک ہڑتال اور احتجاجی مظاہرہ کر رہے ہیں۔" یہ خبر اسی سازشی گروہ کے گھٹیا اذہان کی تخلیق تھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جس روز یہ خبر لگی۔ اس روز اسیران جمہوریت کی کمیٹی کی مس ناہید خان اور چیخ رفیق احمد سے مفصل ملاقاتوں کا پروگرام طے ہو چکا تھا۔ وہ ملاقاتیں کیوں نہ ہو سکیں اس کے متعلق ہم اپنے خیالات اپنی قائد محترمہ بےنظیر بھٹو صاحبہ کیلئے محفوظ رکھ رہے ہیں ان ملاقاتوں کا نہ ہونا ہمارے لئے معمولی اہمیت کا حامل ہونا ہرگز نہیں بہر حال سازشی گروہ نے ہماری بےخبری کے عالم میں پہلے بھوک ہڑتال کی خبر شائع کروائی۔ اور اگلے روز یعنی ۳ مارچ کو کچھ سیاسی اسیران کی طرف سے یہ خبر کہ انکا احتجاجی اقدامات سے کوئی تعلق نہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب اسی سازش کا حصہ ہے۔ جس کے تحت ورکر اور قیادت کے درمیان غلط فہمیاں اور تصادم کی صورت پیدا کرنے کی کوشش اور کے دوہرے تہرے مفادات حاصل کئے جا رہے

ہیں۔ ہم یہاں یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ان خبروں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اگر ۵ تاریخ کو وزیر اعظم ہاؤس کے باہر کوئی مظاہرہ ہوتا ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ البتہ تازہ ترین صورت حال میں جب کہ سازشی گروہ مسلسل جارحیت پر تلا ہوا ہے اور وہ قائد کو ملک بھر کے مخلص ترین ورکروں سے بدگمان کرنے کی سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ ہم اپنی پوزیشن کی وضاحت کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات اور تجاویز اٹھا رہے ہیں۔

(۱) ملک بھر کے پارٹی ورکرز اور سیاسی قیدی یہ کال دی جا رہی ہے کہ وہ سازشی عناصر کے خلاف پارٹی اور بھٹو قیادت کے وقار کے تحفظ کی جنگ میں صف بندی شروع کر دیں۔ ہم مناسب وقت پر لیکن بہت جلد اس سلسلے میں عملی اقدامات اٹھائیں گے۔

(۲) ۱۰ مارچ کو ملک بھر کے چیدہ چیدہ سیاسی اسیر اسلام آباد میں اکٹھے ہو کر اپنی قائد محترمہ بےنظیر بھٹو سے ملاقات کیلئے وزیراعظم سیکرٹریٹ میں جائیں گے تاکہ انہیں مکمل صورت حال سے آگاہ کر سکیں۔

(۳) اگر پولیٹیکل بیورو کریسی اور سازشی عناصر ورکر اور قائد کے درمیان دیوار بنے رہے تو پھر ہم ناصرف اسلام آباد بلکہ ملک بھر میں پارٹی دشمنوں کے خلاف راست اقدام کریں گے۔ اس اقدام میں ہمیں دانشوروں، طلبا، کسانوں، مزدوروں اور عورتوں ہر ایک کی مکمل حمایت

COTTON TEXTILES & TEXTILE ARTICLES

FOR ALL TYPE COTTON TEXTILES AND TEXTILE GARMENTS

ARTICLES: Bedding Clothing, Dressing Material, Hospital Garments, Uniforms of all Forces, Towels, Bed Sheets, Blankets Woolen, K.T. Lattah, Malmal, Dossoti, Linen Cloth, etc.

Contact:
AL-QADRI TRADING CORPORATION (Regd.)
Manufacturers, Govt. Contracters, Suppliers.
[illegible] 6th Floor Alwan-e-Auqaf, [illegible]id-e-Azam, Lahore, Pak.
[illegible]1, G.P.O.

حاصل ہو گی۔

(۴) ہم پارٹی کی خاطر بھٹو قیادت کے عزت و وقار کی خاطر اور پارٹی ورکرز کی عزت نفس کی بحالی کی خاطر اپنی قائد محترمہ بےنظیر بھٹو سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ سازشی عناصر کو فوری طور پر سبکدوش کر کے اپنے اور عوام کے درمیان کی دیوار برلن کو ختم کر دیں۔

(۵) ہم مس ناہید خان اور مسٹر جہانگیر بدر کے ملک بھر کے اسیران جمہوریت اور پارٹی ورکروں کے خلاف انتہائی ذلت اور توہین آمیز رویے کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے اپنی قائد سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان کے خلاف اعلیٰ سطح کا ایک پارٹی کمیشن بٹھائیں جو ناصرف اس معاملے میں بلکہ انکے اس کردار کے متعلق مفصل تحقیقات کرے جو حکومت اور قیادت کی مسلسل بدنامی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اسیران جمہوریت اور ملک بھر سے ہزاروں لاکھوں پارٹی ورکرز ان کے خلاف بیشمار معاملات میں زبانی اور دستاویزی ثبوت مہیا کرینگے۔

آخر میں ہم اپنی چیئرپرسن محترمہ بیگم بھٹو صاحبہ اور وزیراعظم پاکستان محترمہ بےنظیر بھٹو کو ملک بھر کے ہزاروں اسیران جمہوریت کی طرف سے تمام معاملات انکی مکمل اور غیر مشروط حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔ ہم یہ تجدید عہد بھی کرتے ہیں کہ ہم اپنے خون کا آخری قطرہ بھی ان مقاصد کے حصول کیلئے استعمال کرینگے جنکی خاطر شہید بھٹو کال کوٹھری سے پھانسی کے پھندے تک گئے۔ یہ گلے شکوے ہم نے کھل کر صرف اس لئے کئے ہیں کہ ہمارے لئے باقی تمام راہیں محدود کر دی گئی تھیں اور ہم کسی صورت بھی موجودہ خطرناک صورت حال میں وہ رول ادا نہیں کرنا چاہتے ہیں جو ان لوگوں نے ادا کیا۔ جب قائد شہید کچھ اس قسم کے حالات میں پھانسی کے پھندے کی طرف بڑھ رہے تھے سازشی عناصر قیادت اور ورکرز کے درمیان ایک ایسی خلیج کو مزید وسعت دے رہے ہیں جو جمہوریت دشمنوں کے مقاصد کی تکمیل کے لئے اشد ضروری ہے۔ ان حالات میں خاموشی جرم ہوتی۔ آپ نے اسمبلی کے ممبران یا پولیٹیکل بیورو کریسی کا مقدر بدلنے کا حلف نہیں اٹھایا۔ آپ کی کمٹمنٹ عوام سے ہے اور پارٹی ورکرز اور اسیران جمہوریت ہی ان کے اصل نمائندے اور روپ ہیں۔ ہم اعتماد دیانتداری اور اخلاص سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ اپنی "جدوجہد کی باقیات" ورکرز اور پروانوں کی قیادت کرتے ہوئے آگے بڑھیں گی تو مارشل لاء کی باقیات صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائینگی لیکن اگر میدان سازشی عناصر ہی کے ہاتھوں میں رہا تو تاریخ یقیناً ایک بار پھر اپنے آپ کو دہرائے گی۔ ہم اگرچہ تباہ بھی آپ کے ساتھ ہونگے۔ کوئی اور نہ ہوگا۔

(۱) ایکس میجر آفتاب احمد کنونیر نیشنل کمیٹی
(۲) غلام مصطفیٰ میمن کنونیر سندھ کمیٹی
(۳) کامران حیدر کیانی کنونیر سرحد کمیٹی
(۴) لیاقت علی عمرانی کنونیر بلوچستان کمیٹی
(۵) محمد شفیع کنونیر پنجاب کمیٹی
(۶) محمد حسین نشہ کنونیر قبائلی علاقہ جات

LONDON PICTURES SERVICE

A SAFER TWO-WHEELER

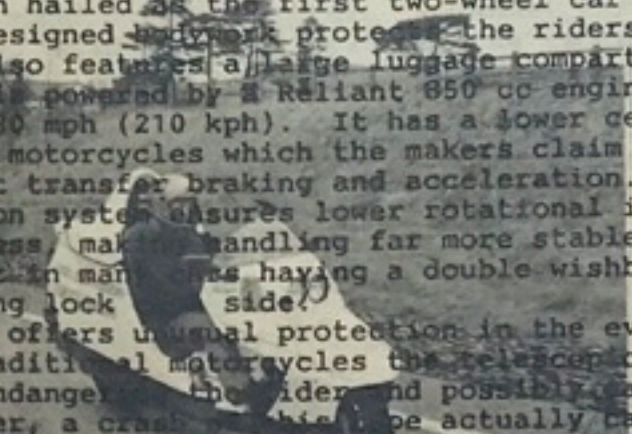

This revolutionary feet first, two-seater, two-wheeler which combines the performance and agility of a motorcycle with the comfort and safety of a small car has recently been launched in Britain.

Called Voyager and produced by Speake and Company of Powys in Wales, it has been hailed as the first two-wheel car because its aerodynamically designed bodywork protects the riders against injury and the weather and also features a large luggage compartment.

The machine is powered by a Reliant 850 cc engine and has a top speed of around 130 mph (210 kph). It has a lower centre of gravity than conventional motorcycles which the makers claim improves handling and reduces weight transfer braking and acceleration. Its centre-hub steering/suspension system ensures lower rotational inertia and better structural stiffness, making handling far more stable. The suspension is similar to that in many cars having a double wishbone which allows degrees of steering lock [illegible] side.

The steering offers unusual protection in the event of a head-on collision. On traditional motorcycles the telescopic suspension folds back on impact, endangering the rider and possibly causing a catapul[illegible] fall. With Voyager, a crash [illegible] actually causes the front to rise and the suspension is designed to penetrate an obstacle and to collapse in such a way as to absorb much of the energy impact. Oth[illegible] features include a body structure of folded and welded steel sheet[illegible] tube with a sound-proofed bodyshell. Seating incorporates a car[illegible] back with adjustable rake.

In its existing form the machine is ideal for long distanc[illegible] but other uses are being considered including commuter, cour[illegible] paramedic applications.

Speake and Company Ltd, Elvicta Estate, Crickhowell, Powy[illegible]
NP8 1DF Tel: 0873 811281 Fax: 0873 810958.

کوئی "گریٹ پرفارمنس دی ہے۔ مجھے تو فلم دیکھ کر جوہی کا کام بہتر لگا۔ جوہی اور ان کے باپ کا رول کرنے والے گوگا کپور نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ باقی سب کا کام ٹھیک ٹھاک سمجھئے"۔ عامر نے جواب دیا۔

"ناصر حسین کہتے ہیں کہ انھوں نے آپ کی شخصیت میں اداکار کم اور ہدایتکاری کی صلاحیت زیادہ دیکھی ہے۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟"

"جی ہاں ... دراصل میں نے فلم "منزل منزل" اور "زبردست" میں بحیثیت اسسٹنٹ ان کے ساتھ کام کیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ میرا رجحان ہدایتکاری کی طرف ہے۔ اور میں جلدی ہی اس طرف لوٹ جانے کی امید رکھتا ہوں"۔ عامر نے کہا۔

"فلم "قیامت سے قیامت تک" میں ناصر حسین کی اپنی عشقیہ زندگی کی جھلک دیکھنے کو ملتی ہے۔ تو کیا آپ کو ان سے کوئی نصیحت ملی"۔ میں نے معلوم کیا۔

عامر نے ان کی فلموں کی تعریف کرتے ہوئے کہا "ایسا ممکن ہے کیونکہ وہ ایک ایسے ہدایتکار ہیں جن کی بہت ساری فلمیں میں نے شروع سے آخر تک پوری دلچسپی کے ساتھ دیکھی ہیں۔ ان کی فلموں میں وہ سبھی چیزیں ہوتی ہیں جنھیں دیکھنے والا پوری دلچسپی سے دیکھتا ہے۔ دوسرے ان کی فلموں میں یہ بھی خاصیت ہے کہ ہر فلم فیملی کے ساتھ بیٹھ کر بے جھجک دیکھی جا سکتی ہے"۔

"لیکن جب تک آپ بطور اسسٹنٹ ان کے پاس پہنچے تب تک ان کی پہلے والی خوبی تو کھو چکی تھی۔ آپ کی کیا رائے ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"میں مانتا ہوں کہ "منزل منزل" اور "زبردست" ان کی بہترین فلموں میں نہیں ہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں ہوا کہ ان کی سبھی پرانی خوبیاں کھو گئی ہیں۔ اس کے لیے تو ہم سبھی قصوروار ہیں"۔ عامر نے کہا۔

"قیامت سے قیامت تک" ریلیز ہونے کے بعد تو منصور نظر ہی نہیں آتے ویسے سنا ہے کہ اب وہ سینما کے بجائے اپنی کمپیوٹر کی دنیا میں واپس چلے گئے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے کہ منصور نے فلموں کو خیرباد کہہ دیا۔ انھیں اچھی کہانی مل جائے تو ضرور فلم بنائیں گے۔ ویسے آپ کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ منصور آج کل ایک فلم "جو جیتا ہے وہی سکندر" کے نام سے بنا رہے ہیں۔ اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ انھوں نے اس فلم کے لیے مجھے چُنا ہے۔ انھوں نے اس فلم میں مجھے بھائی ہونے کے ناطے نہیں بلکہ رول کے مطابق میں فٹ بیٹھتا ہوں اس لیے چنا ہے"۔ عامر نے جواب دیا۔

"آپ کا کام کیرئیر کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن لوگ آپ کی اس بات پر حیران ہیں کہ جو فلمیں آپ کو نہیں لینی چاہیے تھیں وہ آپ نے اپنے لئے چن لیں۔ ایسا کیوں؟" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں یہ سچ ہے۔ میں نے کچھ ایسی فلموں کے لیے حامی بھر لی ہے جن کو لے کر میں خود بھی پچھتا رہا ہوں۔ لیکن اب میں اس معاملہ میں بہت احتیاط سے کام لے رہا ہوں۔ پچھلے کئی مہینوں کے بعد میں نے صرف ایک فلم سائن کی ہے جو دلیپ شنکر کی "آتنک ہی آتنک" ہے۔ اب میں نے سال میں صرف چار پانچ فلمیں ہی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی ایک وقت میں صرف دو فلمیں۔" عامر کا جواب تھا۔

"اچھا ایک بات تو بتائیے ... ہیروئنیں یا تو آپ سے عمر میں بڑ[illegible] آپ سے زیادہ لمبی ہیں [illegible] آپ کس طرح کر[illegible]"

"جیسا کہ [illegible]

صرف چار پانچ فلموں میں کام کروں گا۔ اور جب میں اتنی کم فلموں میں کام کروں گا تو مجھے سوٹ کرنے والی ہیروئنوں کے پیچھے بار بار بھاگ دوڑ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اور پھر جوہی چاولہ، مادھوری دکشت فرح اور نیلم جیسی لڑکیاں ہیں ہی جو مجھے سوٹ کرتی ہیں"۔

"لیکن سری دیوی جیسی ٹاپ اداکارہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے"

"مجھے نہیں لگتا کہ سری دیوی مجھ سے زیادہ لمبی ہیں بلکہ وہ مجھ سے ایک دو انچ چھوٹی ہی ہوں گی۔ لیکن پھر بھی وہ لمبی ہیروئنوں میں گنی جاتی ہیں"۔ کچھ سوچتے ہوئے بولے "اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں کسی بھی ہیروئن کے ساتھ کام کر سکتا ہوں علاوہ سونو والیہ کے کیونکہ وہ مجھ سے لمبی ہیں"۔

"دیو آنند کی فلم "اول نمبر" آپ نے پیسوں کے لیے سائن کی ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟"

"یہی ایک ایسی فلم ہے جس کو میں نے اپنا رول سنے بغیر ہی سائن کیا ہے۔ کیونکہ دیو صاحب کا میں بچپن ہی سے پرستار رہا ہوں۔ میری نظر میں پیسہ ہی سب کچھ نہیں"۔ عامر نے جواب دیا۔

"جہاں تک فلموں کے سلیکشن کی بات ہے سنا ہے کہ اس کے لیے آپ کے ڈیڈی آپ کو مشورہ دیتے ہیں تبھی آپ سائن کرتے ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟"

"جی نہیں ڈیڈی کا اپنا بزنس ہے۔ انھیں اپنے بزنس سے ہی فرصت نہیں کہ وہ مجھے صلاح و مشورہ دے سکیں۔ اور اگر وہ ایسا کرنے لگیں تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی ..."

"تو پھر آپ کے لیے فلموں کا سلیکشن کون کرتا ہے"۔ میں نے پوچھا۔

"میں خود کرتا ہوں"۔ عامر نے پراعتماد [illegible] کہا۔ "میں اس معاملے میں کسی پر بوجھ [illegible]۔ میرے پاس جس فلم کی آفر آتی ہے [illegible] خود سنتا ہوں۔ اور جب سب [illegible] مطمئن ہو جاتا ہوں تبھی سائن کرتا ہوں۔ ہاں ضرورت پڑنے پر اپنے والد (طاہر حسین) اور چچا جان (ناصر حسین) سے صلاح مشورہ کر لیتا ہوں"۔

"عامر میاں، بُرا نہ مانو تو ایک بات پوچھوں، سننے میں آیا ہے کہ آپ فلمسازوں سے انل کپور کے برابر پیسہ مانگتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ لینے کی امید رکھتے ہیں۔ کچھ وضاحت کیجئے"۔

میری اس بات کو سن کر عامر اچھل پڑے اور حیران ہو کر بولے "یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ میں اپنے فلمسازوں سے صرف اپنی بات کہہ سکتا ہوں۔ دوسروں کے برابر پیسہ چاہیے یہ بات کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں۔ انل کپور کیا لیتے ہیں، ان کا کیا ریٹ ہے مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم، تو پھر ان کے برابر پیسہ کیسے مانگ سکتا ہوں"۔

"خیر چھوڑئیے اس بات کو ذرا یہ تو بتائیے کہ لڑکیوں سے بات کرنے میں آپ اب بھی شرماتے ہیں یا نہیں؟"

"جی ہاں، پہلے میں لڑکیوں کے ساتھ زیادہ نہیں رہ پاتا تھا۔ لیکن اب تو الٹا ہی ہو گیا ہے۔ اب میں خود لڑکیوں سے دوستی کرنے لگا ہوں"۔ عامر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"آنے والی فلموں میں سب سے زیادہ آپ کس سے امید رکھتے ہیں"۔

"امید تو سبھی سے اچھی ہے۔ فی الحال "اول نمبر" اور "لو لو لو" سے میری بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ لیکن ان سے بھی بڑھ کر مجھے آپ پریس والوں سے بہت سی امیدیں ہیں۔ اگر آپ لوگوں کا مجھے تعاون ملتا رہا تو امید کبھی بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔ میں پریس کے اس تعاون کا بہت شکرگزار ہوں"۔ عامر نے پریس کے تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی بات پوری کی۔

اب میں جسم کی نمائش نہیں کروں گی

جوہی چاولہ

جوہی چاولہ آج واقعی رانی ہی نہیں بلکہ فلم انڈسٹری کی مہارانی ہے۔ اب آپ دیکھئے اس کی قسمت نے کس طرح رُخ بدلا۔ جب اسے "سلطنت" ملی تو راس نہیں آئی۔ اور وہ اپنے کیریئر کی وجہ سے پریشان رہی۔ لیکن جب "قیامت سے قیامت تک" ملی تو اسے وہ شہرت ملی جو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔ جس کی وجہ سے اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جن لوگوں نے فلم "سلطنت" کی ناکامی کے بعد اس پر تنقید کی تھی آج انہی لوگوں نے فلم "قیامت سے قیامت تک" کی زبردست کامیابی کے بعد اسے فلم انڈسٹری کی ملکہ بنا دیا۔ جس طرح امیتابھ بچن نے ایکٹنگ کے ایک نئے دور کی شروعات کی تھی اسی طرح آج لوگ عامر خان اور جوہی چاولہ کو ایک نئے رومانٹک دور کی ایک کڑی مان رہے ہیں۔ آخر ایسی کون سی خوبی جوہی چاولہ میں ہے جس کی وجہ سے یہ لوگوں کے دل و دماغ

پر چھائی ہے لیکن جب یہ فلم فلاپ ہوئی تو آپ کی ذہنی کیفیت کیا تھی۔ اور اس کے فلاپ ہونے کی وجہ کیا تھی؟

"یہ تو حقیقت ہے کہ واقعی میں بہت خوش تھی اور کام بھی میں نے بہت محنت سے کیا تھا لیکن اس میں قسمت نے میرا ساتھ نہیں دیا۔ جہاں تک اس کی ناکامی کا سوال ہے تو اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ پہلی تو کرن کپور کا غیر ملکی چہرہ تھا۔ جو کہ میں نے لوگوں سے ہی سنا ہے کہ یہ فلم بینوں کو پسند نہیں آیا۔ دوسرے فلم کی پبلسٹی بھی ٹھیک طرح سے نہیں کی گئی تھی اور بہت سی اسی طرح کی وجوہات ہیں۔ جہاں تک ذہنی کیفیت کا تعلق ہے تو کسی بھی آدمی کو جو اس کی فلم ہے اگر فلاپ ہو جائے تو دکھ ہوتا ہی ہے۔ دکھ مجھے تو کچھ زیادہ ہی ہوا کیونکہ یہ میری پہلی فلم تھی۔" جوہی کا جواب تھا۔

"کیا فلموں میں آنے کا شوق آپ کو پہلے سے ہی تھا؟" میں نے پوچھا۔

پاکستان ریلویز

ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

چیف کنٹرولر آف پرچیز' پی آر لاہور کو درج ذیل مشتہرہ اور ترمیم شدہ مشتہرہ ٹینڈروں کے ضمن میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں۔

1۔ اے/ٹی نمبر 88-0/3-01/0069/00 — ایف او آر/ سی اینڈ ایف بنیاد
گیج سیم انڈیکیٹر = 1 آئٹم — قیمت ٹینڈر/50 روپے
تواریخ فروخت 9.7.90 تا 15.8.90 مقررہ تاریخ 16.8.90 — تصریحات/5، ڈرائنگ/10

2۔ اے/ٹی نمبر 87-0/3-01/0028/00 — ایف او آر/ سی اینڈ ایف بنیاد
گرائنڈنگ وہیل = 1 آئٹم — قیمت ٹینڈر/50
تواریخ فروخت 9.7.90 تا 15.8.90 مقررہ تاریخ 16.8.90 — ڈرائنگ/10

3۔ ایم اے/ٹی نمبر 88-0/1-12/0007/03 — ایف او آر/ سی اینڈ ایف بنیاد
یونی ڈائر یکشنل گلاس = 1 آئٹم — قیمت ٹینڈر/25 روپے
تواریخ فروخت 9.7.90 تا 15.8.90 مقررہ تاریخ 16.8.90

1۔ مشتہرہ/ترمیم شدہ ٹینڈر فارمز دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز' پی آر ہیڈ کوارٹرز آفس شاہراہ عبدالحمید بن بادیس لاہور' ڈپٹی چیف کنٹرولر آف سٹورز' پی آر ریتی لائن کراچی چھاؤنی اور دفتر اسسٹنٹ کنٹرولر آف سٹورز (ڈیزل) پی ریلویز راولپنڈی سے جملہ ایام کار کو ہر ایک کے بالمقابل درج نقد ادائی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ صرف ٹینڈر فارم پر آنے والی پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔

(چودھری فیروز الدین)

چیف کنٹرولر آف پرچیز

(پی آئی ڈی (ایل) 63

"جی نہیں۔ فلموں میں کام کرنے کا شوق مجھے کبھی نہیں تھا۔ لیکن فلم میں کام کرنے کے لیے جب ایک بڑے فلمساز نے پیش کش کی تو میں انکار نہ کر سکی۔ ہاں اس سے پہلے میں پبلسٹی فلموں میں کام کرتی رہی ہوں۔" جوہی چاولہ نے جواب دیا۔

"اکثر کہا جاتا ہے کہ فلموں میں کام کرنے کے لیے لڑکیوں کو بہت بھاگ دوڑ کرنا پڑتی ہے بعض اوقات تو کام کرنے کی غرض سے الٹے سیدھے سمجھوتے بھی کرنے پڑ جاتے ہیں۔ تو کیا آپ نے بھی فلموں میں کام کرنے کے لیے کسی سے کوئی سمجھوتہ کیا تھا۔" میں نے سوال کیا۔

"جی ... مجھے تو کبھی کسی سے کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا پڑا۔ مجھے فخر ہے کہ پروڈیوسر نے خود میرے پاس آکر مجھے سائن کیا تھا۔ دراصل انھیں فلم کے لیے ایک نئی لڑکی چاہیے تھی۔ جب انھیں میرے بارے میں معلوم ہوا کہ میں "مس انڈیا" رہ چکی ہوں تو میرا اسکرین ٹیسٹ لے کر مجھے وہ رول دے دیا گیا۔"

"آپ کی آنے والی زیادہ تر فلموں میں عامر خان ہیرو ہے تو کہیں آپ کا اس کے ساتھ جوڑی بنانے کا ارادہ تو نہیں ہے۔ یا کوئی اور چکر ہے؟" میں نے چبھتا ہوا سوال کیا۔

"آپ اخبار والے بھی ہر بات میں چکر ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دراصل "قیامت سے قیامت تک" کی کامیابی کو دیکھ کر کچھ فلمسازوں نے ہمیں ایک ساتھ سائن کر لیا ہے۔ شاید اس امید پر کہ ہماری جوڑی آگے بھی ہٹ ہو۔ بس یہی ہمارا چکر ہے۔ اب آپ اخبار والے جو چاہے چکر سمجھ لیں۔" جوہی نے جھنجلاتے ہوئے کہا۔

"سنا ہے فلموں میں کام کرنے کی وجہ سے آپ کا اپنی ماں سے جھگڑا ہو گیا ہے اور آپ کو انھوں نے گھر سے نکال دیا ہے۔"

"آپ سے کس نے کہا کہ میرے اور میری ماں کے درمیان جھگڑا ہوا ہے۔" جوہی نے گول مول سا جواب دیا۔

"کیا یہ سچ نہیں کہ آپ اپنی ماں کے ساتھ نہیں رہ رہی ہیں۔" میرا سوال تھا۔

"یہ صحیح ہے کہ میں اپنی ماں کے ساتھ نہیں رہ رہی۔ بلکہ آج کل اپنے کزن کے ساتھ جوہو میں رہ رہی ہوں۔ جس کی وجہ شوٹنگ پر وقت پہ پہنچنے کی ہے۔ کیونکہ کولابہ بہت دور پڑتا ہے۔"

"کیا یہ بھی سچ نہیں کہ آپ کی ماں کو آپ کا فلموں میں کام کرنا پسند نہیں۔ کیونکہ آپ ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں جہاں لڑکیوں کا فلموں میں کام کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گی۔" میں نے معلوم کیا۔

"یہ سب غلط ہے آپ صرف سنی سنائی باتیں کہہ رہے ہیں۔" میرے سوال کے جواب میں جوہی نے صرف اتنا ہی کہا۔

"تو کیا آپ کی کسی سے دشمنی ہے جو اس طرح کی باتیں آپ کے خلاف کر رہا ہے؟"

"میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں۔ پلیز کوئی اور بات کیجیے۔"

"ٹھیک ہے۔ اچھا اب آپ یہ بتائیے فلم انڈسٹری میں آج کل ماحول ایسا بن گیا ہے کہ ہر نئی ہیروئن اپنے آپ کو آگے بڑھانے کے لیے عریانیت کا سہارا لے رہی ہے۔ یہ کہاں تک سچ ہے۔"

"میں تو پہلے ہی اعلان کر چکی ہوں فلموں میں قطعی ایسے رول نہیں کروں گی۔ عریانیت کا سہارا وہی لڑکیاں لیتی ہیں جنھیں ایکٹنگ نہیں آتی۔ تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ شہرت کے لیے کپڑے اتارنا شروع کر دوں۔" جو[...] جواب تھا۔

"معاف کیجیے کپڑے تو آ[...] ہیں۔ اخباروں اور میگزین[...] فوٹو چھپ رہے ہیں[...] کیوں کیجیے اجتنا[...]

"میرا مطلب یہ ہے کہ میں فلموں میں اپنے جسم کی نمائش کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ کوئی بھی ایسا ویسا سین نہیں دوں گی۔ صرف صاف ستھرے رول ہی کروں گی۔" جوہی نے کہا۔

"جیسا کہ آپ نے ابھی صاف ستھرے رول کے بارے میں کہا تو اب ایسی صاف ستھری فلمیں بنتی کتنی ہیں۔ ہر فلمساز اپنی فلم ہٹ کرنے کے لیے اس میں زیادہ سے زیادہ گلیمر رکھتا ہے۔ ڈسٹری بیوٹر بھی یہی چاہتے ہیں تو ایسے ماحول میں آپ کتنے دن رہ سکیں گی۔" میں نے سوال کیا۔

"گلیمر سے بھرپور فلمیں آج کل چل کہاں رہی ہیں۔ آج لوگ پھر سے صاف ستھری فلم دیکھنا چاہتے ہیں۔ جن کی کہانی اچھی ہو۔ لڑکیوں کے جسم کی نمائش نہیں۔"

"ایک طرف تو آپ صاف ستھرے رول کرنے کا دعوی کر رہی ہیں دوسری طرف آپ کے نیم عریاں فوٹو اخباروں اور رسالوں میں چھپ چکے ہیں۔ اور پھر "قیامت سے قیامت تک" میں تو آپ نے بوس و کنار کے سین بھی دیے ہیں۔ تو اس طرح کے غلط بیانات دے کر کب تک اپنے آپ کو چھپائے رکھ سکیں گی؟" میرا سوال تھا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ "قیامت سے قیامت تک" میں جو پیار بھرا سین ہے اسے گندہ نہیں کہا جا سکتا۔ رہی بات اخباروں اور رسالوں میں میرے فوٹو چھپنے کی تو اس بات کو اچھالنے کی کیوں کوشش کر رہے ہیں۔ اور پھر گردن سے نیچے کا تھوڑا بہت حصہ دکھائی بھی دے جائے تو اسے عریانیت نہیں کہا جا سکتا۔"

میں نے اس کے موڈ کو دیکھتے ہوئے اپنی بات کا رخ بدلا اور سوال کیا "اچھا آپ بتائیے کہ فلموں میں کس طرح کے رول کرنا [...]تی ہیں اور فلم انڈسٹری میں اپنی پہچان کس [...]نانا چاہتی ہیں۔"

"[...] تو میں ہر طرح کے رول کرنا چاہتی [...]ں ننگا پن نہ ہو۔ جیسا رول [...]ے میں کیا تھا۔ مینا کماری [...]یا مدھو[...]ری جس طرح کے رول کرتی تھیں۔ میں ایسے ہی رول کرنا چاہتی ہوں۔" جوہی کا جواب تھا۔

"آپ کا محبوب ہیرو کون ہے؟" میں نے پوچھا۔

"کمل ہاسن۔"

"آپ کی عمر کو دیکھ کر اکثر لوگوں کا دل مچل اٹھتا ہے۔ تو کیا کبھی آپ کا دل بھی کسی پر مچلا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ارے نہیں بھئی ابھی تک تو ایسا نہیں ہوا۔ ہاں کالج کے زمانے میں اکثر میں اپنے بوائے فرینڈز کے ساتھ موج مستی کرنے پکنک وغیرہ پر چلی جاتی تھی۔ لیکن ہاں پیار والی بات ہمارے درمیان کبھی نہیں ہوئی۔" زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے جوہی نے جواب دیا۔

"اگر میں آپ سے کہوں کہ پیار آپ کی نظر میں کیا شے ہے تو آپ کیا جواب دیں گی؟"

"ارے جناب جب کسی سے پیار ہی نہیں ہوا تو میں کیا بتاؤں۔ میری نظر میں تو وہی پیار ہے جو ہیرو ہیروئن فلموں میں کرتے ہیں۔"

گلیمر سے بھرپور فلمیں کہاں چل رہی ہیں

"شادی کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے!" میرا سوال تھا۔

"فی الحال تو کوئی ارادہ نہیں۔ ہاں ممکن ہے فلموں میں کام کرتے ہوئے کسی لڑکے سے آنکھ لڑ گئی یا کوئی اچھا لڑکا مل گیا تو ضرور شادی کر لوں گی۔" جوہی نے جواب دیا۔

"اچھا بھلا لڑکے سے آپ کا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ سیدھا سادا، جو عورتوں کی قدر کرتا ہو۔ اور سمجھدار بھی ہو۔"

"اگر لڑکا آپ کی مرضی کے مطابق مل گیا تو کیا آپ شادی کے بعد بھی فلموں میں کام کرنا پسند کریں گی۔" میرا آخری سوال تھا۔

"دراصل مجھے فلموں میں زیادہ کام نہیں کرنا۔ اس لیے شادی کے فوراً بعد میں فلموں میں کام کرنا چھوڑ دوں گی۔ یہی میرا فیصلہ ہے۔"

کافی طویل نوک جھونک کے بعد میں نے جوہی چاولہ سے اجازت چاہی۔ کیونکہ جوہی کو اگلے شاٹ کی تیاری کرنا تھی۔

میوزیکل پروگرام

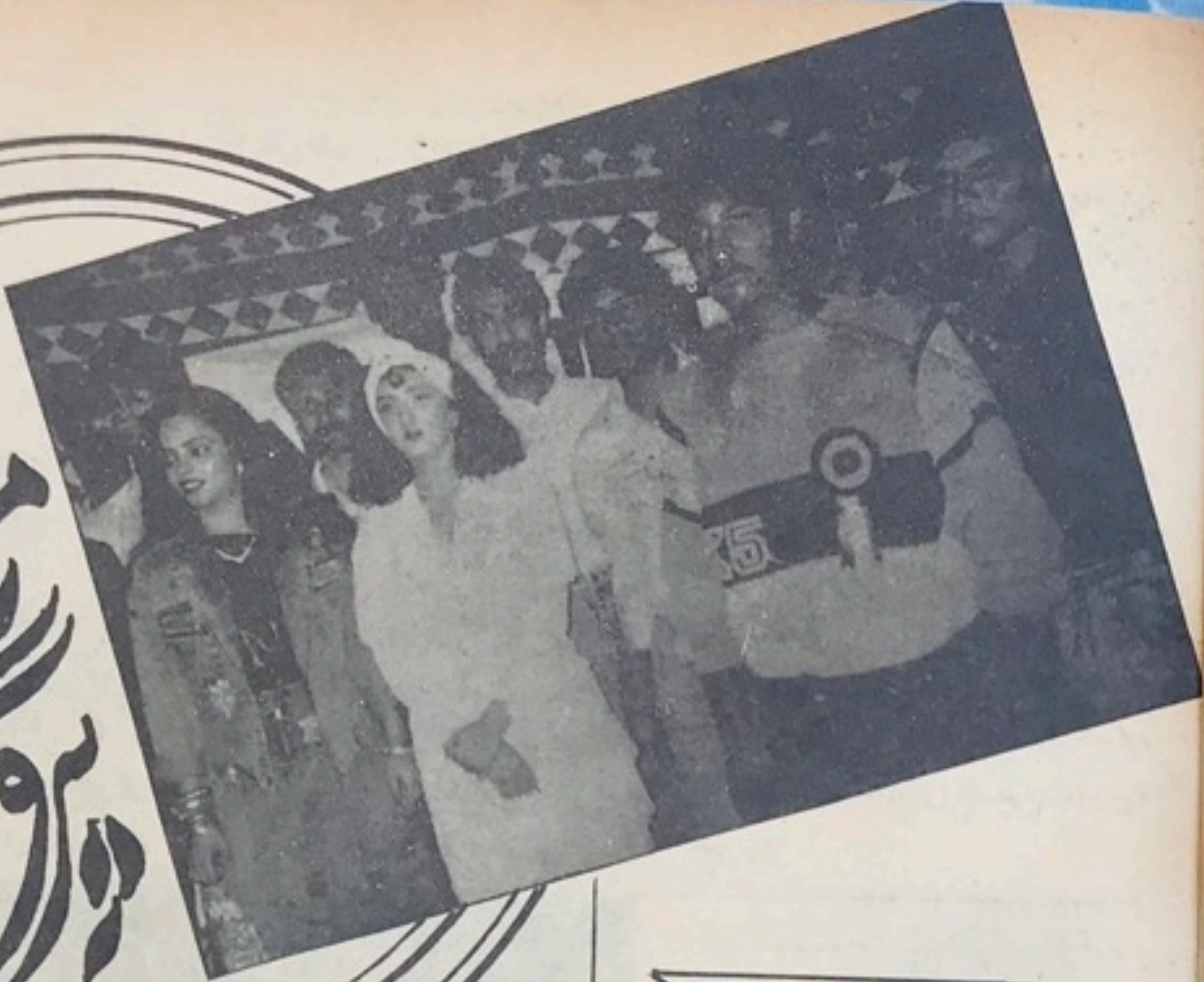

جی ایم قادری

جب سے ملک میں سیاسی جمود ٹوٹا ہے اور آمریت کے بادل چھٹے ہیں۔ ملک میں ثقافتی مجالس کا انعقاد شروع ہوگیا ہے۔ گزشتہ ماہ نوجوانوں کی ایک تنظیم ینگ فیلکنز ایسوسی ایشن آف پاکستان کے زیراہتمام ایک میوزیکل پروگرام ترتیب دیا گیا جس کی آمدن نادار اور معذور طلبہ کے لئے وقف کی گئی۔ اس پروگرام میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے کی جہاں خصوصی سابق ایم این اے میل محمد آصف تھے۔ نئے فن کاروں کے علاوہ ٹی وی اور اسٹیج کے جن معروف اداکاروں نے اس پروگرام میں شرکت کی ان میں مدیحہ شاہ، سونیا، عباس راہی اور چکیلا کے نام شامل ہیں۔

نوجوانوں کی اس پُروقار تقریب میں معروف لیڈر صدیق القادری نے خصوصی دعوت پر شرکت کی تنظیم کے صدر انیس علی ہاشمی نے سپاسنامہ پیش کیا اور تنظیم کی گزشتہ کارکردگی کا ایک سرسری جائزہ لیا اور کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس پروگرام اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے انعقاد کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا ... معذور اور نادار ہیں ... ایکوں

طلبہ کا نام سنتے ہی ذہن میں ہلڑ بازی اور دنگا فساد کا خیال آتا ہے

کی مدد کرنا مقصود ہے اور اس کے لئے تنظیم کے زیرانتظام ایک بورڈ تشکیل دیا جائے گا اور ایک بک بینک قائم کیا جائے گا جو کہ مستحق اور معذور طلبا و طالبات کو نصابی کتب مفت فراہم کرے گا اور وہ طلباء جو محنتی اور ذہین ہیں مگر وسائل کی کمیابی کی بناء پر زیورِ تعلیم سے آراستہ نہیں ہو پا رہے ہیں اُن کی ہر طرح سے مالی امداد کی جائے گی تاکہ وہ بغیر کسی مشکل

آؤ سب مل کر ترقی کریں
ترقی میں تعاون سے خوشحالی
دی مُسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ (رجسٹرڈ)

کے منصوبوں میں شرکت کرکے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کریں

منافع پر انکم ٹیکس معاف
ٹکس انویسٹمنٹ پر سب سے زیادہ منافع

دی مُسلم کوآپریٹو ڈویلپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ : فون ۸۵۴۷۱۰ - ۸۵۵۸۶۲

اور دشواری کے سلسلہ تعلیم جاری رکھ سکیں اور ملک کے باعزت اور باشعور شہری کہلائیں اور ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

انہوں نے کہا کہ سوسائٹی کے پاس وسائل کی کمی ہے اور اس بک بینک کے لئے عمارت کی ضرورت ہے اس لئے اس پروگرام میں موجود مخیر اور صاحب حیثیت افراد سے گزارش ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں ہمارے دست و بازو بنیں اور تنظیم کی مقصدیت کے پیشِ نظر دل کھول کر اس میں حصہ لیں۔

صدر کی تقریر کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا سٹیج سیکرٹری کے فرائض بازغہ چشتی نے سرانجام دیئے میوزیکل گروپ میوزک لورز نے قومی گیت گائے۔ اس کے بعد پروگرام میں موجود ٹی وی اور سٹیج کے فن کاروں کو سٹیج پر بلایا گیا۔ عباس راہی اور چمکیلا نے مختلف خاکے سنا کر محفل کو کشت زعفران بنا دیا۔ مدیحہ شاہ اور سونیا نے سٹیج پر آ کر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اداکارہ سونیا نے اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سٹوڈنٹس کا نام سنتے ہی ذہن میں ہلڑبازی اور دنگا فساد کا خیال آتا ہے مگر مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے کہ نوجوان طلباء اپنے بھائیوں کے لئے جذبہ ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کی مدد کے لئے کوششوں میں مصروف ہیں۔ اداکارہ مدیحہ شاہ نے سوسائٹی کے نادار طلبہ کے لئے ۲۰۰۱/- روپے پیش کئے۔ اس موقع پر علاقے کے بہت سے معززین نے سٹیج پر آ کر سوسائٹی کے ساتھ تعاون کا اعلان کیا۔ علاقے کی مشہور سماجی شخصیت فیاض بٹ نے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا اور بک بینک کے انتظام و انصرام کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

پروگرام تقریباً تین گھنٹے جاری رہا اور حاضرین نے کمال دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ پروگرام کے اختتام پر سوسائٹی کے عہدے داران اور ارکان کا محترم صدیق القادری سے تعارف کروایا گیا۔ قادری صاحب نے پروگرام اور اس سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سوسائٹی آئندہ بھی نوجوانوں کے لئے تفریحی پروگراموں کا انعقاد کرتی رہے گی۔ جناب صدیق القادری نے کہا کہ حکومت کو چاہیئے کہ ایسے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرے جو اس نفسانفسی کے دور میں بھی جذبہ انسانی رکھتے ہوئے سماجی اور فلاحی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے رہیں۔ انہوں نے سوسائٹی کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

ہم آٹو موبائیل کے شعبے میں انقلاب لا سکتے ہیں'

چیئرمین دنمارک انٹرنیشنل خلیل الرحمان

پروفیشنٹ گاڑی تیار کرنے والے پہلے پاکستانی معروف ادارے دنمارک انٹرنیشنل لیمٹڈ کے چیئرمین مسٹر خلیل الرحمان نے ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ ایسی صنعتوں کی مصنوعات کی بھرپور حوصلہ افزائی و سرپرستی کرے جو تمام تر ملکی وسائل پر انحصار کرتی ہوں انہیں ملکی قوانین کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے تاکہ ملکی صنعت کو فروغ ملے ملکی مصنوعات کی پروڈکشن میں اضافہ ہو تاکہ لوگوں کو روزگار کے بہتر مواقع حاصل ہو سکیں۔

پریس کانفرنس میں مسٹر خلیل الرحمان نے بتایا پروفیشنٹ گاڑی مکمل طور پر پاکستانی خام مال سے تیار کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اپنے ذاتی سرمایہ سے پروفیشنٹ کے نام سے سوزوکی اور کاریں تیار کرنے کے لئے کمپنی تشکیل دی ہے جس کے لئے کوئی قرضہ نہیں حاصل کیا گیا کیونکہ وہ ذاتی طور پر سود کے خلاف ہیں۔ انہوں نے بتایا ہمارے ادارے نے پروفیشنٹ کے نام سے سوزوکی تیار کر کے ان سوزوکیوں کو مارکیٹ میں فروخت کرنے کا کام شروع کر دیا ہے ان سوزوکیوں میں پاکستان کے بنے ہوئے تمام تر پرزہ جات استعمال ہوتے ہیں مسٹر خلیل الرحمان نے دعویٰ کیا پروفیشنٹ سوزوکی درآمد شدہ سوزوکیوں کے مقابلے میں زیادہ پائیدار، مضبوط اور ارزاں ہے۔ اگر حکومت پاکستان ہمیں مکمل تحفظ اور سہولتیں فراہم کرے تو ہم پاکستانی عوام کیلئے حیرت انگیز حد تک سستی پائیدار گاڑی تیار کر سکتے ہیں انہوں نے بتایا اس وقت جاپانی سوزوکی کی قیمت مارکیٹ میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ جبکہ ہمارا ادارہ تمام تر مراعات سے محروم ہونے کے باوجود سوزوکی کیری ۸۵ ہزار روپے میں مارکیٹ میں سپلائی کر رہا ہے۔ جبکہ اس وقت پروفیشنٹ سوزوکی کی پک اپ اور کار میں بھی تیاری کے مراحل میں ہے۔ پروفیشنٹ گاڑیوں کی مانگ کو پورا کرنے کے سوال کے جواب میں بتایا کیونکہ یہ گاڑی مکمل طور پر پاکستانی پرزوں سے تیار کی جاتی ہے اس لئے ہمارے ادارے کیلئے اس کی مانگ کو پورا کرنا نہایت آسان ہے۔

مسٹر خلیل الرحمان چیئرمین دنمارک انٹرنیشنل لیمٹڈ نے حکومت پاکستان کی توجہ اپنے ادارے کی جانب کراتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ہماری کمپنی کو خصوصی مراعات دی جائیں ارباب و اقتدار ہمارے ادارے کو مسلسل نظر انداز کرنے کی بجائے ہمارے قومی خدمت کے جذبہ کی قدر کریں دیگر صنعتوں کی طرح ہمیں بھی ٹیکس میں خصوصی چھوٹ دی جائیں زرمبادلہ کو بچانے کیلئے ملکی مصنوعات کی مکمل حوصلہ افزائی کی جائے اس ضمن میں حکومت فوری طور پر پاکستان میں غیر ملکی کارخانے لگانے کا اجازت نامہ منسوخ کرے۔

چیئرمین دنمارک انٹرنیشنل نے بتایا کہ ان کے ادارے نے ایک کار تیار کی ہے۔ جو مکمل طور پر پاکستانی پرزوں سے تیار کی گئی ہے اس کی قیمت [illegible] لاکھ ۹۰ ہزار روپے ہے اسلام آباد کی حال [illegible] نمائش میں اس کی نمائش کی گئی [illegible] الرحمان نے مزید اعلان کیا [illegible] کے ساتھ تعاون کرے تو وہ پاکستان [illegible] سستی آٹو موبائل تیار [illegible]

مخدوم سید فیصل صالح حیات وفاقی وزیر تجارت یوگوسلاویہ کے سفیر کے ساتھ ملاقات کر رہے ہیں

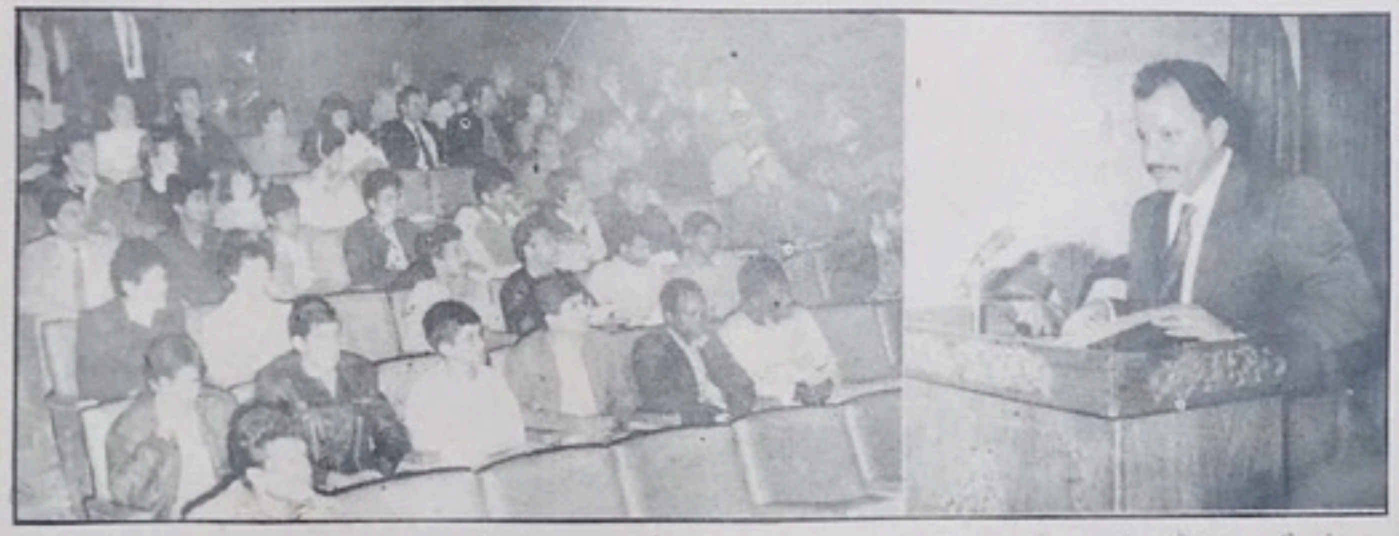

وفاقی وزیر ثقافت و کھیل آغا طارق خان یوگوسلاویہ فلم فیسٹیول کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

ڈپٹی سپیکر نیشنل اسمبلی ڈاکٹر مسز اشرف عباسی اور
این ڈی خان ڈپٹی جنرل سیکرٹری پی پی پی راولپنڈی میں ایک تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

تصویری جھلکیاں

صدر پاکستان غلام اسحاق خان سید حسن راضی کو فوٹوگرافی میں اعلیٰ کارکردگی پر صدارتی اعزاز حسن کارکردگی دے رہے ہیں۔

کھیلوں کے وفاقی وزیر مملکت قادر بخشی ایک تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

حاکم علی زرداری چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی اسلام آباد میں ایک تقریب سے خطاب کر [illegible] اجمال [illegible]

وفاقی وزیر مواصلات مخدوم امین فہیم عراقی وزیر مواصلات کے ساتھ مشترکہ کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

احسان الحق پراچہ وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ و منصوبہ بندی ہنگری کے چیمبرز آف کامرس کے چیئرمین سے ملاقات کر رہے ہیں

[illegible] جمہوریہ چین کے سفیر وفاقی وزیر افتخار گیلانی سے ملاقات کر رہے ہیں

بیلجیم کی سیکرٹری برائے بیرونی تجارت میڈیم میرن کو اسلام آباد چیمبر آف کامرس کے صدر خالد محمود شیلڈ پیش کر رہے ہیں

[illegible] یوتھ انٹرنیشنل صدیق القادری عوامی جمہوریہ چین کے کونصلر سے ایک تقریب میں

میں ۲۵ سال کی ہوتے ہی
شادی کر لوں گی

اداکارہ نیلم کی باتیں

جی ایم قادری

یہ فلم انڈسٹری بھی کیا جگہ ہے۔ یہاں جو بھی آتا ہے وہ خبروں اور افواہوں سے بچ نہیں پاتا۔ بہت محتاط رہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں طرح طرح کی افواہیں طرح طرح کی خبریں پھیلائی جاتی ہیں۔ یہ فلم انڈسٹری والے کسی کو نہیں بخشتے۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ ایسی انڈسٹری میں نیلم بھی تو ہے۔ آخر نیلم پر ہی کیوں یہ انڈسٹری والے مہربان ہیں۔ نیلم ہی واحد ایسی ہیروئن ہے جس کو انھوں نے بخش رکھا ہے۔ کبھی اس کی بیڈ پبلسٹی ہوتی۔ نہ ہی کبھی کسی کے منہ سے اس کی برائی سنی کہ نیلم اچھی ہے یا بری ہے یا بدنام ہے۔ دوسرے نیلم کا نام سنتے ہی لوگوں کے منہ کھل اٹھتے ہیں آخر ایسا کیوں؟ ان سب باتوں کے جواب تو نیلم سے ہی مل سکتے تھے۔ میں نے نیلم سے ملاقات کرنے کے لیے فون پر رابطہ قائم کیا۔ اس وقت نیلم گھر پر ہی موجود تھی۔

فون پر بات کرتے وقت میں نے اپنا مدعا بیان کیا کہ میں آپ سے مل کر تفصیلی گفتگو کرنا چاہتا ہوں تاکہ اپنی اس ملاقات کے ذریعہ آپ کا تعارف اپنے قارئین سے کرا سکوں۔ نیلم نے کہا آج دوپہر تک فری ہوں آپ ابھی آجائیے۔ میں گھر پر ہی آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔ میں تیار ہو کر نیلم سے ملاقات کے لیے پہنچ گیا۔ نیلم میرا انتظار کر رہی تھی۔

مجھے دیکھ کر نیلم نے کہا "بیٹھئے... ہاں اب بولئے کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟"

بات چیت کا سلسلہ شروع کرتے ہوئے میں نے پہلا سوال کیا۔

"نیلم جی یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ آج فلم انڈسٹری کس ماحول سے گزر رہی ہے۔ یہاں جو بھی قدم رکھتا ہے۔ نہ جانے کیا کیا اس پر الزام تراشیاں ہوتی ہیں، افواہیں پھیلائی جاتی ہیں۔ تو میں جاننا چاہتا ہوں کہ ایسے ماحول میں اس فلم انڈسٹری کی آپ پر ہی نظر کرم کیوں ہے۔ آپ ہی واحد ایسی شخصیت ہیں جس کے بارے میں ابھی تک کسی کیچڑ نہیں اچھالی۔ اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟"

"فلموں میں آنے سے پہلے انڈسٹری کے بارے میں میں نے بھی بہت کچھ سن رکھا تھا۔ میں نے سنا تھا کہ لڑکیوں کو فلموں میں کام کرنے کے لیے کئی طرح کے سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں۔ الٹے سیدھے دور سے گزرنا پڑتا ہے۔ فلموں میں کام کرنے والی لڑکیوں کی عزت نہیں کی جاتی وغیرہ کافی کچھ سنا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ سننے کے باوجود میرے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ نہ کسی نے بدتمیزی کی۔ یہاں تک کہ کسی نے مذاق کرنے تک کی ہمت نہیں کی۔" نیلم نے مزید بتاتے ہوئے کہا "ایسا اس لیے بھی ہوا کہ میں دوسری لڑکیوں کی طرح فلمیں حاصل کرنے کے لیے ماری ماری نہیں پھری۔ یہ ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ لیکن فلم انڈسٹری میں اگر برے لوگ ہیں تو بہت اچھے لوگ بھی تو ہیں۔ جو لڑکی کو اپنی بہن، بیٹی کے برابر سمجھتے ہیں۔ ان سب چیزوں کے باوجود میں تو یہی کہوں گی کہ سب کچھ لڑکی کی مرضی پر منحصر ہے۔ بغیر لڑکی کی مرضی کے کوئی بھی اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا۔" اپنے بارے میں بتاتے ہوئے نیلم نے کہا "جہاں تک میرا سوال ہے تو لوگوں نے مجھے اس لیے عزت دی کیونکہ میں نے عزت کو اچھالا نہیں بلکہ اپنے ہاتھ میں رکھا۔ لوگوں نے مجھے بیشک پیار کی نظر سے دیکھا لیکن ویسا پیار نہیں جس میں ایک حوس ... ہے۔ بلکہ وہ پیار جو صرف پیار ہوتا ... کا جواب تھا۔

"جب پیار کی با...

تو کیا کبھی آپ کو بھی کسی ...

کسی کے پیار کا جوا...

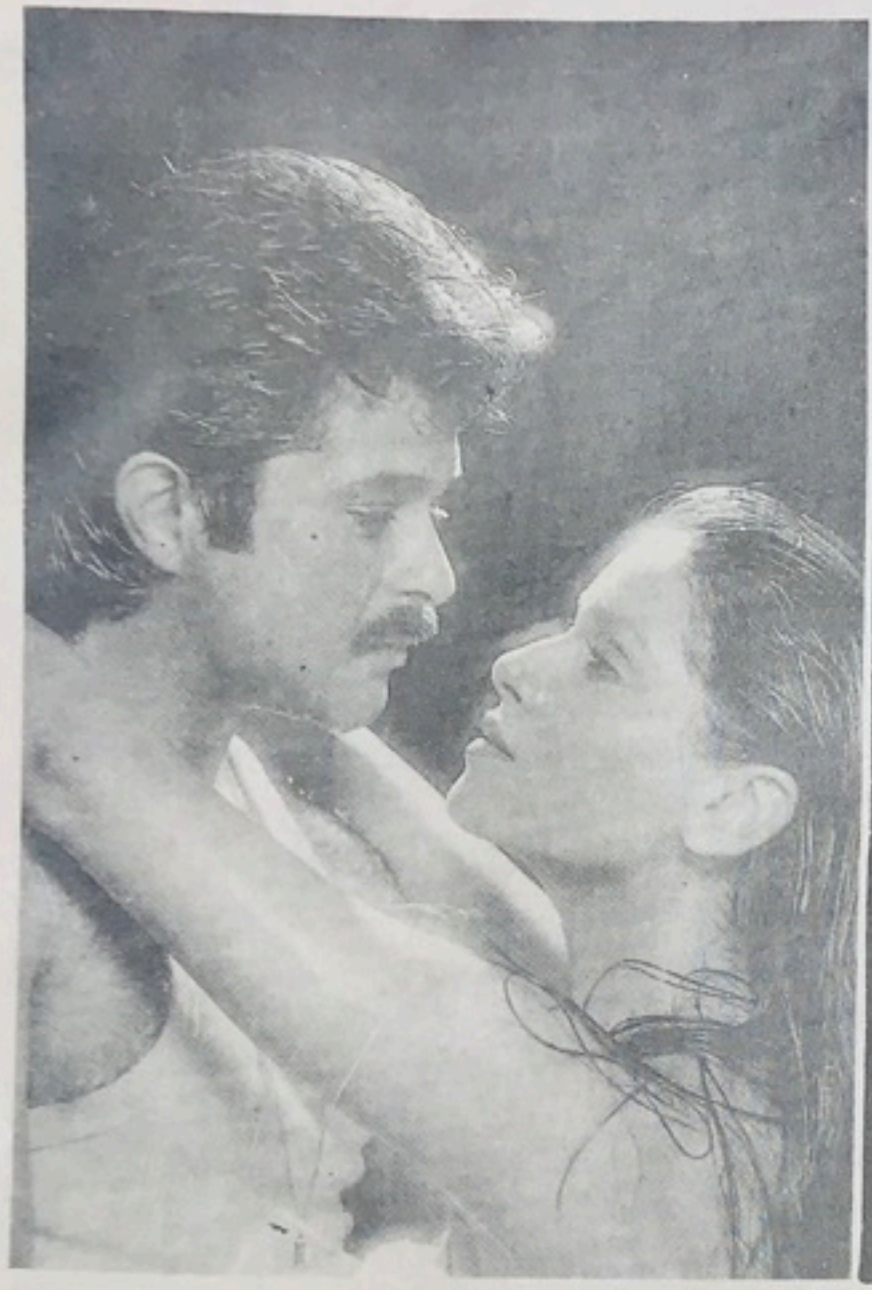

نے کچھ بتایئے؟"

"ہاں مجھے بہت سے لوگوں سے پیار ہوا ہے۔ لیکن میں نے کبھی ظاہر نہیں ہونے دیا۔ کیونکہ اس معاملے میں میں بہت ریزرو ہوں۔ ہمیں کئی بار پیار ہو سکتا ہے کیونکہ ہم انسان ہیں بہت نارمل ہیں۔ لیکن ہاں میں ایک وقت میں ایک ہی پیار کرنے میں یقین رکھتی ہوں۔" نیلم ہنس کر بولی۔

"ٹھیک ہے ایک وقت میں ایک ہی پیار کرنا چاہیے۔ لیکن فی الحال آپ اپنے پیار کے بارے میں تو بتایئے جس سے آپ کا عشق چل رہا ہے اس کے بارے میں تو سبھی جانتے ہیں کہ آپ کو دھرمیندر کے بیٹے اور سنی دیول کے چھوٹے بھائی 'بابی' سے پیار ہو گیا ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے؟"

"جی نہیں، مجھے ایک لمبا چوڑا خوبصورت لڑکا نہیں بلکہ ایک سمجھدار لڑکے کی ضرورت ہے جس دن وہ مجھے مل گیا میں بے شک نڈر ہو کر اس کے ساتھ ڈنر کرنے جاؤں گی اور اپنا جیون ساتھی بنا لوں گی۔" نیلم نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا...

"کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ ہر لڑکی کو ۲۳ سال کی عمر میں شادی کر لینی چاہیے۔ شادی کے لیے یہی عمر صحیح رہتی ہے۔ میں بھی فلم انڈسٹری میں تین چار سال رہوں گی۔ اس سے زیادہ

Shashi Kapoor with Zeenat

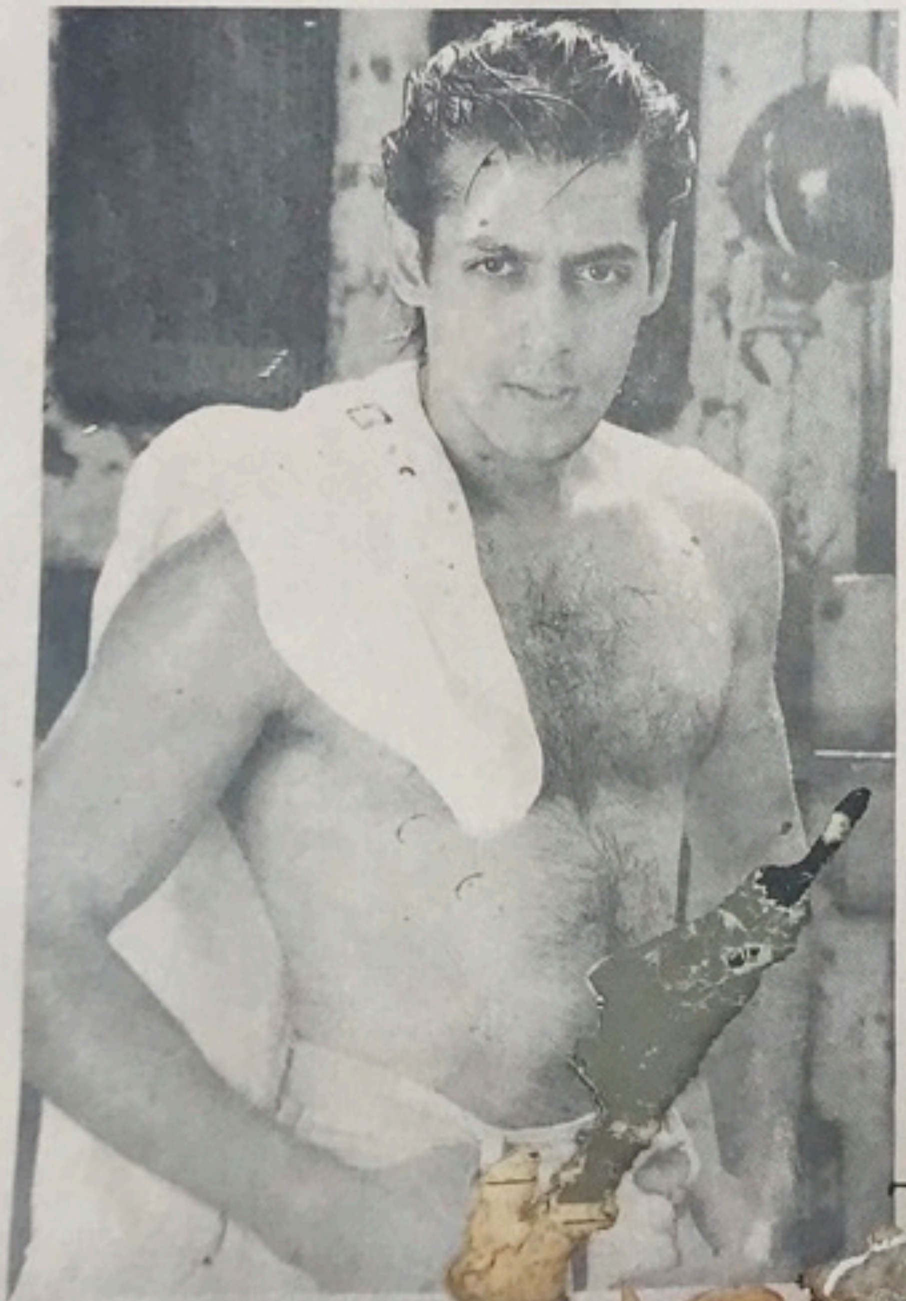

متھن چکورتی

کمی نہیں۔ فلموں سے کمائی گئی دولت میرے گھر والوں کے کسی کام میں نہیں آتی۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ فلموں کا پیسہ میرے لیے میرے جیب خرچ کے برابر ہے۔" نیلم نے کہا۔

"کہتے ہیں جو چیز انسان کو آسانی سے مل جاتی ہے وہ اس کی قدر نہیں کرتا۔ شاید آپ کے ساتھ بھی یہی بات ہے؟"

"ہاں مجھے یہ سب کچھ اچانک ہی ملا۔ بغیر مانگے ملا۔ اس معاملے میں میں شاید بہت زیادہ لکی ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ اتنی شہرت اتنی کامیابی مجھے ملے گی۔"

"فلموں میں آنے اور دولت و شہرت ہے جو آپ کو پسند نہیں کرتی اور آپ اسے پسند نہیں کرتیں؟"

"ہاں۔ میں بُرائی تو نہیں کر رہی، لیکن آپ کو ایک بات بتا رہی ہوں کہ فرح کی ایسی پرابلم ہے۔ جس کی وجہ سے وہ چڑچڑی رہتی ہے۔ اور نہ جانے میرے بارے میں کیا کیا کہتی ہے۔ پتہ نہیں اس کو مجھ سے اتنا بیر کیوں ہے۔ ایک مرتبہ اس نے مجھ سے کافی بدتمیزی کی اور کہا "انگریز کی اولاد" لیکن میں تو خاموش رہتی ہوں۔ کیا یہی کسی عورت کا بات کرنے کا طریقہ ہے عورت کو تو اپنی زبان پر قابو رکھنا چاہیے ہاں کمی کا لکراز، معاملے میں مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔ وہ اس طرح کی باتیں نہیں کرتی۔ سونم بھی اچھی ہے۔" نیلم نے کہا کہ "مجھے چالاکی سے سخت نفرت ہے۔ جس طرح لوگ کہتے ہیں منہ پر کچھ پیچھے کچھ۔ میں اس طرح کی حرکت نہیں کرتی۔" نیلم کا جواب تھا۔

کیونکہ نیلم کو فلم "خوبصورت دنیا" کی شوٹنگ کے لیے جانا تھا اس لیے میں نے ان سے اجازت چاہی اور اسی کے ساتھ ہماری بات چیت کا سلسلہ ختم

گووندا

مندا کنی کا ایک دلکش انداز

نہیں۔ اور ۲۵ سال کی عمر ہوتے ہی شادی کر لوں گی۔ میں شادی کر کے ایک بیوی اور ماں بن کر رہنا چاہتی ہوں۔ اور شاید ہر عورت کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش یہی ہے۔" نیلم نے کہا۔

"جیسا کہ آپ نے ابھی کہا کہ آپ انڈسٹری کو تین چار سال بعد چھوڑ دیں گی تو کیا اتنی آسانی سے چھوڑنا ممکن ہو سکے گا۔ اور وہ بھی ایسے وقت میں جب شہرت اور دولت آپ کے قدم چوم رہی ہے۔" میں نے سوال کیا۔

"دراصل آگے فلموں میں کام کرنے کے لیے میری کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ مجھے یہ کہنا تو نہیں چاہیے لیکن دولت کی کمی کوئی

فرانس کی تصویری جھلکیاں

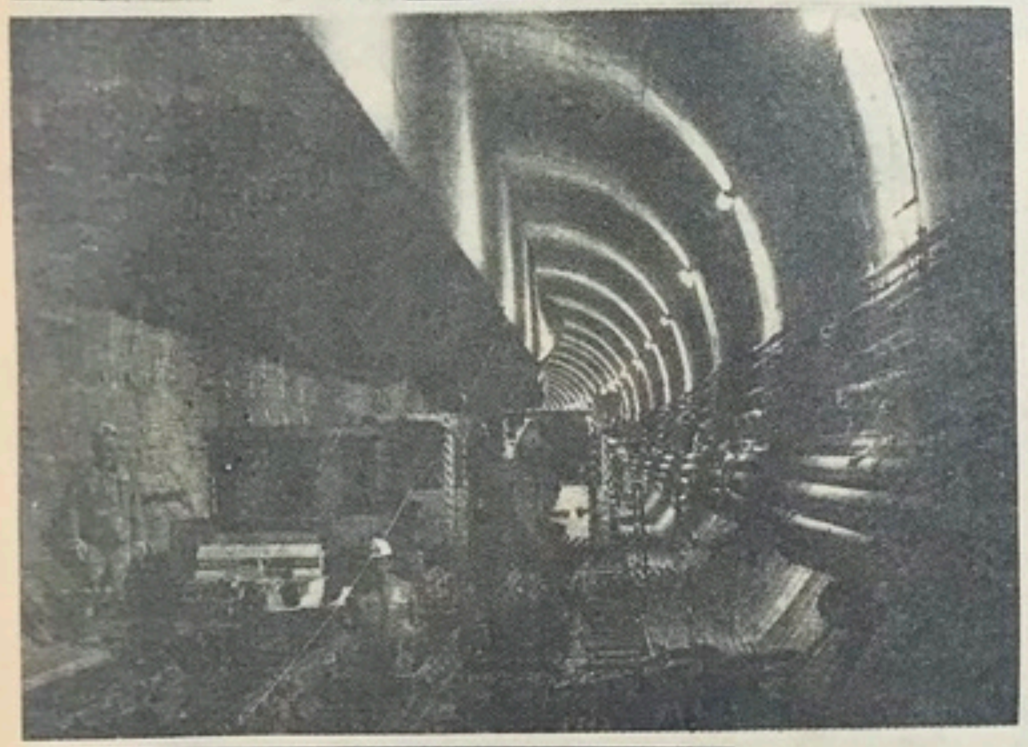

NFC

Worth its grain

Modern times are a true measure of expertise. Only the best have a chance to survive. By giving the optimum. By getting the optimum.

At NFC, we believe in that. Over the years, we have displayed an unwavering commitment to the cause of agriculture in Pakistan. To enhance the crop yield. To improve its quality. To better the lot of the farmer.

We believe that a piece of land can yield more, yield better, through a judicious use of fertilizers.

To make that possible, NFC offers expertise in shape of agronomists and other professionals who provide free advice. Our experts help the farmer in a correct evaluation of his land requirements, and also guide him in making a right choice fr[illegible] amongst various kinds of fertilizers that NFC offers.

And to make it convenient for the farmer, N[illegible] has the largest dealer network operating all over Pakistan, almost exclusively in th[illegible] Northern Areas and Azad Kashmir.

NFC is trying to reach out to the farmer. Wherever [illegible] To work in unison with him. To give him the right advice. The right fertilizer. So that h[illegible] prosper. Pakistan could prosper.

NFC Honouring a [illegible]itment

Danad

بلوچستان کے معروف سیاسی و قبائلی رہنما
میر داؤد جان المعروف خان آف قلات
سے خصوصی انٹرویو

بلوچستان کی سیاست میں قلات کے بڑے خانوں کا بہت اہم رول ہے مختلف ادوار میں گورنری اور وزارتیں ان کے گھروں کے چکر لگاتی رہتی ہیں میر داؤد جان سابق گورنر بلوچستان میر احمد یار خاں آف قلات کے صاحبزادے ہیں پسماندہ صوبے سے تعلق ہونے کے باوجود اعلیٰ تعلیم سے مستفیض ہیں روشن خیال مدبر ہمہ صفت قبائلی سردار ہیں نمود و نمائش کی بجائے سادگی اور کفایت شعاری کی زندگی گزار رہے ہیں جب ایوب خان نے اپنے اور اقتدار میں ریاستیں ختم کر دی تھی ان کے والد کو بھی خان آف قلات کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا نوجوانی کے عالم میں ہی میر داؤد جان نے اپنے والد کی بحالی کیلئے جدوجہد کی

وجہ سے والد کی جگہ میر داؤد جان خان آف قلات کے عہدے پر فائز ہوئے خان آف قلات بننے کا باوجود ایک وفادار فرماں بردار بیٹے کا ثبوت ہوئے دوبارہ اپنے والد میر احمد یار خاں کو خان آف قلات کے منصب پر بحال کرانے میں کامیاب ہوئے حالانکہ ایوب خاں چاہتے تھے میر داؤد جان خان آف قلات رہیں آپ کا یہ ایثار فرمان برداری ہماری نوجوان نسل کے لئے یقیناً مشعل راہ ہے میر احمد یار خان کی وفات کے بعد آپ دوبارہ خان آف قلات کے منصب پر [illegible] آج کل ہمہ وقت اپنے [illegible] عوام کی [illegible] میں مصروف رہتے ہیں خان صاحب کی بے شمار مصروفیات کے باوجود ان اہلیہ محترمہ جمیلہ داود صاحبہ [illegible] کیلئے ہماری مدد کی محترمہ جمیلہ داود صاحبہ کا [illegible] چلیں آپ انجمن خواتین پاک سمیت [illegible] خواتین تنظیموں کی روح رواں ہیں۔ [illegible] کی خواتین کے بہبودی کاموں میں [illegible] نظر آتی ہیں خواتین کیلئے بے [illegible]

احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس قابل ترین باہمت خاتون رہنما کی سرگرمیوں کے بارے میں آئندہ تفصیلی ذکر کریں گے۔

بات میر داؤد جان خان آف قلات کی کر رہے تھے ان کی متاثر کن شخصیت کا جادو ہے جو ایک دفعہ مل جائے انہی کا ہو جاتا ہے ہم بھی ان کی مہمان نوازی اور حسن اخلاق سے بے حد متاثر ہوئے انٹرویو کا سلسلہ شروع ہوا ہمارا پہلا سوال بلوچستان کی تازہ ترین صورت حال کا بارے میں تھا۔ خان آف قلات بڑے

بلوچستان کے خلاف سازشیں کیوں ہے

خوشگوار دوستانہ [illegible] میں مخاطب ہوئے صدیق القادری صاحب [illegible] علم لیڈر رہے ہیں ہمارے ملک کے نوجو[illegible] کا جذبہ اور ہمت ہے کہ بلوچستان [illegible] میں تشریف لائیں ہیں اپنی قلم کے [illegible] کے اصل مسائل پر آواز اٹھا رہے ہیں [illegible] کی اس [illegible] تحسین [illegible] پر مبارک باد دیتا ہوں [illegible] میں ہر طرح کے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتا ہوں۔

میرے عزیز آپ نے بلوچستان کی صورت حال کے بارے میں پوچھا ہے۔

بلوچستان کو ایک سازش کے تحت مسلسل نظر انداز کیا گیا ہے بلوچستان کی موجودہ صورت حال سے یہاں کے عوام ہرگز خوش نہیں ہیں صوبے کو حقوق نہ ملنے سے یہاں کے غریب عوام کا نقصان ہو رہا ہے تعمیراتی کام رکے ہوئے ہیں مرکز اور صوبے کی محاذ آرائی سے مفاد پرست قوتیں خوب فائدہ اٹھا رہی ہیں جس سے صوبے کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ مثال کے طور پر نصیر آباد میں سیاسی بنیادوں پر پانی بند کر دیا گیا ہے۔ اگر دیانتداری سے دیکھا جائے تو اب اکبر بگٹی بلوچستان کے منتخب وزیر اعلیٰ ہیں جو اسمبلی ممبران کے ووٹوں سے اقتدار میں آئے ہیں نواب بگٹی کسی چور دروازے سے اقتدار میں نہیں آئے بلکہ صوبے کی عوام نے ووٹوں کے ذریعے انہیں وزارت اعلیٰ کیلئے منتخب کیا ہے اسی طرح بیگم بے نظیر بھٹو بھی عوام کے ووٹوں سے وزیر اعظم منتخب ہوئیں ہیں کسی مارشل لا کے سہارے وزیر اعظم نہیں بنیں۔

تو پھر صوبے اور مرکز کی لڑائی کیسی۔ بلوچستان کو مرکز سے لاتعداد شکایات ہیں مرکز صوبے کے باپ کی حیثیت رکھتا ہے مرکز کو فراخدلی کے ساتھ بلوچستان کو

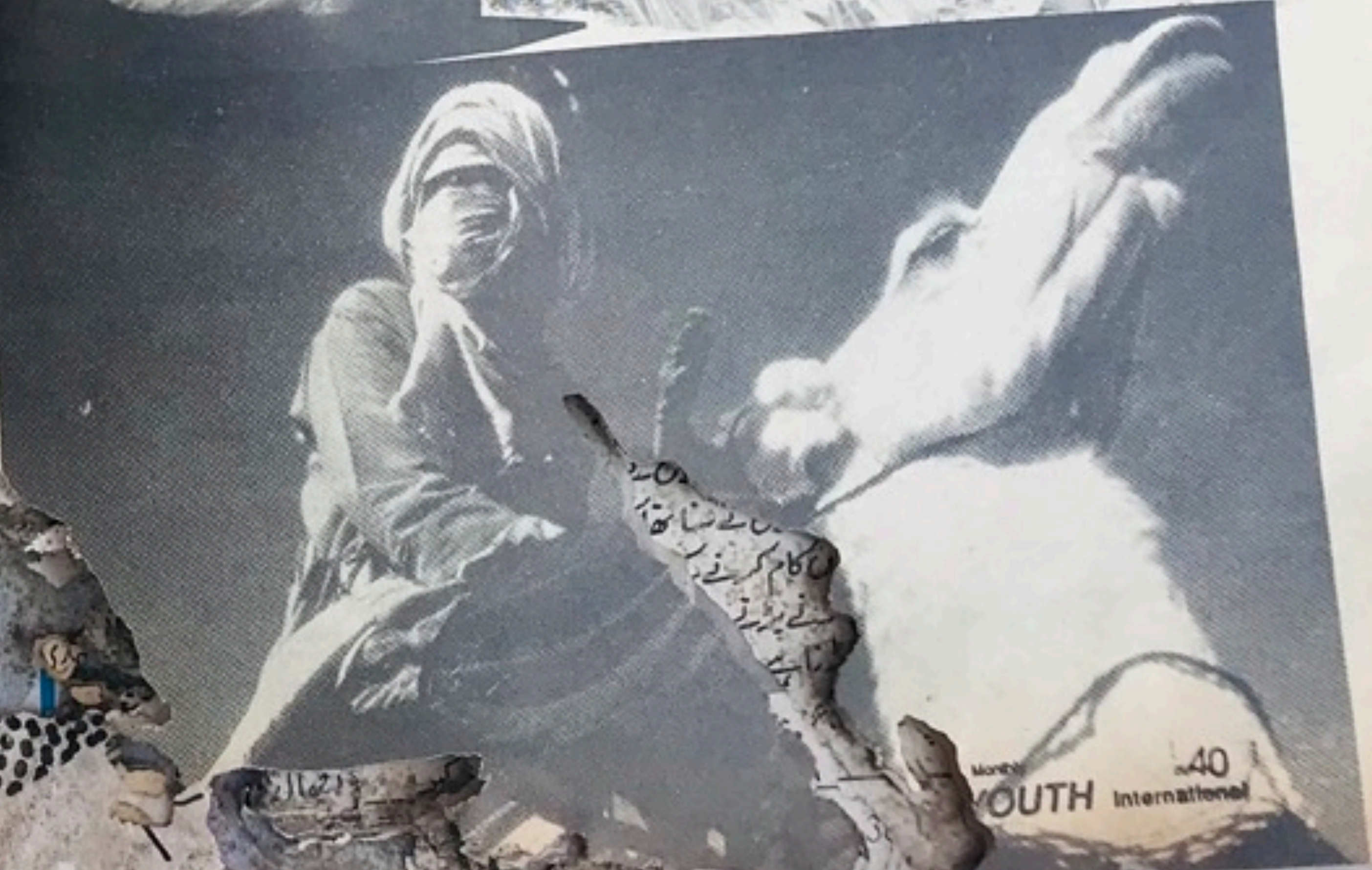

SPECIAL SUPLEMENT

حساب سے بارہ بڑی خصوصیات چنی گئیں اور اس میں شامل مختلف عناصر اتنے ہی مختلف نوعیت کے ہیں جتنے کہ مقامی سیاستدانوں کے انداز علاقائی ذرائع ابلاغ کا اثر، صنعتی نظام کی شدت، اس کا وقار، اس کا محل وقوع اور ملازمت کا معیار وغیرہ وغیرہ۔

کچھ نکات پر تمام متفق تھے۔ بہت سے علاقوں میں معیار زندگی کو ایک بڑے سرمائے کی حیثیت حاصل تھی۔ حتیٰ کہ فرانس کے گردو نواح میں بھی ایسا تھا۔ مزدوری کے معیار کی اہمیت پر بھی ہر علاقہ نے زور دیا تھا۔ فرانس کے کچھ علاقے کم سہولتیں فراہم ہونے کی شکایت کرتے ہیں بہرحال جب تمام آراء کو اکٹھا کیا جاتا ہے تو (Ile de France) جو کہ سب سے بڑا ریجن ہے اس کے سرمایہ کی حیثیت سے حجم کے اعتبار سے ذرائع آمدنی کے اعتبار سے، ملازمت کے معیار کے اعتبار سے، ترجیحی اداروں کی تعداد کے اعتبار سے اور اچھے رسل و رسائل کے انتظام کے اعتبار سے ۱۹۹۳ء کیلئے سب سے بہتر طور پر مسلح نظر آتا ہے بہ نسبت دوسرے ایجنسیز کے مثلاً Rhone-Alps، Alsace، Midi-Pyrenees

جو بھی مختلف آراء ان سرمایہ داروں کی ہوں سب نے کھلے طور پر ساتھی علاقوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش کا اعادہ کیا ہے۔ ایسی آراء اس وقت جبکہ یورپ ایک فیصلہ کن حالت اختیار کر رہا ہے بڑی خوش آئند ہیں۔

مقصد ان کی آراء جو مواقع انہوں نے علاقائیت کے فروغ کے ساتھ ایک متحدہ یورپ (Single Europe) بنانے کیلئے دیئے تھے، ان کے جاننے سے متعلق تھا۔ اس امر کو سب جانتے ہیں کہ یورپ میں جو مقابلہ کا رجحان پیدا ہو گا اس میں فرانسیسی علاقے آگے آگے ہونگے۔ اس چیلنج کے سامنے یہ علاقے مختلف فائدوں کے حصول کیلئے کوشش کرتے رہے ہیں جن میں سے چند دوسروں کی نسبت زیادہ پرکشش ہیں۔ لیکن فرانس کے سرمایہ داروں کو اس مسئلے پر اظہار خیال کرنے کا موقع بہرحال دینا چاہئے تھا کیونکہ علاقائی معاشی زندگی انہی بڑے لوگوں سے اثر انداز ہو سکتی ہے۔

ہر ریجن سے اس کی معیار زندگی اور رقبہ کے حد تک خوش کن ثابت ہوا انہوں نے اس کے مثبت پہلوؤں کو سراہا اور (Regional Institutions) علاقائی اداروں کے بارے میں بھی مثبت رائے ظاہر کی۔ اس کا آغاز انہوں نے ریجنل کونسل سے کیا جو کہ ایسے اداروں میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ میڈی پیرنس ریجن کے سرمایہ دار سب سے زیادہ اس مسئلہ میں پر اشتیاق ثابت ہوئے (یعنی ان میں سے ۷۵٪ فی صد سرمایہ داروں نے اس کے حق میں رائے دی) جبکہ اس کی دوسری حد پر لیموسین ریجن کے سرمایہ داروں نے جنہوں نے سب سے کم اشتیاق ظاہر کیا ان میں سے بھی ۷۵٪ فی صد (یعنی آدھ سے زیادہ) (Regionatism) علاقائیت کے خیال کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔

معاشی میدان کے بڑوں کا ریجنل ازم کے خیال کی تائید جیسا مثبت رویہ ان کی علاقائی انتظامیہ کے بارے میں آراء سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس طرح ریجنل کونسل معاشی سطح پر سب سے اہم فیصلہ کرنے کے ادارہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہ حیثیت بہت پرانے اداروں مثلاً جنرل کونسلز جو کہ مختلف شعبوں میں سربراہ ہیں اور میونسپل کارپوریشنیں جو کہ قوم کے انتظامات چلا رہی ہیں ان سے بھی بہتر ہے (یعنی ۱۸٪ اور ۹٪ کے مقابلے میں ۵۱٪ فی صد آراء حق میں ہیں۔

اس سروے رپورٹ کے دوسرے حصے

REPUBLIQUE FRANCAISE

AMBASSADE DE FRANCE
AU
PAKISTAN

L'AMBASSADEUR

ISLAMABAD, LE 14 Juillet 1990

پیارے پاکستانی دوستو!

السّلامُ علیکم.

آج فرانس کا قومی دن ہے.

یہ وہ دن ہے جب تاریخی انقلاب سے فرانس کے
لوگوں کو آزادی ملی.

اس سال جمہوریہ فرانس کے صدر جناب
فغانسوا مِتغاں نے پاکستان کا دورہ کیا.

فرانسیسی صدر نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر
جناب غلام اسحاق خان اور وزیر اعظم محترمہ
نظیر بھٹو سے ملاقات کی.

جمہوریہ فرانس کے صدر متراں

اس ملاقات کے بعد فرانس اور پاکستان کے
درمیان سیاسی ، اقتصادی ، تجارتی اور سائنسی
تعلّقات بہت بڑھے ہیں . اور مستقبل
اِنشااللہ اس سے بھی اچھے ہوں گے
فرانس اور پاکستان کے درمیان صِرف ایک
یا دو ارب فرانک کی تجارت ہوتی ہے لیکن
اِن دو ممالک کے پاس تجارت بڑھانے کے بہت
اِمکانات ہیں .
آج کل عالمی حالات بہت اچھے نہیں ہیں لیکن
ہمارے دو ممالک دُنیا میں سلامتی چاہتے ہیں
فرانس اور پاکستان کے درمیان بہت اچھے تعلقات
ہیں اور پاکستان کی نئی جمہوری حکومت فرانس میں
بہت مقبول ہے
آج میں بہت خوش ہوں کہ فرانس اور پاکستان
کے درمیان بہت اچھی دوستی ہے .
پاکستان زندہ باد ! پاک فرانسیسی دوستی زندہ باد
بہت شکریہ - خدا حافظ .

JEAN-PIERRE MASSET

foreign trade in the red, are energy in general, electronics, textiles and clothing, paper and cardboard, nonferrous metals, chemical products, coffee, cocoa and tropical fruit, tinned food, leather and shoes.

France's top ten suppliers are also her top ten customers. These are West Germany, Italy, Belgium/Luxemobourg, the United States, the United Kingdom, the Netherlands, Spain, Japan, Switzerland and Sweden.

The tourist industry largely contributes to attenuating the foreign trade deficit. In 1989, France received 43 million visitors who left 100 billion francs in receipts. For 1990, 45 million are expected : a record !

Numerous studies have been undertaken to analyse the fundamental reasons for the chronic adverse balance of trade. The big energy deficit is generally brought up as France is almost 100% dependent on imports for her supply of oil. But there are no doubt many other causes.

At the beginning of the year, President Francois Mitterrand showed his "impatience" at the" lack of boldness" of industrialists in exporting. Exports acknowledge that, compared to West Germany and Japan, France is above all short of good salesmen.

For this reason, the public authorities have set up a "Committee for France's Image". It is made up of 33 people who synthesize studies about products and coordinate the initiatives of economic agents. Training comes in first place among their preoccupations and various forms of action have been undertaken to create an "Export" mentality.

Industrialists are aware that a certain archaism is still present in structures and attitudes, so they are increasingly drawing inspiration from modern methods, particularly American ones and are offering their salesmen courses in order to prepare them for the tough fight of international trade which requires boldness and pugnacity to the highest degree.

SCHOOL THE TOP PRIORITY
(L'Bcole : la priorite des priorites)

Recent surveys show that school is the institution in which the French have the most confidence, even if schools, parents and teachers display their dissatisfaction now nad then, complaining of there being too many pupils to a class and calling for new premises and more teachers.

It is ture that numbers of pupils keep increasing. At the beginnning of the last school year nearly 14 million students (a quarter of the population) were received in the vaious establishments, and secondary schools (lycees) had an intake of pupils up by 85,000 on last year.

In 1985, barely 45% of young people aged 18 were still studying. In 1990, there are 60%. The French Dapartment of Education is creating more and more teaching posts with a view to having 1,250,000 teachers in 1990.

Educatio in France is free, and compulsory until the age of 16. It is divided into three periods : kindergarten from the ages of 3 to 6, then primary school till the age of 11, and then the various systems of secondary education leading to the baccalaureat (higher secondary school certificate). From 1959 to 1967, the success rate at this examination was about 60%. In 1989, it beat its record with 75.5% of pupils passing the baccalaureat. A success rate of 80% is expected before the year 2,000.

Things are moving in French education. This year saw the application of a law to guide education in a new direction. Over 170,000 primary school children had their level assessed in reading, writing and arithmethic, with the aim of giving extra tuition to those who need it. The "computer plan" is being developed and pupils are becoming familiar with micro-computers. Student-delegate concils are also spreading in schools.

In addition to state education, there is also private schooling. […] receives a grant from the State and is attended by about a quarter of school-age children. A considerable proportion of the French population feels attached to the system to the extent of demonstrating in the street, if necessary, to defend the private sector when it appeared to be threatened.

Higher education. A quarter of young people aged 20-24 continue their studies after the baccalaureat. These students, who number 1,200,000, go to university, preparatory classes for admission to the elite "grandes ecoles", or to specialized higher training etablishments.

French universities receive just over a million students. The greatest number of them are drawn to studies in Arts and Medicine, but Law and Economics also have a good following. Every year, universities award more than 100,000 diplomas and degrees.

Specialized studies, particularly in business-related subjects, are experiencing tremendous expansion. thus in university institutes of technology (IUT), in 1960, there were fewere than 8,000 people studying for a diploma in higher technical studies. Today, there are 130,000. In commercial studies, there are nearly 30,000 students now, whereas in 1960, there were only 5,000.

In the European Community, France comes in first place for receiving foreign students. The latest figures known are 132,000 in 1986, that is to say 13% of the total.

As can be seen, school and education are the top priority in France. Moreover, the state budget devotes its biggest share to it : 20% in 1990.

(*) Alain Kimmel : "Vous avez d[…] France ?" published by Hachette.

پاک فرانس تجارتی تعلقات

پاکستان کے فرانس کے ساتھ دوستانہ اور معاشی روابط کافی مستحکم ہیں۔ یہ روابط گذشتہ کئی سالوں کے ساتھ بڑھے ہیں یہ تعلقات زیادہ تر بیرونی تجارت، بیرونی امداد اور نجی شعبہ میں سرمایہ کاری سے متعلق ہیں خصوصاً فرانس کے ساتھ درآمدات اور برآمدات میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ گوکہ موجودہ حالات میں فرانس پاک تجارت غیر متوازن ہے اور فرانس کے حق میں ہے لیکن اس کے باوجود مستقبل میں مختلف شعبوں میں برآمدات کے روشن مواقع موجود ہیں۔

برآمدات کے میدان میں جو بڑی اشیاء ۸۹-۱۹۸۸ء کے مالی سال میں شامل تھیں ان میں ریڈی میڈ گارمنٹس، اشیائے چمڑہ، قالین اور دریاں، بنا ہوا کپڑا، تولیہ جات اور کاٹن کی مصنوعات مجموعی برآمدات کا ۷۵٪ ہیں جو کہ فرانس کو کی گئیں۔ حکومت پاکستان بھی اس کے فروغ کے لئے کوششیں کرتی رہی ہے جس میں برآمدات کی پالیسی اہم مقام رکھتی ہے، صنعتی خام مال کی درآمد

"بقیہ صفحہ نمبر 28 پر"

sector has a sailing staff of 12,530 and a sedentary staff of 6,500. 210 million tonnes of goods are imported and 75 million tonnes exported by this means of transport. The traffic is carried out by about forty ports the most important ones being Mareilles, Le Havre, Dunkirik, Nantes - Saint - Nazaire, Rouen and Calais.

Compared to Benelux or West Germany, transport on the waterways in France is mediocre. This is due to the lack of wide gauge waterways (2,000 kilometres of canals) and the decrepit installations. But there is a renewal of activity in this area and traffic which, in 1955, amounted to 50 million tonnes of goods, today exceeds 80 million tonnes thanks to a big works programme with a wide gauge link between the Mediterranean and the North Sea and work on the Rhine and the Moselle, etc.

AGRICULTURE 1990 : A COMPUTER ON THE FARM
(Agriculture 90 : 1' ordinateur a la ferme)

The peasant, dressed in rags and bending over the soil as discovered by the Englsih traveller Arthur Young in the French countryside in 1789, is a thing of the distant past. The same applies to the "forgotten people" evoked by Balzac last century. He has been replaced by a new breed of peasant : farmers whose businesses are often run by computers and who read statistics about green Europe and studies on deficiency payments, instead of "La Veillee des Chaumieres" (Cottage evenings).

The silent revolution, which has transformed life on the land, gathered pace after the last war. In 1850, agricultural workers accounted for 64% of the working population. Today, they only represent 7% Whereas in 1940, a peasant provided for the needs of a dozen of his fellow countrymen, a farmer today feeds about thirty people.

Since 1945, the productivity of agriculture has increased faster than that of industry. In fact, farmers produce far more than is needed for the subsistence of the French. So, their major problem is to find other outlets for their surplus, and, as all Common Market countries

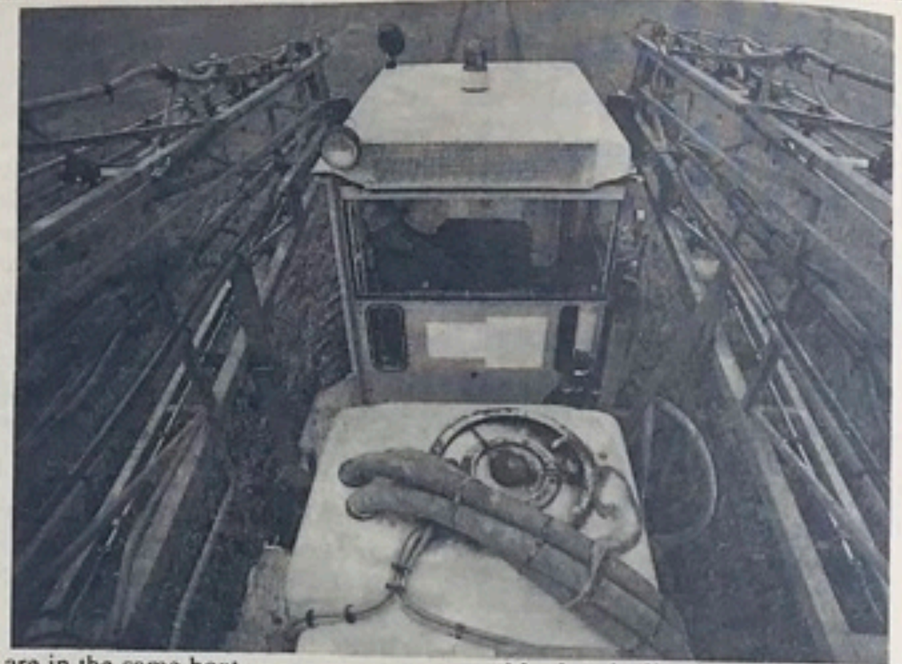

are in the same boat ...

90%of the French territory is farmed. Arable land accounts for 33.3%, pastures 211.4%, vines and orchards 2.3% woods and forests 26.7% and fallow land 5%. France is the major agricultural power in the Common Market. It comes top for the production of wheat, wine, sugar, barley and beef.

The system of agricultural farming perpetuated in France is dominated by the smalholding. There are nearly a million such farms with an average area of 29 hectares. There is a tendency for these smallholdings to group together into cooperatives in order to buy a tractor to share, seeds or fertilizer at a wholesale price, etc. According to experts, in the year 2,000, there will only be 650,000 farms left, 360,000 of which will be full-time and 300,000 part-time.

Nowadays, French peasants have acquired the same economic and social standing as their fellow-countrymen. But, for all that, there is often a spectacular difference between categories. There is as much difference between a big-scale ssugarbeet producer in the North and amixed-farming peasant in the south of France, as between a top executive and a worker paid the minium wage.

In the last few decades, there has been a second agricultural revolution with mechanization (the total number of tractors has grown from 35,000 in 1939 to more than 1,500,000 tod- with chemicalization (nearly 6 million tonnes of fertilizer are spead every year) and, above all, with biological growing and livesock-breeding.

This is the work of researchers with a world-wide reputation, particularly those at the National Agronomic Research Institute (INRA), whose work contributes to improving strains of plants (for instance with the introduction of hybrid maize, the creation of a new variety of wheat (the Choisy star), growing grass, etc.). These scientists also improve methods of livestock-breeding by using the progress of genetics, Articifical insemination, which is practised in about a hundred centres, now concerns most of the cattle stock (21,500,000 head).

The food processing industry, which is either an extensin o[illegible] agriculture or a section of industr[illegible] depending on these case, holds a[illegible] increasingly important position in the national economy, It is characterized by diversity : products of flour-milli[illegible] pasta, sugars, health foods, animal fe[illegible] etc.

More than 4,000 firms wit[illegible] of more than ten are involv[illegible] sector which has a total m[illegible] 400,000 people. BSN, [illegible] Lesier, etc. are groups [illegible] competition has to rec[illegible] turnover of the f[illegible] industry, which is nea[illegible] francs, presents a surp[illegible]

of 23,5 billion francs, one of the highest in French foreign trade.

Agriculture benefits from constant support from the State. Of all the countries in the EEC, France gives the most subsidies to her farmers. This sometimes leads to some complaints from Brussels.

A NEW BOOST FOR RESEARCH
(La Recherche : un nouvel elan)

With 315,000 people, including 130,000 researchers, reserach in France has a great potential. The budget devoted to research in 1990 amounts to 2.38 of the gross domestic product.

Its finest show-piece is the National Scientific Reserach Centre (CNRS), created fifty years ago. Its purpose is to develop, direct and coordinate all kinds of research. The CNRS has more than 1,300 laboratories employing 27,000 researchers.

Other big research centres include the National Agronomic Institute (INRA), the National Health and Medical Research Institute (INSERM), the National Telecommunications Studies Centre (CNET), the National Space Studies Research Centre (CNES), the Atomic Energy Commission (CEA), the Pasteur Institute (vaccines) and the Gustave Roussy and Curie Institutes (cancer).

The main trends in French research policy are aimed at : -giving value to [illegible]ientific and technical achievements, [illegible]rticularly in the areas of data-[illegible]rocessing, communication, space and [illegible]microbiology.-developing research [illegible]hich will have repercussions on the [illegible]nomy and the needs of society : [illegible]ergy, genetics, biology. -intensifying [illegible]peration between physicists, [illegible]ists and engineers, particularly in [illegible] new materials.

[illegible] research aims to be [illegible]pen to the outside world. [illegible]odernizing the CNRS, [illegible]st year, provides, for [illegible]ded diversification in [illegible]ng in partnership, by [illegible] universities and firms, but also foreign countries.

A few examples include :

The fight against AIDS : on France's initiative, a certain number of countries have agreed to setting up a network for exchanging information. Researchers at INSERM are involved in collaborating with their opposite numbers in West Germany and Great Britain, particularly in trying to find anti-viral agents.

The technological EUREKA programme, launched by France in 1985m now extends beyond the framework of the EEC. France is taking part in 127 projects aimed at designing the industrial products and processes of the next millenium.

French researchers are involved in several world programmes concerning the environment. In 1989, the "planet Earth" conference was held in paris. 180 scientists of 40 different nationalities proposed setting up a World Observatory of the Globe and launching an international programme for defending the environment.

Polar research. With Australia's agreement, France is going to build a permanent scientific station in the heart of Antarctica (South Pole). Named "Dome C", this base will be set up at an altitude of 3,000 metres, 1,000 kilometres from the coast. It will enable researchers to examine the "ice archives" by taking core samples several thousand metres deep. Scientists will be able to read the history of climates (and pollution) in them, over a period of 500,000 years, Dome C will be situated beneath the famous hole in the ozone layer, whcse development will be followed more easily.

Space. "France is meeting her commitments within the European Space Agency by developing the programme for the Ariane 5 launcher, carrying out feasibility tests for the Hermes space plane and taking part in the orbital infrastrusture of Columbus. In July 1989, the prime Minister announced the construction of the Spot 4 satellite, intended for observing the earth, of which it will provide high resolution pictures.

FOREIGN TRADE : SUSTAINED EFFORT AND CONTINUOUS IMPROVEMENT
(Commerce exterieur : un effort poursuivi, des ameliorations continues)

France is the fourth country in the world for exports, after West Germany, the United States and Japan. However, she imports more than she exports and, therefore, she has a chronic deficit in her foreign trade.

However, if one considers the extreme figures of the last ten years (a deficit of 93 billion francs in 1982 and a surplus of 0.5 billion francs in 1986), the situation appears to be slowly improving. In 1989, the defict amounted to 44 billion francs, that is to say 0.7% of the Gross Domestic Product (GDP).

In 1990, this trend towards improvement is becoming clearer. For the first four months, the average monthly deficit is around 1.6 billion francs, making it possible to predict an annual deficit limited to 20 billion francs.

For the first time since June 1979, in March 1990 France recorded a surplus in her trade with the E.E.C. (+ 53 million francs). Although it is minimal, it could be the harbinger of a coming brighter situation. The sharply falling deficit to West Germany is, for a large part, compenasated for by the positive balance with Great Britain.

The strong demand from France's German and British neighbours, as well as the recovery of the French currency, are at the origin of this improvement. Between the first quarter of 1990 and the equivalent period in 1989, the franc, which rose by 9.5% against the dollar, has improved its position in the European Monetary System.

The positive areas, which bring France a surplus in her balance of trade, are cereals, wines and spirits, automobiles, cycles and spare parts, perfumes, diary products, drinks alcohol and tobacco, aeronautics, oilseeds, iron and steel products and pharmaceuticals.

The negative areas, which keep

فرانسیسی ادب اور حقائق زندگی

ترجمہ = محمد وسیم

منوئیت کی بیکٹ یا ٹریجڈی آف لوسیڈیٹی'
جین مرک ڈیپواج کا تبصرہ بیکٹ کے زندگی آخرکار اختتام کو پہنچ گئی وہ تو موت کا انتظار 'بغیر کسی جذبے کے بغیر کسی ویشانہ آس امید کے بلکہ کبھی نہ بھلائی جا سکنے والی ظاہر چیز کی طرح کسی شعوری دھند لکے کے بغیر' بڑے عرصہ سے کر رہا تھا شاید اس کا یہ انتظار اس کے جنم دن اور پھر آنے والے ہر دن سے تھا اور یہ انتظار آخرکار اس کے بدن کے سرد ہو جانے پر ختم ہوا اور اس طرح بیکٹ کی زندگی کا باب ...ے اختتام کو پہنچ گیا۔

is never There is nothing mor...

...؟" ایڈیشن ڈی منوئیت کے ایک ناول Malone میں سے ہے۔ جس میں ... مرجاتا ہے گو کہ دوسرے لوگ شاید

ہے" زندگی اور موت کا مفہوم بے معنی ہے" انسان ہر لمحہ مرنے کے عمل سے گذر رہا ہے اور یہ عمل زندگی کی نموداری کے پہلے لمحے سے شروع ہو جاتا ہے زندہ رہنا تو ہوتا ہی مرنے کے لئے ہے۔ زندگی میں جو صرف ایک حقیقت ایک یقینی بات اور ایک سچائی ہے وہ موت ہے اور اس کے علاوہ تمام بے حیثیت ہے۔ پھر انسان کو کیا کرنا چاہئے؟ کچھ نہیں۔ کیا کہنا چاہئے؟ کچھ بھی نہیں۔ لیکن ایسا نہیں کچھ نہیں کچھ نہ ہونے سے زیادہ حقیقی ہے 'انداز' الفاظ اور جذبات اس حقیقت کے سامنے بے وقت ہیں۔ کھوکھلے دکھائی دیتے ہیں الفاظ دکھائی دینے کی چیز ہیں۔

لیکن اس خالی پن کو جانتے ہوئے بھی ہم گھومتے پھرتے ہیں 'گپ شپ کرتے ہیں' واقعات یاد کرتے ہیں 'بحث و مباحثے کرتے ہیں اور پھر دوست بناتے ہیں۔ " ٹھیک ہے تو ایک دوسرے پر آوازیں کسیں (گالی گلوچ کریں۔ خاموشی اختیار کریں) آؤ اب دوست بن جائیں " جو بات اس میں

SPECIAL SUPLEMENT

served as a setting. Some 1, 200 workmen fitted out the area into an enormous amphitheatre. But it was' soon realizedthat there were not enough of them to be able to manage the task and the parisians came to give a hand.

Everybody set to work with shovels and picks. A witness described the extraordinary event : "The courtesan and the frail woman fill up the wheelbarrow covered in garlands of flowers which will be pushed by a prelate, an abbot and a monk. A nun next to a dancer from the Opera, the duchess and the marchioness mingling with the fishwives. Magistrates and actors join forces with coalmen". To the sound of bands supporting the workers' ardour.

The big day came. Only the sun was not festive. A downpour fell on the procession of 100,000 federates who had come from the pyrenees or the depths of Brittany. They gathered together on the site of the former Bastille, and reached the Champs de Mars over a bridge which had been built across the Seine in three days and was covered in flowers. As an evocation of ancient memories of Sparta, a battalion of children preceded the procession and a group of old men followed it.

In spite of the rain, people gave free rein to joy and enthusiasm. The King and the President of the Assembly were installed on a dais in front of the Military Academy. The altar to the motherland rose in the middle of the square.

Forty cannons fired their salutes. The musicians, 1,200 in all, played their violins, fifes, drums and trumpets. Standards and banners fluttered in the wind. The representaives of the legislative power ...d the executive power, symbols of ... new-found unity of the Nation by ...race of the Constitution, were ...d with loud cheering.

...ence fell when, with a ...tep, Talleyrand, the Lord ...of Autun, went up the steps ...altar to celebrate mass 200 priests wearing white albs and tricolour sashes.

When the mass was over, La Fayette, the commander of the National Guard, stepped up to the altar of the motherland and, in the name of all, uttered the civic oath to the Constitution. The rain stopped and the sky brightened up. The swords sparkled. The general, the army and the deputies all together shouted : "I swear", to the ovation of some 500,000 spectators.

TRANSPORT : ON THE WAY TO THE YEAR 2,000
(Les Transports : en route vers l'an 2000)

A high speed train (TGV) streaming across the countryside at 515.3 kilometres an hour and, on 18th May 1990, once again breaking the absolute world record for rail speed, which it already held, is the symbol of the excellence of French transport policy.

Transport of the year 2,000, which is the main branch of the Services with a staff of 500,000 (5% of the active population), benefits from an investment of 1,000 billion francs of public capital over ten years : 300 billion francs for roads, 350 for local thoroughfares, 75 for urban transport and the same amount for the Channel Tunnel. Nearly 150 billion francs will go to railways, 50 to waterways and 35 to air transport.

The French remain very attached to their motorcars. There are some 27.3 vehicles on the roads including 23 million private cars. Francs comes in fourth place after the United States, Japan and West Germany. The road network, which has many branches, is the densest in the world with 1,500,000 kilometres of roads : 28,000 kilometres of national ("A" standard) roads including 6,000 kilometres of motorway (11,300kilometres are planned for the year 2,000).

But the railways have not been ousted by planes or cars. On the contrary, they are experiencing a new boost. Every day, 13,000 trains run on the network made up of 36,000 kilometres of lines of the French national railway company (SNF). It employs 210,000 people and, every year, carries 800 million travellers and 140,000 tonnes of goods.

The TGV, a technological and commercial success, acknowledged abroad, puts Paris four and a half hours away from Marseilles. Soon Bordeaux will only be three hours away from the capital. The TGV already serves more than 25% of all railway traffic.

France is the homeland of famous pioneers in aviation and she holds a choice position in Air Transport. Faced with competition from gigantic American companies and expanding Asian companies, it has to undergo reorganisation in order to meet the callenge. An example of this is the reorganisation in order to meet the challenge. An example of this is the merger between Air Francs, Air Inter and U.T.A., which took place in early 1990.

On international lines, Air France, the national company, has a turnover of 32 billion francs and carries 15 million passengers and 670,000 million tonnes of freight. It employs 37,000 people in its 210 stopovers i 79 countries. Its fleet has 113 aircraft including 7 Concordes and 35 Boeing 747s.

Air Inter has so far only had a metropolitan vocation. Its turnover amounts to 75 billion francs. It has a staff of 8,830 and 52 aircraft including about thirty Airbuses. UTA (Union des Transports Internationaux), a private company with a turnover of 6.2 billion francs, serves 43 stopovers in 36 countries and has a fleet of 13 aircraft including 7 boeing 747s.

The Merchant Navy is experiencing some problems owing to the fall in world traffic (particularly oil transport), the sharp rise in running costs and increasingly stiff competition from foreign shipping companies with lower costs. In 1978, there was a gross registered tonngage of 12 million tonnes, but today it only amounts to 4.1 million. The fleet consists of some 800 vessels belonging to 47 companies.

The turnover of the merchant navy amounts to 15 billion francs. The

enough of them to be able to manage the task and the parisians came to give a hand.

Everybody set to work with shovels and picks. A witness described the extraordinary event : "The courtesan and the frail woman fill up the wheelbarrow covered in garlands of flowers which will be pushed by a prelate, an abbot and a monk. A nun next to a dancer from the Opera, the duchess and the marchioness mingling with the fishwives. Magistrates and actors join forces with coalmen". To the sound of bands supporting the workers' ardour.

The big day came. Only the sun was not festive. A downpour fell on the procession of 100,000 federates who had come from the pyrenees or the depths of Brittany. They gathered together on the site of the former Bastille, and reached the Champs de Mars over a bridge which had been built across the Seine in three days and was covered in flowers. As an evocation of ancient memories of Sparta, a battalion of children preceded the procession and a group of old men followed it.

In spite of the rain, people gave free rein to joy and enthusiasm. The King and the President of the Assembly were installed on a dais in front of the Military Academy. The altar to the motherland rose in the middle of the square.

Forty cannons fired their salutes. The musicians, 1,200 in all, played their violins, fifes, drums and trumpets. Standards and banners fluttered in the wind. The representaives of the legislative power and the executive power, symbols of the new-found unity of the Nation by the grace of the Constitution, were greeted with loud cheering.

Silence fell when, with a limping step, Talleyrand, the Lord Bishop of Autun, went up the steps of the altar to celebrate mass surrounded by two other bishops and 200 priests wearing white albs and tricolour sashes.

When the mass was over, La Fayette, the commander of the National Guard, stepped up to the altar of the motherland and, in the name of all, uttered the civic oath to the Constitution. The rain stopped and the sky brightened up. The swords sparkled. The general, the army and the deputies all together shouted : "I swear", to the ovation of some 500,000 spectators.

Standing with his hand stretched out towards the altar, the King, representing the executive power, in turn took the oath to employ his power to maintain the Constitution.

These were moving, fleeting moments, when brotherhood and a love of the public wellbeing swelled hearts, and when the Nation, gathered together, greeted the birth of a new era,one of democracy, that is to say of Freedom.

The event was worthily celebrated with widespread rejoicing and for three days and three nights people sang and danced and paris was

n JULY 1790 : THE FETE OF THE FEDERATION

France's national feastday of 14th July is often known abroad as "Bastille Day" in memory of the storming of the famous prison-fortress, the symbol of absolutism, in 1789.

But when, at the beginning of the 3rd Republic, the deputies instituted the 14th July as the French National Feastday, by a decree on 6th July 1880 at the instigation of Gambetta, president of the Chamber, they were also, and above all, referring to 14th July 1790, the day known as the "Fete of the Federation", which is indeed a unique day in French history as it marks the birth of democracy in this country.

One might remember that during the Bicentenary celebrations last year and particularly in the famous parade on 14th July, organized by Jean-Paul Goude and the Bicentenary Mission, this Fete of the Federation was, above all, evoked as symbolizing the adherence to the ideals of democracy.

Moreover, that is the full meaning of that strange word "Federation". In fact, in 1790, a phenomenon, which had never been seen in the whole history of France, came to pass.

The Bastille had been stormed in July 1789 but this fact could have been taken for a "revolt" and not yet for a "revolution". However, between July 1789 and July 1790, everything changed, with the abolishment of Privileges on 4th August 89, the Declaration of rights on 26th August and, for the first time, the preparation of a Constitution founded on the primacy of the deputies, that is to say the citizens, over the executive power (the King, at the time) and the absolute primacy of the Law voted by those same deputies representing all of the people. It was thus the creation of modern democracy and a "state ruled by law".

In order to defend these new principles, a general movement of "federation" of all citizens, wishing to support the new principles, suddenly spontaneously sprang up somehow at the beeginning of 1790. This union was sanctioned by an oath. At that time, the movement reached all groups of society (villages, guilds, regiments, etc.) and all the teographic areas of the country, even the most remote (including the Marseilles Federates whose rallying song became the French national anthem, the "Marseillaise").

As this movement took on the proportions of a tidal wave, the deputies decided to organize a huge meeting of all the "federations" for 14th July 1790 in Paris, and this gathering was naturally given the name of "Fete of the Federation".

This event was a prodigious moment in the history of France as it consecrated the Fraternity and Faith of a whole nation in the new democratic order founded on a "sacred" text, th[illegible] Constitution. "It was the marriage [illegible] France with France", Michelet wa[illegible] write.

The Champs de Mars, spre[illegible] out on the left bank of the [illegible] (w[illegible]

SPECIAL SUPLEMENT

موت کا دِن جنم دِن سے بہتر ہے

نوٹ کرنے کی ہے وہ یہ کہ وقت کتنی جلدی سے گذرتا ہے جب ہم خوشی منا رہے ہوں "حقیقت میں ہم کو وقت گذارنا ہے وقت پورا کرنا ہے اور یہی تو زندگی کا حقیقی مفہوم ہے۔ ہم ہنس دیتے ہیں، اگر ایسا کر سکیں تو، اس جھوٹ پر اور اپنی بدقسمتی پر اور تمام بدقسمتیوں پر۔

دیکھیں "Endgame" میں Nell کیا کہتا ہے؟ "کوئی چیز بھی بدقسمتی سے زیادہ مزاحیہ نہیں میں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں لیکن ...." "Nag" نے جب اس لڑکی کو چھیڑا، جس کا بعد میں سکینڈل بنا، اس نے کچھ برا نہ منایا "بالکل صحیح یہی چیز ہے جو سب سے مزاح کن ہے اس دنیا میں" بیکٹ کا مزاح ہمیں اس شخص کی یاد دلاتا ہے جسے عمر قید کی سزا ہو گئی ہو، جس کا فرائڈ نے لکھا ہے، اور وہ شخص سوموار کی صبح جس دن اسے پھانسی دی جانی تھی اس طرح گویا ہوا "یہ اس ہفتے کا اچھا آغاز ہے" لیکن بیکٹ کو بعد میں اپنے مزاح سے نجات حاصل کرنا تھی، اس وجہ سے نہیں کہ اپنے المیہ کو مزید رنجیدہ بنائے بلکہ اسے ایک فضول چیز سمجھ کر جس کے بغیر بھی گذارا ہو سکے جو کہ ایک پرانی چیز کی طرح ہو جو کہ آخر کار بوریت اور تھکاوٹ پیدا کرنے والی بن جائے۔ اسی بدقسمتی کے مضمون پر Nell یوں کہتا ہے "ہم اس پر ہنستے ہیں اور کھلکھلا کر ہنستے ہیں اس کی شروعات پر لیکن یہ ہمیشہ ایک ہی جیسی ہوتی ہے۔ ہاں یہ ایک ایسا چٹکلا ہے جو ہم بار بار سن چکے ہیں اور ہر دفعہ اچھا لگتا ہے لیکن ہم بعد میں ہنستے ہیں" "ہر بات تھکا دینے والی ہے" یہ بات بائبل میں بھی Ecclesiasticus کے باب میں درج ہیں اور یہ بھی کہ "موت کا دن جنم دن سے بہتر ہے۔

بولیئر کہتا ہے "زندہ رہنا بھی ایک بیماری ہے" سیموئیل بیکٹ کی تمام تصانیف وہ ڈراموں کی شکل میں ہیں یا نثر میں فرانسیسی ہیں یا انگریزی میں یا دیگر زبانوں کے ترجمے اس آئرش فرانس مقیم مصنف کی ہر تصنیف اسی خیال کا اعادہ کرتی ہے۔ بوڈلیئر کے ہاں زندہ رہنے کا درد ایسے وقت کے رستے کا ڈر ہے جس سے ہر ایک کو گذرنا ہے۔ بیکٹ کی نظر میں حال ناقابل برداشت ہے کیونکہ زندگی کا ہر لمحہ اپنے فانی ہونے کا اظہار کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ مستقبل کا کوئی وجود نہیں۔ موت ہر مستقبل اور کیریئر سے متعلق خیال سے باز کرتی ہے۔ ماضی پہلے ہی رہائی پا چکا اور ماضی میں جس بات سے سکون ہے وہ یہ ہے کہ اب اسے مزید زندہ نہیں رہنا۔ اس بات سے کوئی بھی دامن نہیں کہ ماضی خوبصورت ہے۔

انسان ماضی کی یادوں میں کھو جاتا ہے۔ میلون کو سنیں کیا کہتا ہے۔ "غاروں میں جہاں میں خوش تھا یا پھر چٹانوں کے سائے میں" ساحلی ریت پر بیٹھے ہوئے جہاں اردگرد سمندری نباتات کی خوشبو، اور نم چٹان پر ہوا شور اور ہوائی تیز لہریں میرے بدن سے ٹکراتی سمندری جھاگ کے ساتھ یا پھر ساحل پر آہیں بھرتی اور چھوٹے چھوٹے پتھر کے ٹکڑوں کو ساتھ لئے ہوئے نہیں۔ خوش نہیں تھا۔ میں کبھی ایسا نہ تھا۔ "happy.I was never that" "No not" ماضی کی یادیں ایک چھاننے کے جال کی مانند ہیں جو کہ انسان کو خوش فہمی عطا کرتی ہے اور خوشی تو اپنے آپ میں ایک وہمہ ہے کیونکہ یہ تو خود ماضی کا جھونکا ہے۔ یہ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح گذشتہ کل خوبصورت دن تمام دوسرے دنوں کی طرح جس میں انسان جیتے مرتے ہیں بدنما مسخروں کی طرح نا سمجھوں کی طرح کوڑے کرکٹ کے سے۔ مردوں کے سے، ہوائی شور جس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ وجود کا احساس دلانے والے تمام جال، یہ تمام تضحیک اور تمسخر میں بدل دینے کے قابل ہیں۔

اور یہ تضحیک اور تمسخر جو زندگی کو ایک تخیلاتی کہانی نما دکھاتا ہے جہاں تمام علم ہوا کے جھونکے کی طرح ہے جہاں تمام دکھاوا ہے جو کہ ایک سوچے سمجھے انداز میں تمام امیدوں کو ختم کر دیتا [illegible] امیدیں بے حسی میں تبدیل ہوتے ہوئے [illegible] الذہن بنا دیتا ہے اور صرف الفاظ میں زندہ [illegible] پھر جملیاتی شاعری کسی زبان میں جو [illegible] کی خاص چیخ و پکار ہے کسی شخص کی [illegible]

LEADER IN CONTRACTING

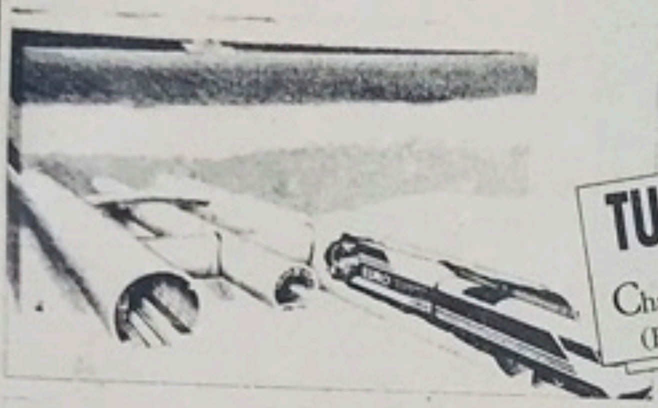

TUNNELS

Channel Tunnel (France - UK)

Leader in large diameter bored tunnels (over 200 km).

AIRPORTS

Jakarta International Airport (Indonesia)

Leader in Airport construction (5 international airports turnkey).

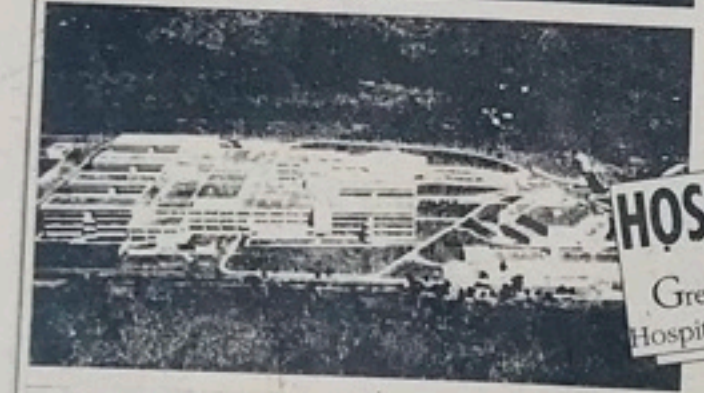

HOSPITALS

Great National Hospital (Paraguay)

Leader in Hospital construction (over 50 000 beds turnkey).

TOWERS

Telecommunication Tower (Kuweit)

Leader in High Rise construction (more than 25 buildings from 111m to 371m high).

SOGEA

SOGEA is the main subsidiary of SOCIETE GENERALE D'ENTREPRISES SGE / the EUROPEAN CONTRACTING LEADER

SOGEA - international division
Tour American International
34, place de Corolles - Cedex 55 - 92079 Paris la Défense - FRANCE
Tél. : 47 52 40 00 - Fax : 47 78 08 74

GROUPE SGE

The electronics industries group together manufacturers of professional materials (telephone, telegraph, radiology, electronic tubes, components, semi-conductors, etc.) and material for the general public (radio receivers, televisions, sound and picture recording and reproducing equipment, etc.)

In 1990, this ector is expected to increase by 3%. Its growth comes from the damand for new products and the development of new telecommunications techniques, such as telephone equipment (+ 6% in 1990). All this is to the advantage of firms such as Alcatel, Sagem, Matra and Thomson.

The latter firm has gone into partnership with the Dutch firm Philips to devote 20 billion francs to research on high-definition television, in the framework of the European "Eureka" Project. Rita, a sophistricated telecommunications system equipping the American army, is the child of engineers at Thomson. The spectacular success of the Minitel teletext system, a kind of interactive home computer, should also be pointed out. It is now found in 63% of French homes, placing Frnance top in the world in this domain.

The French arms industry eimplys 300,000 people. For France, which is th third biggest exporter after the Soviet Union and th eUnited States, it accounts for 5% of her total exports.

An overview of France's nigh-tech industries would be incomplete without a reference to "green industries", which, through their technologies and products, aim to protect the antural environment. This is a fully developing sector with a future whose turnover in 1988 (the last known figure) amounted to 77 billion frances nearly 2% of the Gross Domestic Product.

Of the 4 billion francs allocated to automobile industry, for the 1990- period, (a third of which is financed by the government), a ...rt will be spent on developing a ...gine. Another sum of money ...for transport in general is to ...saving energy and reducing ...emissions in the atmosphere. ..., it has been claculated that an improvement in the 30,000 traffic-light signals at crossroads would make it possible to save 450,000 oil-equivalent tonnes of energy every year and to heat 200,000 homes.

A few of the numerous creations of the Ecology-Industry include mercury-free batteries for domestic equipment, silent household appliances, the recycling of glass, plastics, cardboard and paper, the creation of a polyethylene (widely used plastic) which will reduce hydrocarbon emissions, processing of toxic liquids, and the creation of solvent-free paint not containing dirty minerals.

Big Chemicals and servicss firms, such as Rhone-Poulenc, La Francaise and La Lyonnaise des Eaux, La Francaise des Ferrailles, Degremont and PPG Industrie France are taking the lion's share of this "green" business market which is likely to develop at the rate of 2.5% a year.

14th JULY 1790 : THE FETE OF THE FEDERATION

France's national feastday of 14th July is often known abroad as "Bastille Day" in memory of the storming of the famous prison-fortress, the symbol of absolutism, in 1789.

But when, at the beginning of the 3rd Republic, the deputies instituted the 14th July as the French National Feastday, by a decree on 6th July 1880 at the instigation of Gambetta, president of the Chamber, they were also, and above all, referring to 14th July 1790, the day known as the "Fete of the Federation", which is indeed a unique day in French history as it marks the birth of democracy in this country.

One might remember that during the Bicentenary celebrations last year and particularly in the famous parade on 14th July, organized by Jean-Paul Goude and the Bicentenary Mission, this Fete of the Federation was, above all, evoked as symbolizing the adherence to the ideals of democracy.

Moreover, that is the full meaning of that strange word "Federation". In fact, in 1790, a phenomenon, which had never been seen in the whole history of France, came to pass.

The Bastille had been stormed in July 1789 but this fact could have been taken for a "revolt" and not yet for a "revolution". However, between July 1789 and July 1790, everything changed, with the abolishment of Privileges on 4th August 89, the Declaration of rights on 26th August and, for the first time, the preparation of a Constitution founded on the primacy of the deputies, that is to say the citizens, over the executive power (the King, at the time) and the absolute primacy of the Law voted by those same deputies representing all of the people. It was thus the creation of modern democracy and a "state ruled by law".

In order to defend these new principles, a general movement of "federation" of all citizens, wishing to support the new principles, suddenly spontaneously sprang up somehow at the beeginning of 1790. This union was sanctioned by an oath. At that time, the movement reached all groups of society (villages, guilds, regiments, etc.) and all the teographic areas of the country, even the most remote (including the Marseilles Federates whose rallying song became the French national anthem, the "Marseillaise").

As this movement took on the proportions of a tidal wave, the deputies decided to organize a huge meeting of all the "federations" for 14th July 1790 in Paris, and this gathering was naturally given the name of "Fete of the Federation".

This event was a prodigious moment in the history of France as it consecrated the Fraternity and Faith of a whole nation in the new democratic order founded on a "sacred" text, the Constitution. "It was the marriage of France with France", Michelet was to write.

The Champs de Mars, spreading out on the left bank of the Seine (where the Fiffel Tower stands today) served as a setting. Some 1, 200 workmen fitted out the area into an enormous amphitheatre. But it was soon realizedthat there were not

Since the last world war, the situation of the press, ill-treated by radio, and then by television, has undergone profound changes. In 1939, there were 200 dailies. Today, there are only 82 left. However, there is a burst of specialized magazines covering all areas of human activity.

One French perosn in two readds a daily (compared with two out of three) in 1939). Some eight billion copies of newspapers and periodicals are sold every year for a turnover of 50 million francs.

For the most part, there are 10 national dailies and 77 regional ones, with a daily circulation of 10 million copies.

The most spectacular change in the press lies in numerous papers being owned by the same group. Thus "Le Figaro", "France-Soir" and "Le Progres de Lyon" come under the banner of the Harsant group which also has several other newspapers and magazines with a wide circulation, and "Le Journal du Dimanche", "Elle", etc. belong to the Hachette group.

The national press is dominated by five dailies : Le Monde (whose readership extends beyond the national boundaries) took first place in 1990 with 1,594,000 readers, ahead of Le Parisien Libere, Le Figaro, Liberation and Frnance Soir. In the Provinces, Ouest-France has the biggest readership: 2,347,000 nearly double that of La Voix du Nord, Sud-Ouest, and Le Dauphin Libere.

If there is a decline in the daily press, there is an upsurge in periodicals. News magazines, such as "Paris-Match", "Le Figaro Magazine", "L' Express", "Le Point", "Le Nouvel Observatieur", and "L'Evenement due Jeudi", offer a round-up of world events. And specialized periodicals come to suit all tastes, with 15,000 different titles, including 1,250 weeklies.

France has the oldest press agency in the world : AFP. It was created in 1835 and is the senior of the four big international agencies. 950 journalists, in 129 countries, write some 3 million words in 6 languages, every day, They are helped by 2,000 piece-work writers. Nearly 150 photographers take 50,000 picutes a year. AFP's 12,500 subscribers directly or indirectly inform two billion people.

The Audiovisual sector. The objectives of audiovisual policy are to ensure the plurality and transparency of the rules of the game, to encourage quality programmes and to give a boost to French creation.

The are 28 million television sets in France. The number of households to have one is 82%. There are are three public channels : Antenne 2,FR3 and Le Sept, which receive the licensing fee of 552 francs for a colour television and 355 francs for a black and white set which every owner of a television has to pay. Four channels belong to the private sector : TF1, Canal Plus, La Cinq and M6.

Radio. The French national radio company, Radio France, broadcasts on six different networks on a broad wave band : France Inter, France Culture, France Musique, FIP, Radion Bleue and France Info. Radio France. Internationale (RFI) has been independent since 1988.

Peripheral radio stations, which live from advertising, have set up their transmitters at the frontiers : Radio-Tele Luxembourg, Europe N° 1, and Radio Monte Carlo. Since the early 80s, the number of local radios has been increasing. The are scattered throughout the French territory and authorized to broadcast on the FM network. There are close to a thousand of them.

A Higher Audiovisual Council (Conseil Superieur de l'Audiovisuel (CSA) makes sure that the mission of general interest of the public and private sectors is respected. The Counsel consists of nine members chosen by the highest state authorities. It appoints the presidents of the public companies, negotiates their obligations with private operators, authorizes the use of calbe networks and shares out satellite channels among operators.

The CSA has control of advertising programmes, draws up the rules concerning electoral programm... and sees that children are protec... has the power to impose sanctions by temporarily suspending a programme, imposing a fine, or withdrawing the licence to broadcast.

BASIC INDUSTRY : ON THE UPWARD SLOPE

(L' industrie de base " sur la pente ascendante)

"When building goes well, everything goes well", so the saying goes. Well, the building sector, the star performer of French industry, the fifth most important in the world, is doing fine.

Industrial production is on a rising slope : never since 1973 have industrialists had their machines turning out so much, the National Statistics Institute assures. Figures indicate that 1990 will be a good year with 3% growth.

The automobile industry, over a hundred years old, is the fourth world producer after Japan, the United States and West Germany. It has two big, equally important firms : Renault, which is nationalized, and PSA (Peugeot-Citroen) which is private. In all, it employs 300,000 workers.

The French automobile industry has made a great effort at rationalization which has led to a considerable fall in staffing. After years of difficulties, it has once more achieved a globally positive balance-sheet. In 1990, the number of cars registered in France is expected to rise by 1% (75% of households have car). Production will reach a new record with 3,855,00... private cars and utility vehicles France sells more than half of her production abroad.

The iron and steel industry, with production of 19 to 20 million tonnes a year, stands in 8th position in th... world. After reaching its peak in 19... it has regularly been declining. ... steel is manufactured by t... nationalized group, Usinor-Sa... iron and steel business had ... with surplus results in ... According to forcasts, it i... experience a slowdown ... 1990, as a result of the fall ... Mechanical industr...

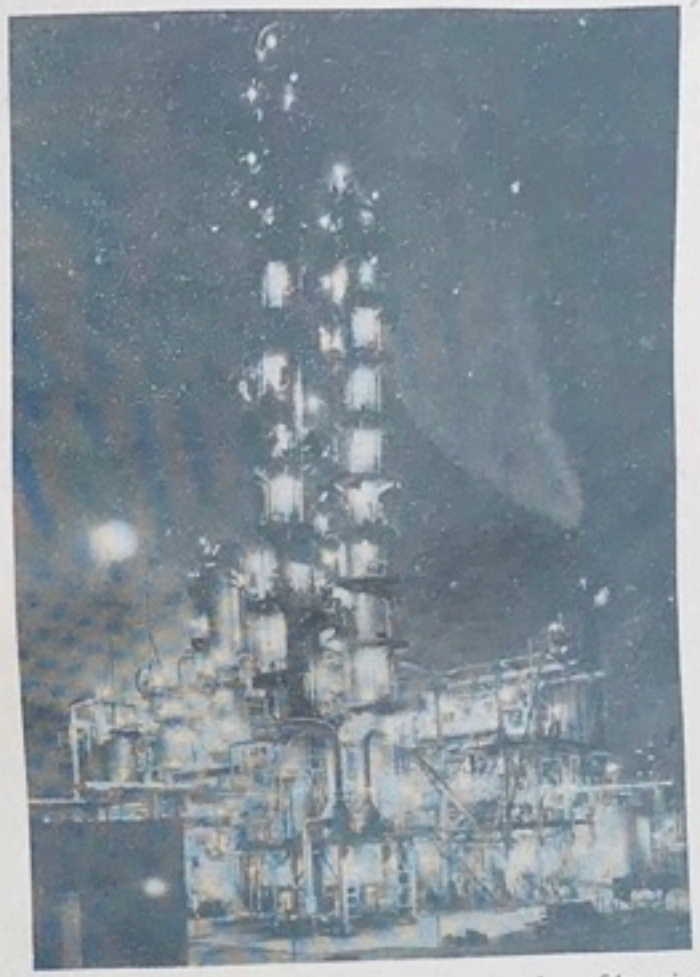

equipment to clockmaking), account for about 10% of the turnover of French industry. They number 6,500 firms and a work force of 500,000. The mechanical industry has been on the road to recovery since 1987/88/89. It is expected to continue in this direction in 1990 and to progress by 4.5%.

As in other western contires, shipyards have had to reduce their capacity of production, but they have retained a wide range of products, from methane tankers to trawlers.

In 1955, there were 16 big and medium-sized shipyards employing 40,000 people. Today, there is only one big one left, Saint-Nazaire, another medium-sized one, Le Havre, and four small ones. The total workforce is 7,500 people. Over the last two years, there has been a slight improvement in ...rnance and a growth of 13% is ...cted in 1990.

...uilding and public works figure ... the big national employers. ...ctor is expected to show a ... 3% in 1990. The building ...mploys nearly a million ...s activity is mainly based on the construction of housing.

Public works carry out big building projects. There are 5,000 firms employing 260,000 people. The major firms : Bouygues, SGE, SAE, Spie-Batignolles and Dumez have earned an international reputation with their big building sites all over the world.

For electrical material (generators, turbines, signals, transformers, elevators, lighting materials, etc.) France is the fourth largest producer after the United States, Japan and West Germany, In this area, France regularly shwos a trade surplus, In 1990, it will amount to about 2%.

The industry of precision instruments consists of a few firms of international size (Essilor is the top firm in the world for optical instruments and glasses) and numerous small firms. It has integrated the scientific and technological achievements of numerous sectors : micromechanics, electronics, computer technology, etc. It devotes one of the biggest budgets in the whole of the industry to research and is expected to show a growth of 6% in 1990.

Textiles, clothing and footwear cover all the stages of production. Every year, the textile industryuses 600,000 tonnes of fibres, 2/3rds of which are synthetic with the rest being made up of wool (worked in the north) and cotton (worked mostly in Alsace).

These three sectors employ 280,000 people. If luxury goods maintain their prestige (Paris fashions), common prducts are directly hit by competition from the Third World. Hence a negative balance of trade in this area of activity.

HIGH-TECH INDUSTRIES : ECOLOGICAL AWARENESS

(Les industries de pointe : la deferlante verte)

For a number of years, remarkable results have been obtained in certain advanced technology industrial sectors turned towards innovation. These high technology industries put France in a good position in international competition.

Aeronautics and aerospace. France was pioneer in aviation and she has managed to maintain a dominant position. she rivals the United States and the Soviet Union in this sector which is one of France's most brilliant national industries.

Its past achievements (Caravelle, Concorde) are todya matched by commercial success obtained in the framework of exemplary European coopeation in carrying out civil programmes (airbus). French helicopters and military aircraft (mirage) equip numerous armies. In the area of space, the European rocket Arian, launched on France's initiative, is a success.

This industry, which is concentrated around Paris and in the South-West, employs 120,000 people and numbers about a hundred firms, some of which are large. The biggest and most important one, Aerospatiale, which is nationalized, also manufactures missiles. Dassault is specialized in jet engines.

Aeronautics and Space, which produce a considerable commercial surplus (30 to 40 billion francs) will show a growth of 11% for 1990, just as in 1989.

HEALTH : PREVENTION FIRST

(La Sante : prevention d'abord)

When French People are asked which values they feel the most strongly attached to, they reply : "to preserving health first of all, through good social protection". The result of this is that their life expectancy, which was 47 years in 1900, is 76 today, In thirty years, infant mortality has fallen from 37 per thousand to 8 per thousand.

In the country of Pasteur, one does not stint on spending on health, with more than 500 billion francs in 1989, or 8,920 francs per person (an increase of 8.9 % over the previous year). In 1990, the main trends in health policy will be based on four objectives : intensifying prevention; affirming patients' rights through better information; building the hospital of the future; and renovating medical care while encouraging free access.

The French medical corps is made up of 175,000 doctors, 39,700 dentists, 36,000 physiotherapists and masseurs,, 5,000 chiropodists, 9,200 speech thrapists, 295,000 nurses and 13,500 midwives,

In prevention, there are priorities which the Minister of Health presented to the Cabinet last March. These are : cancer screening, the fight against smoking and alcolism, and limiting the consumption of tranquillizers.

Cancer. The funds allocated for the early detection of cancer of the breast, the colon, the rectum and the cervix, have been doubled from one year to the next.

Smoking. The action undertaken in this area above all concerns young people. 60% of smokers started at the age of 13. a bill to ban tobacco advertising was presented to Parliament last spring.

Alcoholism. Another bill aims at further limiting advertising for alcoholic drinks. A reform of the laws concerning places selling alcohol is being examined in order to offer greater protection to young people under 16. It is accompanied by a ban on selling

alcoholic drinks from automatic vending machines.

Tranquillizers. The French consume four times as many tranquillizers as other Europeans. It is thus necessary to put a time limit on prescriptions. Legal measures will make it compulsory to have a medical consultation before such a prescription is issued.

In the fight against AIDS, France quickly became one of the leaders. In 1983, Professor Luc Montagnier's team was the first to isolate the HIV virus. Last March, great progress towards hope. Thanks to the antibody which they discovered, if confirmed by laboratory tests, it would be possible for people who were seropositive, or "health carriers of AIDS", not to develop the disease.

France has set up an important network of emergency medical aid, SAMU, which coordinates all the operations of immediate aid. 24 hours a day, in answer to a phonecall, it sends out ambulances, doctors and nurses. Each Samu is attached to a SMUR which has resuscitation vehicles, helicopters, planes and boats.

For organ transplants, the France-TRanplant association, founded in 1969, centralizes all requests for grafts in order to find the organ compatible with the receivers. Last spring, fragments of bone marrow taken from a woman donor in Besancon, in the east of France, were brought, in record ti[illegible] to the United States. The purpose was to save the life of a heroic Soviet helicopter pilot, aged 52, Anatoly Grishenko, suffering from leukaemia, after flying over the site of Chernobyl in 1988 for the first time, by giving him a marrow transplant of rare compatibility.

Hospital reforms will be voted in Parliament at the end of 1990. The evolution of demand for health, medical data and new technologies have to be considered.

Some of the objective of the reform are to obtain better distribution, among the various establishments, of the means made available to them ; to redifine the missions and the organisaton of the system ; to give greater autonomy to those in charge (administrative staff, doctors ad nursing staff) ; and to improve the integration of the hospital in everyday life by bringing it closer to mobile health care.

Social Security. This system, made up of several categories, w[illegible] created in 1945 to insure the populati[illegible] against the main risks of existenc, Its income comes from two sources : ai[illegible] from the state budget and pri[illegible] contributions. The general cate[illegible] people in employment (13 [illegible] contributions and 40 millio[illegible] insured) is jointly financ[illegible] employer and the emplo[illegible] their joint contribution [illegible] 46.6% of the salary.

age, family allowance and industrial accidents. This institution is always financially in the red and recovery plans to :fill in the hole" are periodically drawn up, But, for all that, the national insurance system that the French benefit from, is often envied abroad.

CULTURE IN ALL ITS FORMS

(La Culture dans tous ses etats)

The priority given to culture by the Government is represented, in 1990, by the 7.6% increase in the budget devoted to it which thus amounts to 10.4 billion francs. The main areas concern the heritage, museums, creation and teaching the arts,

France's cultural heritage is made up of 30,000 buildings and objects listed as "historical monuments", four million works of art, 20,000 archeological sites and 400,000 reels of film, plus the photographic treasures accumulated since Niepce and Daguerre. This wealth has to be protected and promoted, and this is the purpose of the "Heritage plan", launched in 1986.

Museums, In eight years, the number of visitors to French museums has grown from 10 million to 14 million. The Eiffel Tower is no longer the most visited monument, It has been overtaken by the Georges Pompidou Centre. The Grand Louvre follows close behind with 19,000 visitors a day. The Musee d'Orsay, devoted to 19th century art, receives over 10,000 visitors.

There has been a revival in provincial museums, of which there are about a thousand. Their funds have been doubled in 1990 and they are keen to improve reception facilities, especially for children and for the handicapped. They are also coming outside with travelling exhibitions on [illegible]s and lectures in hospitals and [illegible]s.

[illegible]p for theatres is aimed at [illegible]zing the dramatic art, aiding [illegible] reorganizing the national [illegible]medie Francaise, Odeon, [illegible]omoting tours for theatrical

aged over 15 to to the cinema at least once a year. The plans for boosting the 7th Art (advance on receipts, aid for writing scenarious, and a 50 to 70% State guarantee for financing ambiious films) are bearing fine fruit. One of the best actors of the time, Gerard Depardieu, won the "Palme d'Or" at the last Cannes Film Festival for his rendering of "Cyrano de Bergerac", directed by J.P. Rappeneau.

To the east of Pairs, at Joinville-le-Pont, where the first film studios were created at the beginning of the century, a competition was launched in 1989 to create a Cinema City, offering directors six sound-stages in an area of 6,500 m^2.

Music and Dance, The panorama of musical production is filled by performances by lyrical theatres and festivals. In addition to the big national orchestras, such as the Orchestre National de France and the Orchestre de Pairs, there are 14 regional symphony orchestras, State aid also goes to jazz, rock and variety music with the creation of auditoriums, grants to musicians, etc.,

The new Opera-Bastille opened in spring and it is already a promising success, New classes are being created in the national conservatoires and independent companies are receiving aid. Measures encourage the reinsertion of former dancers into professional life. [illegible]d the Music Fete, invented in France in 1981, is now celebrated almost all over the world.

Big Building projects are transforming the face of Paris, In the last few years the Orsay Museum, the Cite des Sciences et de l'Industries, the Arab World Institute and the Great Arch at la Defense have been inaugurated. The prestigious Louvre museum remains to be finsihed and the City of Music, still being built, remains to be opened. After that, work will gegin on the Bibliotheque de France (French Library) which will open to the public in 1995.

Books, French publishing is proud to offer one of the richest catalogues in the world. Reading is the main pastime of about 16% of French people. The prefer vnovels (52%) and history books (46%). In order to encourage writing and reading, books benefit from special econimic support.Writer's residences are being built, a sabbatical year is offered to those writing for young people and more and more grants are given for poetic creation. In 1989, the first Fete du Livre (Book Festival) was held with gusto, while the "Library for everyone" programme, aimed at covering France with a tight network of reading the effort undertaken against the remaining illiteracy which can still sometimes be found in the army, in underprivileged districts and in prisons.

COMMUNICATION : CONCENTRATION AND DIVERSIFICATION

(La Communication : Concentration et Diversification)

بقیہ: پاک فرانس تجارت

کو آسان بنایا گیا ہے ۸۵ ۔ ۱۹۸۴ء کے مالی سال کی درآمدات کے مقابلہ میں جو کہ ۹۰ بلین روپے کی ہیں ۸۹ ۔ ۱۹۸۸ء میں ۱۳۶ بلین روپے تک بڑھیں اس طرح سالانہ ۱۰٪ کا درآمدات میں اضافہ ہوا جس میں مشینری کیمیکلز اور دوسرا خام مال مجموعی درآمدات کا بڑا حصہ ہیں ۔ تاہم گذشتہ سال فرانس سے درآمدات میں خاص کمی واقع ہوئی ۔ جو بڑی اشیاء فرانس سے فاسفیٹ کھادیں' جہازوں کے پرزہ جات ' ریڈار ' کنسٹرکشن مشینری اور اخباری کاغذ مجموعی برآمدات ۸۹ ۔ ۱۹۸۸ کا ٪۶۵ ہیں ۔

پاک ۔ فرانس تجارت کے فروغ کے شاندار مواقع موجود ہیں ۔ پاکستان کو اپنے نقصان کو کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ ملک اپنی برآمدات کو بڑھائے اس کے ساتھ ساتھ اگر فرانس ٹیرف اور نان ۔ ٹیرف کی پابندیاں پاکستان کی برآمدات پر نرم کردے خصوصاً چاول 'کپڑا اور ملبوسات جیسی اشیاء کے لئے تو پاک ۔ فرانس تجارتی حالات میں بہتری پیدا ہو سکتی ہے اس نرمی کی ضرورت اس لئے بھی ضروری ہے کہ پاکستان ایک ترقی پزیر ملک ہے اور تجارت میں نقصان کی شرح کو کم کرکے ہی اس کی حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے ۔

پاک ۔ فرانس تجارت میں تعاون کو فروغ دینے کے لئے وزیراعظم فرانس کے نمائندہ خاص جین ڈی لپکوی جنہوں نے پیچھلے دنوں پاکستان کا دورہ کیا تھا اور وزیر مملکت برائے فنانس اکنامک افیئرز اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ احسان ...ی پراچہ سے ملاقات کی تھی اور دونوں ملکوں کے مابین معاشی تعاون کے سلسلہ میں اقدامات پر تبادلہ خیال کیا تاکہ یہ تعاون پہلے سے بہتر ہو سکے ۔ اس ...کے تحت ایگرو ۔ بیسڈ انڈسٹری کے قیام' ...تی میدان میں تعاون کے فروغ' توانائی میں ترقی ...ساتھ ساتھ رسل و رسائل کے شعبے میں بھی ...وضوعات زیر بحث لائے گئے اور ممکنہ ...زہ لیا گیا تھا ۔

...یں کھادوں کی پیداوار' کپڑے کی ...' خوراک کے میدان میں سبزی ...کو محفوظ کرنے کے لئے شراکتی ...

دونوں ملکوں کے نمائندوں نے صنعتی ترقی کے فروغ کے امکانات پر بحث کی ۔ جس میں ٹرانسپورٹ' کمیونیکیشن اور توانائی کے شعبے قابل ذکر ہیں تاکہ دونوں ملکوں کے مفاد کے لئے تجارتی تعاون بڑھایا جا سکے ۔

بیرونی امداد کے زمرہ میں پاکستان کو دی گئی فرانس کی امداد کو بھی کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا پچھلے ۲۸ اٹھائیس سال میں فرانس نے پاکستان کو ۸۳۹ ملین ڈالر کی امداد مختلف منصوبوں کے لئے فراہم کی ۔ جن میں بعض بڑی اہمیت کے حامل ہیں ۔

نیوکلیائی توانائی کے شعبہ میں تعاون کے ضمن میں پاکستان کی نظریں کچھ ہی عرصہ پہلے جو

تجارتی فروغ کے شاندار مواقع موجود ہیں ۔

دورہ صدر فرانس فرنکوس متراں نے کیا تھا جس میں باہمی تعاون کے کئی سمجھوتوں پر دستخط ہوئے تھے ان میں سب سے اہم پاکستان کو فرانس کی جانب سے ایٹمی ری پراسنگ پلانٹ کی سپلائی کے سمجھوتا پر ہیں یہ پلانٹ چشمہ کے مقام پر جو کہ اسلام آباد کے جنوب میں ۱۶۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے لگایا جانا تھا ۔ امید ہے کہ حکومت فرانس مخالفت کا ہمت ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اس سمجھوتا کو پائیہ تکمیل تک پہنچائے گی گو کہ گذشتہ پیپلزپارٹی کے دور حکومت میں بھی فرانس کے ساتھ نیوکلیائی پاور پلانٹ کا سمجھوتا چل رہا تھا لیکن بیرونی دباؤ کے پیش نظر ... اس سودا کی تکمیل سے باز رہا ۔ فرانس نے

دوبارہ جس جذبہ کے ساتھ اس پلانٹ کی فروخت کا سمجھوتا کیا ہے امید ہے اسی جذبہ سے بے جا پروپیگنڈے کا مقابلہ کرتے ہوئے اس دفعہ سمجھوتا پر پورا اترے گا یاد رہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کا حصول پرامن مقاصد اور ملکی صنعتی ترقی کے لئے کر رہا ہے اور ہمسایہ ملک بھارت میں ایٹمی ٹیکنالوجی کی موجودگی میں پاکستان کا بھی یہ حق ہے کہ وہ یہ ٹیکنالوجی حاصل کرے اور توانائی کے میدان میں اپنی ضروریات پوری کر سکے ۔ حکومت فرانس کے اس اعلان سے جو امیدیں اور امنگیں فرانس کے لئے پاکستانیوں کے دل میں جاگیں ہیں اور دلی جذبات جو پیدا ہوئے ہیں امید ہے کہ وہ مزید بڑھیں گی اور پاک فرانس تعلقات مزید فروغ پائیں گے ۔

پاکستان میں جمہوریت کو فرانسی عوام نے سراہا ہے وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر کو فرانس انقلاب کی سالگرہ میں اعلیٰ اختیاراتی وفد کے ساتھ شرکت کر چکی ہیں فرانس کے مرد آہن صدر متراں کے دورہ پاکستان کو عوامی حلقوں میں بڑی عزت و وقدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے ۔ فرانس حکومت کے موجودہ سفیر ــــــــ کی پاک فرانس تعلقات کے لئے گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں فرانسی فرمیں بھی پاک فرانس تجارت کے فروغ میں مثالی رول ادا کر رہی ہیں ۔

ضرورت اس امر کی ہے ۔ پاک فرانس تجارتی تعلقات کو ہر شعبہ زندگی میں فروغ دیا جائے پاک فرانس تعلقات میں بڑھتی ہوئی دوستانہ تعلقات میں گرم جوشی سے امید ہے آئندہ برسوں میں پاک فرانس تعلقات میں دنیا کے دیگر ملکوں کے لئے بھی مثال ہوگی فرانس کھل کر پاکستان میں سرمایا کاری کرے گا ۔

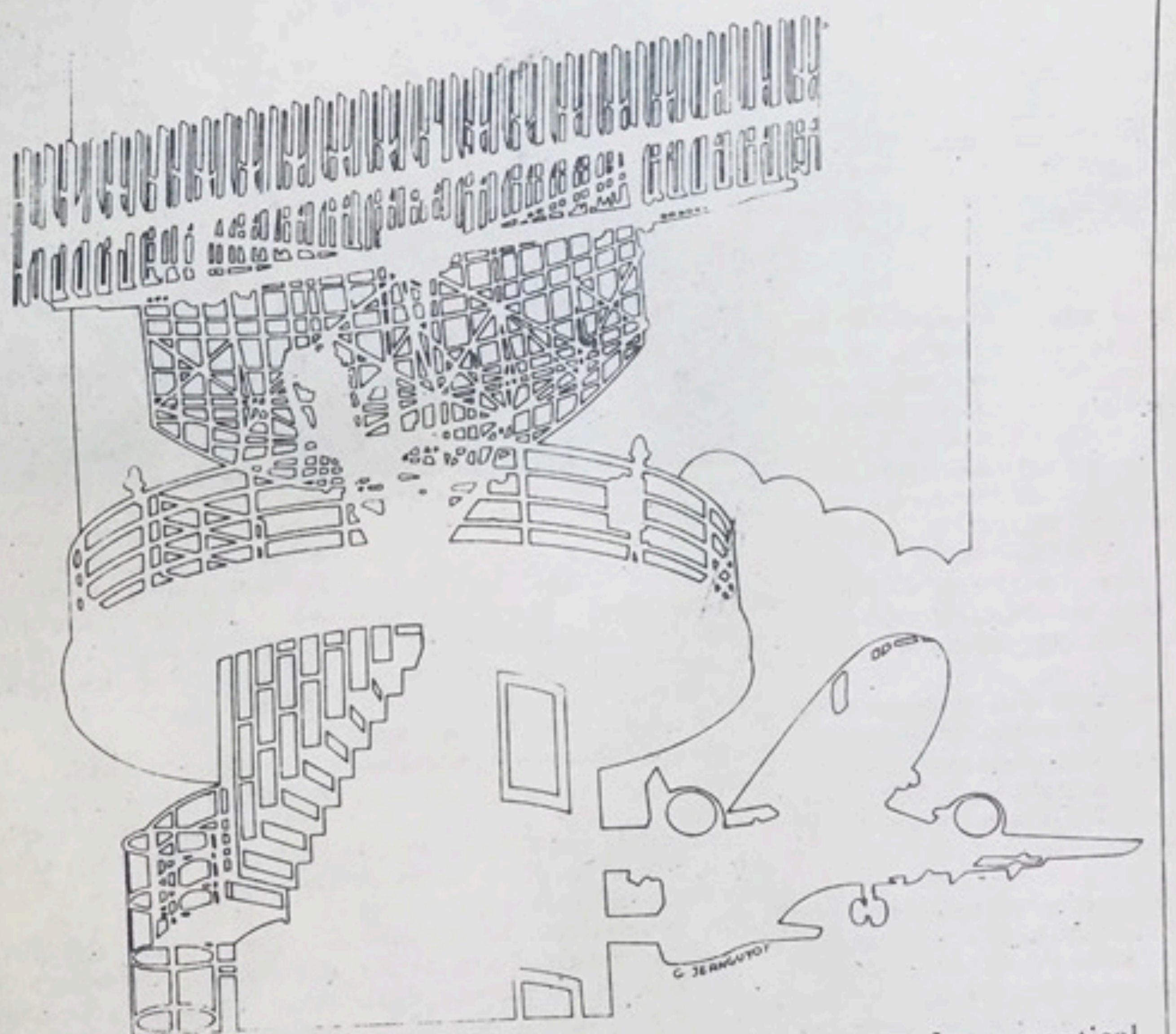

... that we've become the world's leading exporter of aeronautical infrastructure systems.

Over the past 30 years we've constantly improved ATC and navaids equipment by making the most of technical progress to meet the customer's demand.

It's not just by chance...

As a result, we can offer throughout the world the most complete and coherent line of systems for controlling, and guiding air traffic.

Both experience and R & D have made us # 1 in our field.

THOMSON-CSF

DIVISION SYSTEMES DEFENSE ET CONTROLE ·
18, Av. du Maréchal JUIN - 92363 MEUDON LA FORET cedex (FRANCE) - Tél : (1) 40.94.30.00

Vive le France!
ROUSSEL UCLAF
World Leaders in Agro Chemicals and Pharmaceuticals

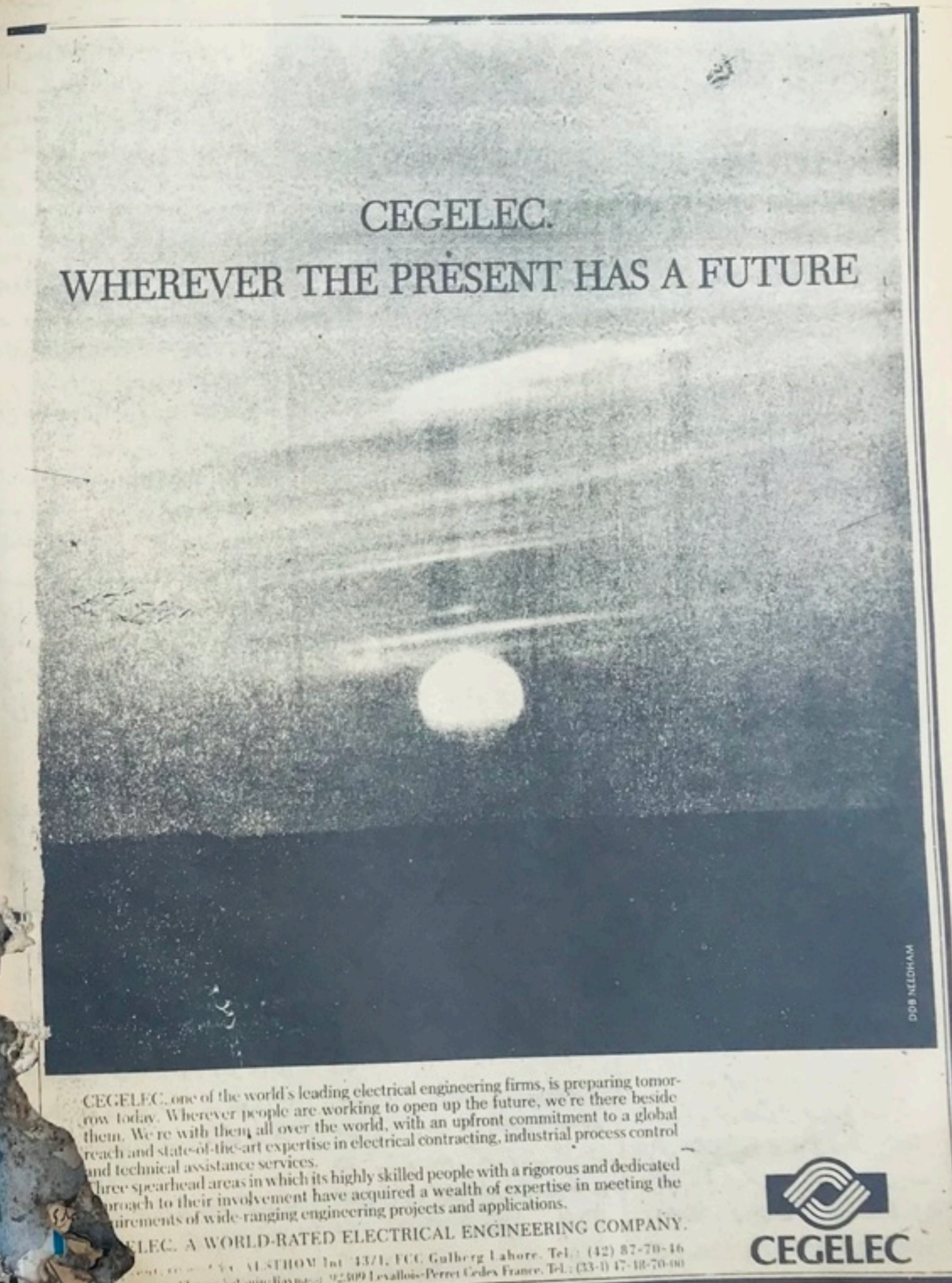
CEGELEC.
WHEREVER THE PRESENT HAS A FUTURE
DDB NEEDHAM
CEGELEC, one of the world's leading electrical engineering firms, is preparing tomor-
row today. Wherever people are working to open up the future, we're there beside
them. We're with them all over the world, with an upfront commitment to a global
reach and state-of-the-art expertise in electrical contracting, industrial process control
and technical assistance services.
Three spearhead areas in which its highly skilled people with a rigorous and dedicated
proach to their involvement have acquired a wealth of expertise in meeting the
uirements of wide-ranging engineering projects and applications.
ELEC. A WORLD-RATED ELECTRICAL ENGINEERING COMPANY.
ALSTHOM Int 43/1, FCC Gulberg Lahore. Tel.: (42) 87-70-16
92309 Levallois-Perret Cedex France. Tel.: (33-1) 47-18-70-00
CEGELEC

co
opening
is one of the

KOT ADDU GAS TURBINE POWER STATION

Phase I of the KOT ADDU POWER PLANT Project started in May, 1985, when K.W.U. of West Germany was awarded the supply of gas turbines for units 1 and 2, and FIAT of Italy was awarded the supply of two more 100 MW turbines for units 3 and 4. The four units, of a total capacity of 400 MW, were commissioned in late 1987.

The contract for Phase II of the porject was signed between WAPDA and ALSTHOM on 4th March, 1987 : ALSTHOM was to design, supply, install and commission four 100 MW turbines, a fuel treatment plant, a switchyard 220 kV and a central control for units 5 to 8. In order to finance the operation, a special financial protocol was signed between representatives of the Governments of Pakistan and France in Islamabad on 16th April, 1987 for an amount of approximately US $ 140 million.

The civil works started on 6th July, 1987 and the first unit was fired on 5th October, 1988. Commercial operation of units 5 and 6 started in December, 1988 and that of units 7 and 8 in January 1989./.

Felicitations
We extend our heartiest felicitations to the people of France on the auspicious occasion of the
French National Day
Medicine Supply Corporation
P.O. Box 5360, Karachi-74000.
Tel: 235008-228003, Tlx: 24757.
Sole Agents of:
lehning
LABORATOIRES HOMEOPATHIQUES METZ-FRANCE
Manufacturer of:
HOMEOPATHIC
...NIQUE VEGETAL
Moxell

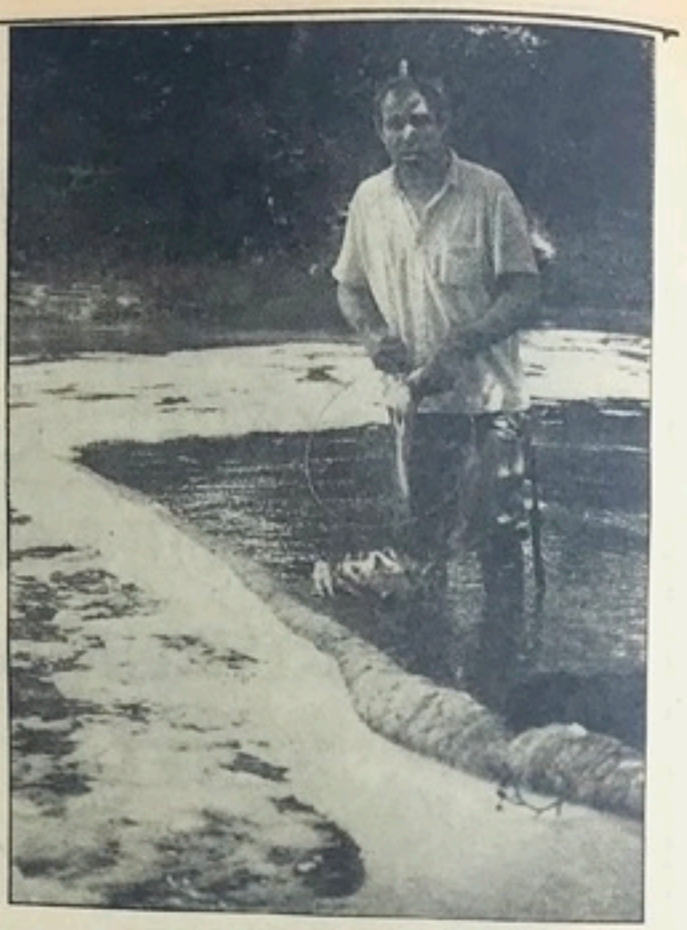

French imports from Pakistan are mostly consumer goods, as already mentioned. In 1989, they accounted for FF 988 million, out of which FF 819 million worth of textile made goods (cotton material : FF 190 million, carpets and rugs : FF 143 million, hosiery: FF 110 million, clothing : FF 299 million), FF 95 million of leather and leather goods and FF 64 million of sport articles.

*
* *

The State Visit of the French President in Februar[illegible] followed recently by the mission of the Special Envoy of [illegible] Prime Minister have broadened the scope for trade relations be[illegible] two countries. The financial protocols, which have amount[illegible] average of FF 600 million per annum these last few years, ha[illegible] mostly centered on three fields of inetrest, namely energy, com[illegible] tions and health. The most prominent realisations have been the [illegible] and erection of units 5 to 8 for the Kot Addu thermal power stati[illegible] ALSTHOM, the establishment of a joint venture with ALCATEL for [illegible] setting up of a telephone digital exchanges factory, the financin[illegible] equipments for P.I.M.S. and the MOHAMMED ALI JINNAH Post Gradua[illegible] Hospital. France is also part of the European consortium AIRBUS whi[illegible] has sold three aircrafts to P.I.A. last year. But new fields o[illegible] cooperation between the two countries, mostly in the private sector, are opening with the development of agro-based industries, in which France is one of the world leaders./.

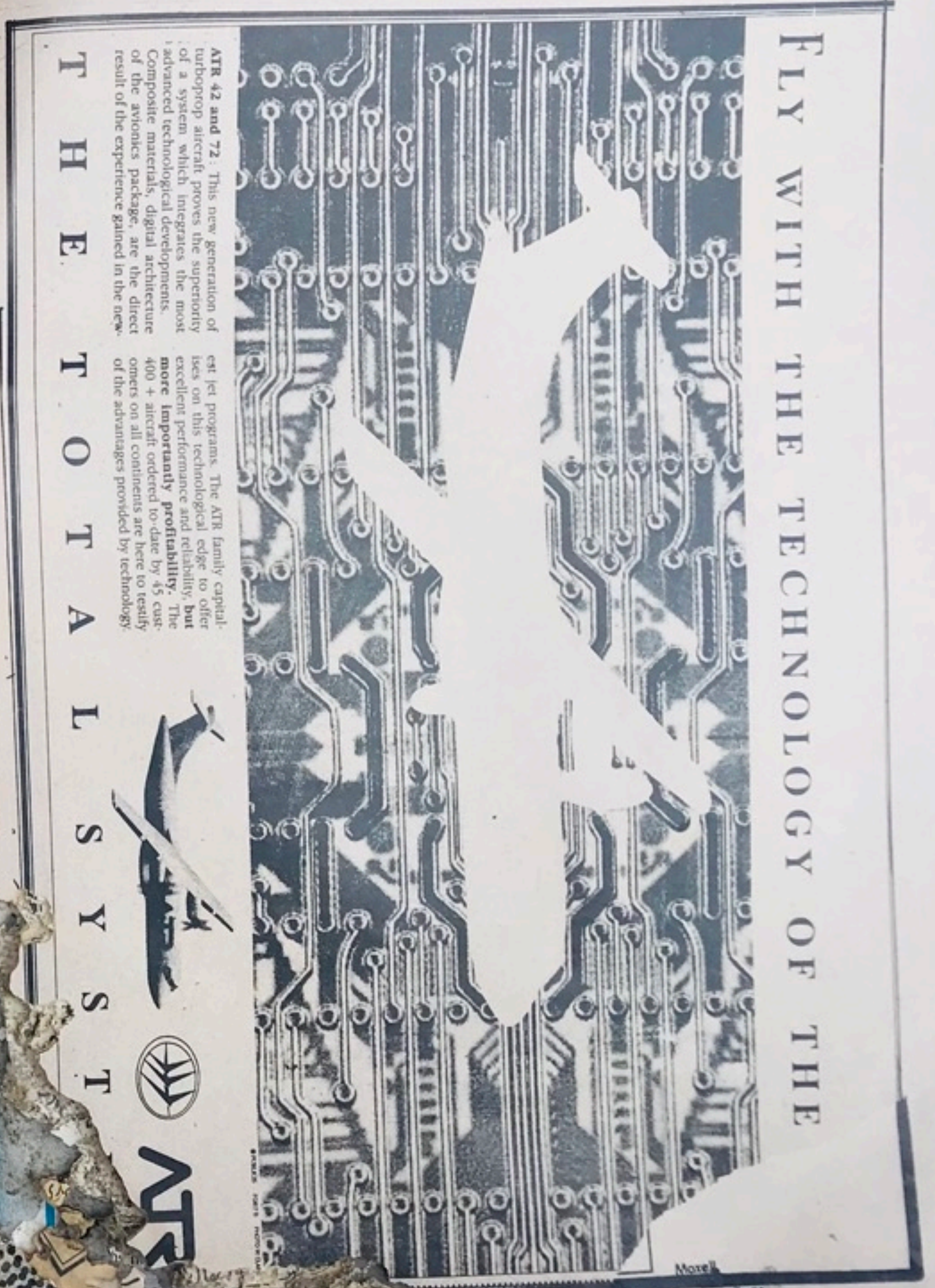

Pakistan-French economic relations

Trade relations between Pakistan and France is quite well balanced: during the calender year 1989, France has purchased for a total amount of FF 1,117 million* whereas Pakistan has imported for FF 1,260 million of French goods. This balance has not however been regular in the past: while Pakistan exports to France have been multiplied by four, growing regularly along the past ten years, imports from France have only trebled, after having reched peaks of FF 1,500 million in 1986 and 1987 and a record FF 1,800 million in 1988. This is due to the fact that the bulk of French imports from Pakistan are consumer goods (88 % in 1989), the quality of which has become more and more appreciated along the years in France, whereas French sales to Pakistan are mostly equipment goods, which are dependant on the award of big size projects to French companies.

PAKISTAN IMPORTS FROM FRANCE
(French Francs million)

	1988		1989	
Agriculture and fishing	100.6	5.6%	84.6	6.7%
Agroindustrial products	10.4	0.6%	19.2	1.5%
Energy	2.6	0.2%	1.6	0.1%
Semi-finished products	417.7	23.3%	469.5	37.3%
Industrial equipment goods	1073.5	60.0%	520.0	41.3%
Household equipment goods	75.1	4.2%	46.2	3.7%
Consumer goods	106.2	5.9%	112.2	8.9%
Other	3.9	0.2%	6.7	0.5%
TOTAL	1790.0	100.0%	1260.0	100.0%

The two main exports from France to Pakistan are industrial equipment goods and semi-finished products.

The first item covers for its bigger part electrical equipments, which had reached a record level in 1988 thanks to sales of turbines and related equipments for thermal power plants, navigational aids for Civil Aviation Authority, etc... These sales are down 51.5 % in 1989, no contract of importance having been delivered last year.

The other main item is semi-finished goods which are mostly metal and metal based products (43%) and chemicals (32%).

PAKISTAN EXPORTS TO FRANCE
(French Francs million)

	1988		1989	
Agriculture and fishing	48.4	5.1%	34.9	3.1%
Agroindustrial products	48.1	5.0%	68.2	6.1%
Semifinished products	10.1	1.1%	11.3	1.0%
Industrial equipment goods	12.6	1.3%	12.8	1.2%
Household equipment goods	2.1	0.2%	1.2	0.1%
Consumer goods	828.0	87.2%	987.7	88.4
Other	0.7	0.1%	0.9	0.1
TOTAL	950.0	100.0%	1117.0	[illegible]

SOCIÉTÉ GÉNÉRALE
THE LARGEST PRIVATISED FRENCH BANKING GROUP, 500 OUTLETS IN 64 COUNTRIES.

IS PRESENT IN PAKISTAN.

Via a Representative Office in Karachi :
B-4 Sandhaven, 22/3 Frere Town 75530, Karachi. Tel: 527930 Fax: 513342 Tlx: 25036 AISPA PK

This Office is a link for you with the Société Générale Group network worldwide, and gives you privileged access to the French Industry, via our head Office in Paris and our 2000 branches throughout France.

SOCIÉTÉ GÉNÉRALE

are closing down, And this has been going on for nearly ten years, As, in 1989, the number of cinema-goers only fell by 3%, conslation is sought in the idea that perhaps the rock-bottom has been reached.

It must be said that the Minister of Culture, Jack Lang, has done all he could to stop the fall, with grants to local authorities which take over a cinema that is closing-down and financial help for hard-up cinema managers. The problem is that the cinema is expensive. It is a luxury that success in paris of the special week in which the 6 p.m. showing cost 18 france instead of the usual 35 to 40 francs?

Above all, making a film is expensive, In 1989, 2.8 billion francs were invested in producing 137 films. The commission for paying an advance on receipts distributed the 100 million francs it had to the 50 projects chosen from among 575 applications. This number proves that creation remains alive. But exports remain modest and, above all, French films are losing ground in their own country to the benefit of American productions.

The results of operating cinemas in 1989 are alarming. The proportion of French films on the national market fell below 35%, whreas American films accounted for more than 55% Only "Trop Belle pour toi" was a box office success were it stands together with "Indiana Jones" and "Rain Man",

"Trop belle pour toi" says that it is difficult to love and that beauty does not always go together with love. One can be married to the most beautiful woman in the world and discover that the woman of your life is another one, not so pretty, but clearly made for you.

It was a success in winning "Cesar" awards. During the ceremony presided over by Kirk Douglas, it received five trophies as the best film, the best director, the best scenario for Bertrand Blier, the best actress for the too beautiful Carole Bouquet, and the best editing for Claudine Merlin.

Philippe Noiret, who had already received a "Felix" at the European Film Festival, for his performance in Bertrand Tavernier's "La Vie et Rien d'Autre", was awarded the "Cesar" for the best actor for the same role. And "Cinema paradiso", a Franco-Italian co-production in which he played the projectionist in the cinema in a Sicilian village in the 50s, was awarded the "Oscar" for a foreign film. Hollywood thus sheds a tear over the golden age of European cinema.

Eric Rochant's "Un monde sans pitie", already noticed at the Sarasota Featival in Florida, was quite rightly awarded a "Cesar"as the best first film. This is a new work which opens up 1990 with a way of filming feelings.

In the immediate future and while awaiting the Cannes Festival, 1990 seemspromising. Claude Zidi's "Ripoux contre Ripoux", with philippe Noiret, is expected to link up with the success of "Les Ripoux" After his poignant memories in "Au revoir les enfants" Louis Malle creates a touching work with "Milou en Mai" with magnificent acting by Michel piccoli andMiou-Miou. It is May 68 in the country, a thousand leagues away from the events in paris which are heard on the radio.

Luc Besson, the director of "Le Grand Bleu", offers "Nikita" Nikita, played by the dazzling Anne parillaud, is a delinquent whose qualities as a killer are put to good use by the Secret Services, but she falls in love with a young supermarket cashier. Love and death. With "Tante Danielle", Etienne Chatilliez indulges in his fondness for horrible people, which began in "La vie est un long fleuve tranquille". Auntie Danielle is an unbearable old lady.

"Cyrano" is expected to bring people flooding back to the cinema. Ever since Edmond Rostand created the character for the theatre in 1897, the hero has always thrilled the crowds. This time, it is Gerard Depardieu who fights with a sword, talks in verse and cries out of love for Roxane, with his usual talent, enthusiasm and force of conviction. THis film, by Jean paul Rappeneau deserves to be shown all over the world.

The French cinema has not died. It has some inventive directors in touch with our period, and original actors who know how to move the audience. Unfortunately, it is submitted to the law of money. And, if the United States, which imposes this law, only very occasionally opens its door ajar, Eastern Europe, which has not a bean, opens its doors wide. That is why Mr Jack Lang has created a special fund for coproduction with those countries. The General Cinema Union runs a large auditorium in Moscow and Jeanne Moreau has just made a film with Mosfilm, because she stook a liking to the secnario of a young unknown director. So that cinema may remain an art.

Jean-Marc Dupuich

LES LABORATOIRES SERVIER

Where research is the priority

History	This company was formed by Dr. J. Servier about 33 years ago with an initial staff of 9 people.	
Progress	**MANPOWER**	The initial staff of 9 people now stands at 4000 out of whom 1000 work outside France.
	GROWTH	Servier has the 3rd highest growth rate in the world.
	TURNOVER	Servier is placed 48th in all pharmaceutical companies at international level.
	RESEARCH	Servier owes its rapid expansion to the efforts devoted to research which represents 23% of turnover & employs a quarter of all personnel. The investment in research has increased 5 times during the last 7 years.
	INTERNATIONAL DEVELOPMENT	Due to the international reputation, Servier products are prescribed by the doctors in 123 countries. Two Servier products, out of a total of eight French drugs, are registered in the United States, despite the demanding requirements of the FDA, and three are present on the Japanese market.
Fields of Development	This worldwide presence has been achieved thanks to the development of products, aimed at six major therapeutic fields: cardiovascular, respiratory, neurological and psychiatric diseases, cerebral aging, metabolic disorders and cancer.	

LES LABORATOIRES SERVIER
22, rue Garnier
2200 Neuilly
ance

Servier Scientific Office
1st Floor - Uzma Court
Main Clifton Road
Karachi.

Distributed by:
Muller & Phipps Pak (Pvt) Ltd.
P.O. Box 3880
Karachi

MCM

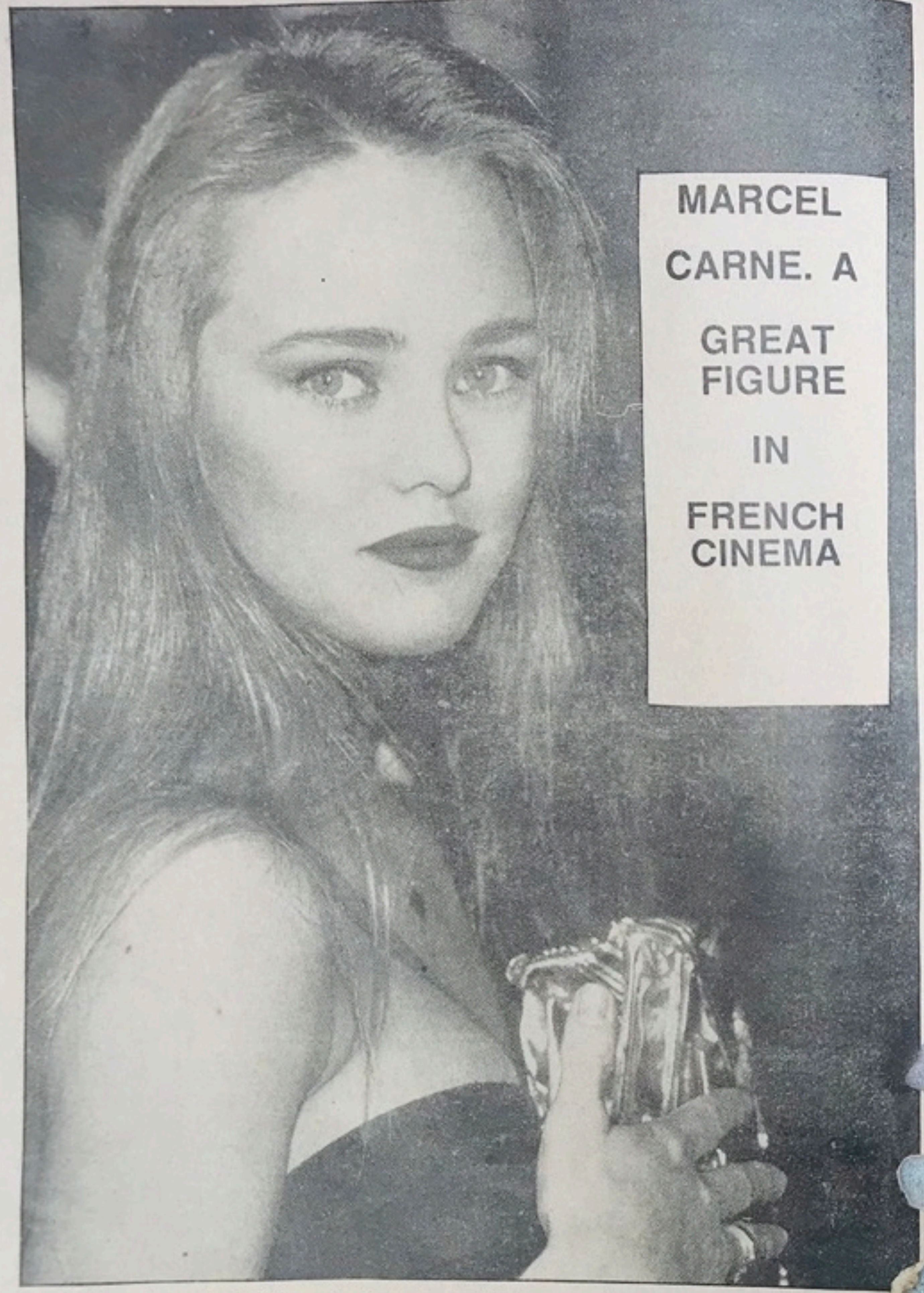

MARCEL CARNE. A GREAT FIGURE IN FRENCH CINEMA

Marcel Carne has made 23 films several of which are masterpieces. The French Cinema Museum (Cinematheque) has just paid him great homage. A museum in the United States is named after him, as well as a cinema in Japan and a square in the French provinces. At the age of 82, this lively, rotund little man, whose name is the anagram of the French word for screen, "ecran", still deams of gluing his eye to the viewfinder of movie-camera and of shouting "Shoot !"

In his book "La vie a Bel... Dents" (published by B... evoked his childhood in ... class district of the Fren... his early fascination fo... Chaplin, Murnau and ... him, following on after ... cabinet-maker was ou... H...

At the age of 20, he was already jacques Feyder's assistant in "Les nouveaux messieurs". At 22, he joined the team of Rene Clair who was making "Sous les Toits de paris". Then Feyder asked for him again for "Le grand jeu". These were fertile years. The young film-maker developed his style, He excelled at creating an atmosphere, at playing with back-lighting, at beautifully lighting up a woman's face.

After a short film in 1933 : "Nogent, Eldorado du Dimanche". which Jean Renoir was to use as a complement to " La vie est a nous", Carne made his first feature film, 'Jenny" (1936). With the actors Francoise Rosay, Albert Prejean and Charles Vanel, this original, intimist work was the start of a fruitful collaboration with the poet, and scenario and dialogue writer Jacques Prevert.

Then, in 1937, he made "Drole de Drame" in which humour contends with burlesque. This film was served by great actors, notably Michel Simon, J. L. Barrault and Louis Jouvet.

In 1938, he made "Quai des Brumes", adapted by Prevert from a novel by Mac Orlan. Jean Gabin Played opposite Michele Morgan ("You 've got nice eyes, you know !") and found one of his most famous roles in it. It was the first display of Carne-style poetic realism with mist, grey weather and wet paving stones. A classic of the screen.

... the same year, again with ... Carne finished "Hotel du ...ord", a depiction of a Paris working-...lass milieu, based on a work by the ...ovelist Eugene Dabit. The Jouvet-...air were a huge success, with ... instilling her bantering and ...ness into the film. ("Atmosphere, ...osphere!"...)

...e jour se leve" (1939) the ...ills his hero with tragic ... Gabin plays a man who ...urder out of love. He is ...s room by the police as ...s past. This is an ...or cinema historians. ... was used in it for the ...nce...

Despite the difficulties of the 1939-1945 period, the director made two of his finest films, First of all, "Les visiteurs du soir" (1942), a seriers of flamoboyant tableaux, plunging the spectator into a Middle Ages of legend, Arletty is in it again, and Jules Berry actis the part of the devil.

In 1944, Carne continued with "Les Enfants du paradis", one of the finest productions ever made. It was a panorama film, with 2,000 extras, served by the best actors of the period, in which he showed crowds, fetes and the dramas of "crime boulevard" in Balzac's time.

With the return of peace, Italian neo-realism and then the "new wave" pushed the directors of the "golden age of French cinema" into oblivion. Yet, some of Carne's new films are not devoid of interest : "Les portes de la nuit", "Juliette ou la cle des songes" Therese Raquin", "Les tricheurs, and "Les jeunes loups" still bear his special mark, even if the director goes against his old themes. But times have changed.

For 15 years, Carne has made no more films. Projects clutter up his drawers. He is particularly attached one of them : a film about the impressionist painters in which he would show the "Grenouillere" river bathing place and the "Moulin de la Galette" windmill at the time of Renoir, Monet and Maupassant', and for which he would recreate the "Dejeuner des canotiers" (boatmen's lunch, a painting by Renoir). The estimated budget is thirty million francs, but producers say it is too expensive.

Whether he makes a come-back to the studios or not, Marcel Carne will remain one of the great figures of world cinema, Francois Truffaut, who had been the leader of the "new wave" and who had, formerly, savagely criticized him, paid him fine homage a few days before he died in 1984. He publicly declared : "I would give all my films, without exception, to have signed "Les Engants du paradis" "

Pierre Albert Lambert

FRENCH CINEMA

That play by Ionesco, in which the number of chairs on stage increases, is well known, In the French cinema, it is quite another story, The number of seats is dwindling, Cinemas

PAKISTAN GREETS FRANCE

The President, Mr. Ghulam Ishaq Khan and the prime M' ster, Mohtarma Benazir Bhutto have extended greetings to Mr. Franco is Mitterrand, President, and Mr. Michel Rocard, Prime Minister of France, respectively, on their National Day falling on July 14.

In his message, the President said:-

"Excellency, I have great pleasure in conveying to you our warm and cordial felicitations on the occasion of the National Day of France.

Pakistan and France have always maintained close and friendly relations. The recent high-level contacts including the visit of Your Excellency to Pakistan in February, 1990, have greatly contributed to the strengthening of our bilateral ties with France. I am confident that these long standing ties would be further consolidated in the years ahead.

I avail myself of this opportunity to express my best wishes for Your Excellency's personal happiness and prosperity.

Contd.......P/2.

Please accept, Excellency, the assurances of my highest consideration."

In her message, the prime Minister said -

"Excellency, on the auspicious occasion of the National Day of France, I have great pleasure in conveying, on behalf of the Government and the people of pakistan, our most cordial and sincere greetings to the Government and the people of France.

Pakistan and France have traditionally enjoyed close and friendly relations. The first ever state visit of president Mitterrand to Pakistan in Febury,1990 substantially controbuted to the strengthening of bilateral cooperation . I am confident that these happy ties would be further consolidated in the coming years.

I take this opportunity to convey my best wishes for your Excellency"s health and happiness and for the ever-growing progress and prosperity of the people of France.

Please accept, Excellency, the assurances of my highest consideration'

We are

Manufacturers, Exporters, Contractors, Suppliers & Prequalified Contractor of Health Deptt. Of:

Surgical Gauze, Surgical Bandage, Hospital Linen Cloth, Hospital Garments. Uniforms of Armed Forces.

Contact:
M/S
Al-Qadri Trading Corp (Regd)
(Member of Chamber of Comerce)

Head Office:
6th Floor Aiwan-e-Auqaf.
Box No. 2441, G.P.O
Shahrah-e-Quaid-e-A
Lahore, Pakistan. Phone:

ZELIN (PRIVATE) LIMITED
EXTEND THEIR HEARTIEST FELICITATIONS
TO THE PEOPLE OF FRANCE
ON THEIR
NATIONAL DAY

sopha développement

AND

ZELIN the technology people

OUR PROUD ASSOCIATION, COMMITTED TO WORK TOGETHER FOR IMPROVED HEALTH CARE IN PAKISTAN

KARACHI
P.O. BOX: 7138
HABIB BANK BUILDING, A. HAROON/M.A. JINNAH ROAD.
KARACHI-74400, PAKISTAN TELEPHONE: 725890-4
FAX: 729793 TELEX: 25378 ZELIN PK CABLE: ZELTONE

LAHORE
TEL: 380850-2

ISLAMABAD
TEL: 820526-7

PESHAWAR
TEL: 76194,
76360-69

7/90

Simply, the easiest way to cook with a microwave

DEFROST FROZEN FOOD IN MINUTES.

COOK IN MINUTES

Introducing the new Moulinex compact microwave. This is one of a range of superb new microwave ovens reflecting our unique French style and cooking know-how.

We have successfully combined the convenience and speed of any quality microwave but in a way that is so simple to work. One dial controls the setting for ultra fast cooking – up to 5 times faster than a conventional oven – reheating or defrosting. The other dial controls the timer which automatically rings when time is up. Reducing cooking time also means that your food continues to retain all its natural taste and nutritional value.

Additionally, the reassurance of knowing that it only operates when the door is closed makes the Moulinex microwave a safe and simple way to convenient cooking.

The Moulinex compact microwave is part of a wide range offering different styles and sizes. The one year full guarantee and comprehensive after-sales service ensures you get proper advice and long lasting value.

So, it's simple you see. Moulinex microwave – after using one you'll wonder how you ever considered any other.

REHEAT COMPLETE DISHES IN SECONDS

SAFE AND SIMPLE TO USE

Moulinex®
made in france

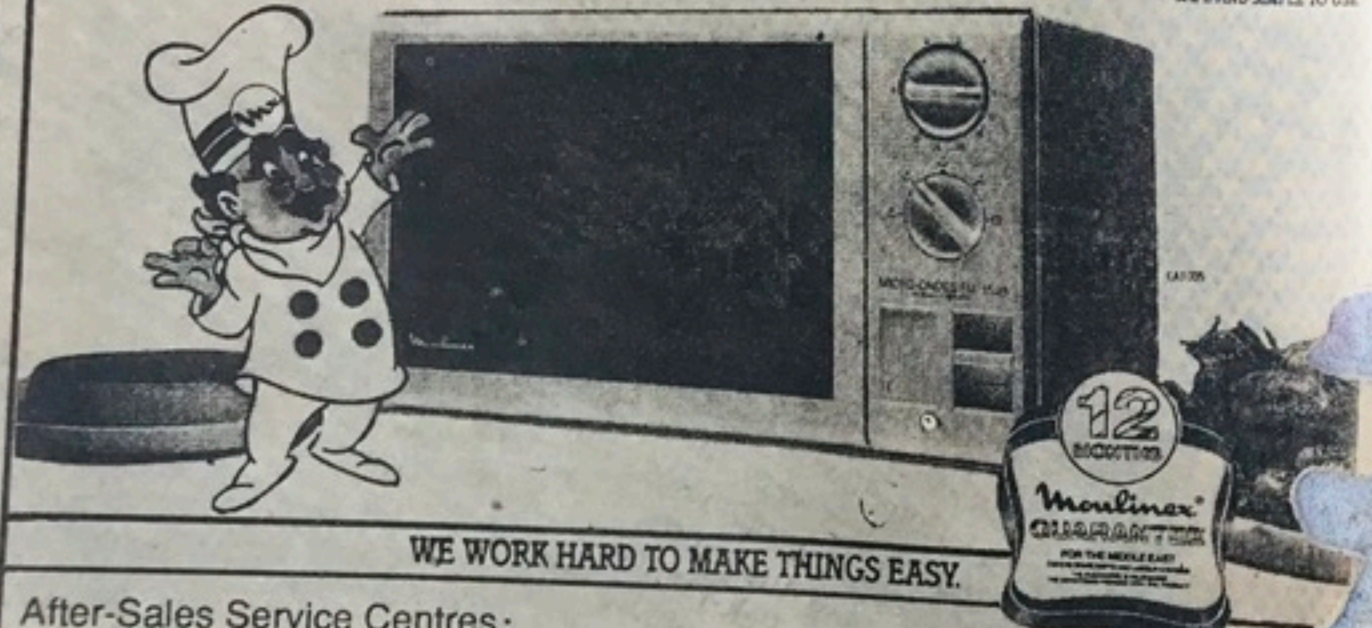

WE WORK HARD TO MAKE THINGS EASY.

After-Sales Service Centres:

Main Office:
188 A-1, P.E.C.H.S. II,
Main Sharea Faisal
Karachi. 75400
Phone: 430639 - 442549

Lahore:
46-A, Barlexe House
Hall Road Lahore
Phone: 53160

Rawalpindi:
125/D-2, Murree Road
Rawalpindi.
Phone: 63066

Service Pick
"AQSA EL
1, Star E
Off. Abdu
Phones

Secretary of the Socialist Party, an office he retained until 1981. In June 1972, on behalf of the Socialists, he concluded an agreement with the French Communist Party and Left-wing Radicals : the Common Government Programme of the parties of the Left.

At the 1974 presidential election, Francois MITTERRAND was again the Left's sole candidate. In the second ballot, he won 49.19% of the votes. Valery Giscard d'Estaing was elected with 50.81%

On 10 May 1981, Francois MITTERRAND, obtaining 51.75 % of the votes cast versus GISCARD D'ESTAING, became President of the French Republic.

On 9 May 1988, Francois MITTERRAND obtaining 54 % of the votes cast versus Jacques CHIRAC, was reelected.

Officier de la Legion d'Honneur (awarded to him on military ground), holder of the Rosette de la Resistance, the Medaile des Evades (escaped prisoners) and the Croix de Guerre 1939-1945 with three citations, Francois MITTERRAND, since his election to the Presidency of the Republic, also holds the Grand Croix de la Legion d'Honneur and is Grand Maitre of the Order National de la Legion d'Honneur and of the Ordre National du Merite.

Francois MITTERRAND has published several books, including " Aux Frontieres de l 'Union Francaise", "Presence Francaise et Abandon", "La Chine au Defi", "Le Coup d'Etat Permanent" (1964), "Ma part de Verite", "La Rose au Poing", "La Paille et le Grain" (1975),

SPECIAL SUPLEMENT

"Politique" (1975), "L'Abeille et l' Architecte", and his most recent are "Ici et Maintenant" (1980), "Politique 2" (1981) and "Reflexions on the Foreign Policy of France 1981 - 1985" (1986).

In 1944, he married Danielle GOUZE, whom he met in the Resistance. (She was awarded the Croix de Guerre at the age of eighteen). They have two sons Jean-Christophe and Gilbert.

Visit of the Great French leader

On the first successful visit of the revoluti-onary leader of france to Pakistan. Pak-France relations have been developed smoothly. The great experience diplomat of France has very much impressed the Youth of Pakistan on acc-ount of his daring decisions on international level. The visit of the president Mitterrand has been made during the regime of a democratic Government.

A new era of Pak-France relations has been opened. Trade and relations between the two countries would flourish speedily,

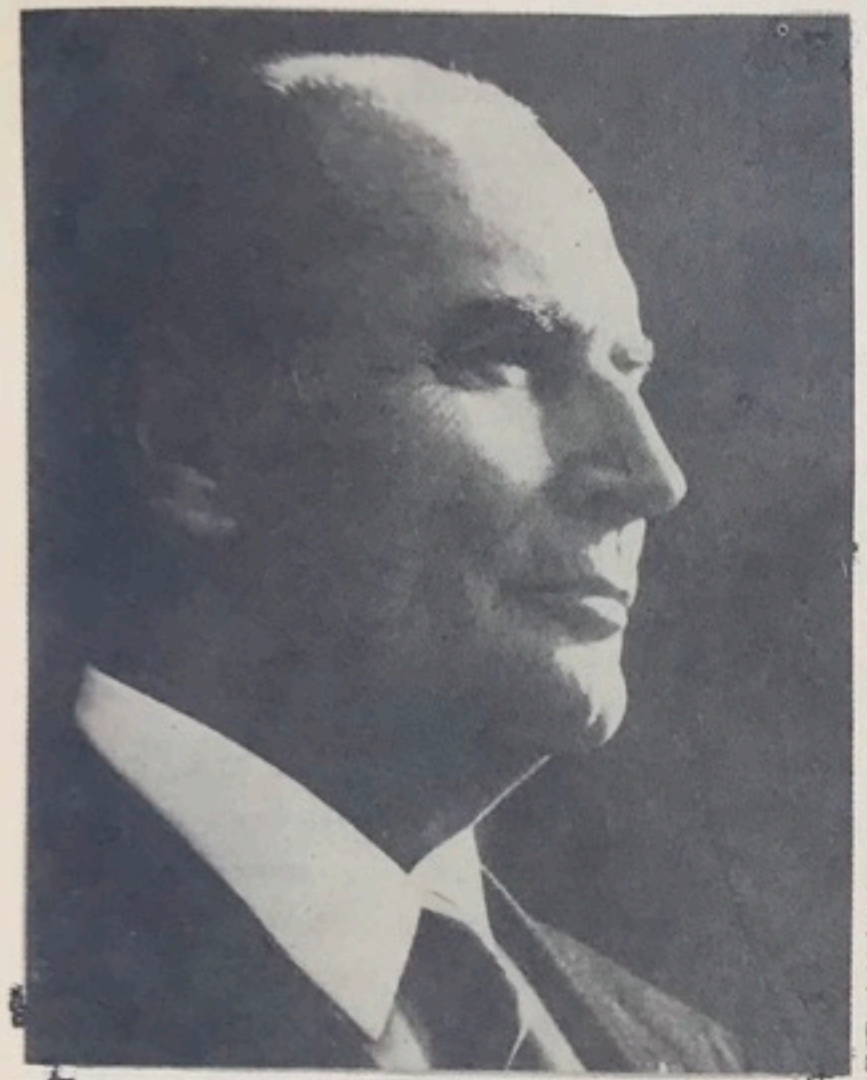

PRESIDENT OF THE REPUBLIC OF FRANCE

M. FRANCOIS MITTERRAND

M. Francois Mitterrand was born on 26 October 1916 in Jarnac (Charente). His father was then employed by the Paris-Orleans Railway Company.

He holds degrees in Law, Humanities and Political Science (he studied at the University of Paris) and is a lawyer by profession.

Called up in 1939, wounded, taken prisoner by the germans in 1940 and transferred to a camp in the middle of Germany, he escaped successfully at his third attempt in 1942. On his return to France, he immediately joined the Resistance. Sent on missions to London and Algiers -where he was received by General de Gaulle - he was keen to return to occupied France to continue the fight there, which he did on 26 February 1944. In the underground movement, General de Gaulle appointed him General-Secretary of prisoners of war, deportees and refugees. In this capacity he took part in th[illegible] Provisional Government's first Council meeting in liberated Paris 27 August 1944

After the war, he foun[illegible] the National Movement of [illegible] prisoners.

In 1945, [illegible] MITTERRAND joined [illegible] Union Democratique et S[illegible] [illegible]

out of various Resistance movements. In 1946, he was elected Deputy for Nievre. He remained a Member of Parliament for this deparment until May 1981, except for four months in 1958. He represented Nievre in the Upper House, the Senate, from 1959 to 1962. Also active in local politics, he held nemerous local elective posts including those of Mayor of Chateau-Chinon (from 1959 until he became President), General Councillor of Montsauche, President of the Association of Mayors and President of the Nievre General Council.

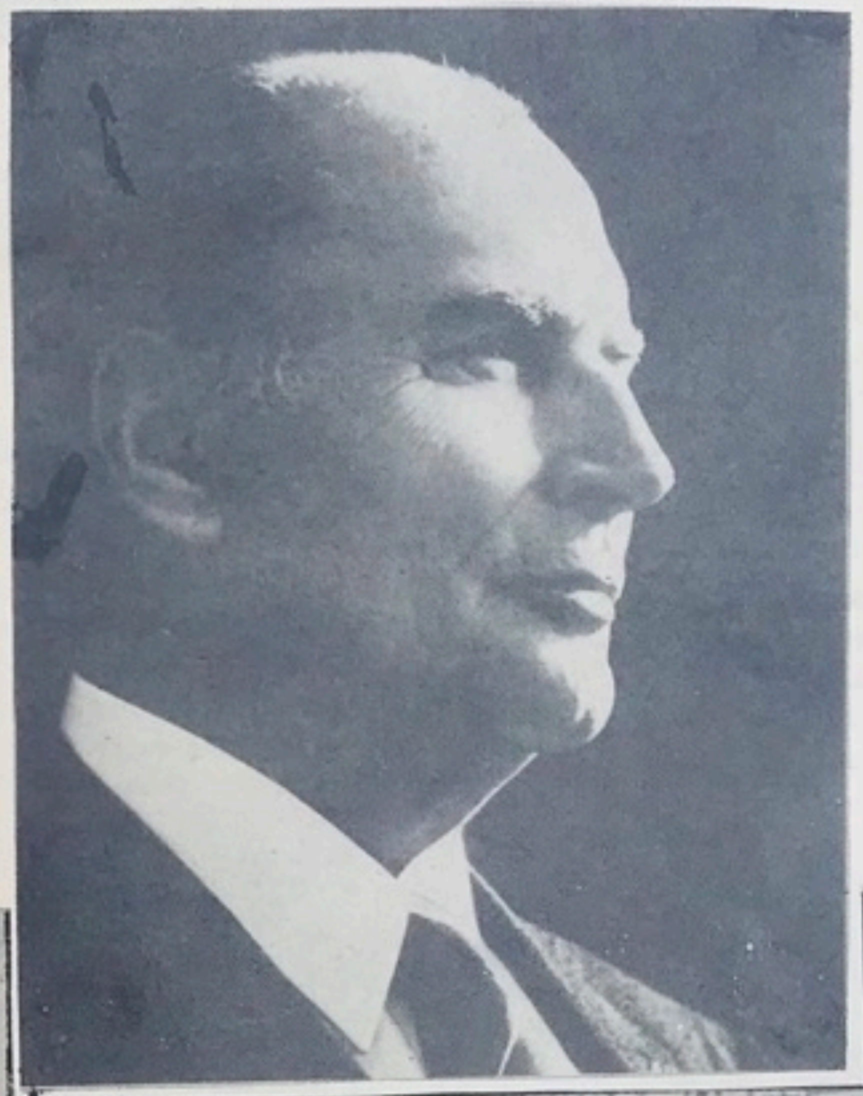

During the twelve years of the Fourth Republic (from 1946 to 1958), Francois MITTERRAND held office in several Government. In 1947, at the age of thirty, he was the youngest Minister for a century. His ministerial action was marked by a number of initiatives heralding the decolonization of black Africa from 1950.

In May 1958, Francois MITTERRAND opposed the moves which led to General de Gaulle's return to power. He became one of the main leaders of the Opposition.

At the 1965 presidential election. he was the sole candidate of the Left. He won 32% of the votes cast in the first ballot and in the second, on 19 December 1965, when General de Gaulle was reelected, 45% of the electors voted for Francois MITTERRAND.

On 16 June 1971, at the Epinay Congress, Francois MITTERRAND was elected First

- 1590 A.D.: death of Ambroise PARE (born in 1509). This famous surgeon, although not the founder of modern surgery, as many say, has written medical books which have been in use for two centuries. He is famous as far as Japan, where his death will be commemorated this year.

- 1590 A.D.: death of the poet DU BARTAS and of the sculptor Germain PILON; birth of the poet Théophile de VIAU and of the painter Simon VOUET.

- 1640 A.D.: Blaise PASCAL devises the first ever calculating machine, which could add, substract, multiply and divide amounts of money in pounds, shillings and pennies. Although this machine was mechanically processed, it can be considered as the forerunner of modern computers. This is the reason why a well-known programming language was named after him, Pascal. This great mathematician and physicist was also a famous writer, a philosopher and a religious mystic.

- 1790 A.D.: birth of Jean-François CHAMPOLLION, who deciphered the Egyptian hieroglyphs in 1822. This discovery brought to a new birth three millennia of the history of humanity. Exhausted by his work, CHAMPOLLION died a very young man, in 1832.

- 1790 A.D.: birth of DUMONT D'URVILLE, a Navy officer and one of the first explorers of the Antarctic; birth of Alphonse de LAMARTINE, one of the finest French poets and romanticists, who also played a major role in the 1848 Revolution.

- 1840 A.D.: birth of Emile ZOLA, a great novelist, head of the naturalist movement. His works have been translated into many languages, including Urdu. His most well-known novels are "La Terre" ("The Land"), describing the life of poor peasants, and "Germinal", about the coal-miners exploited by the XIXth century capitalists. Many films have been made after his works. He was also a photographer.

- 1890 A.D.: death of Vincent VAN GOGH (born in 1853). This Dutchman lived only four years in France, but the French will commemorate his death as if he were one of them, as most

of his masterpieces have been painted during his stay in France. He wrote French beautifully (he can be considered as a great writer as well as a great painter) and liked France, where he died. Of course, he is also celebrated in the Netherlands where a huge exhibition is on display till the end of this month.

- 1890 A.D.: Edouard BRANLY discovers the properties of the "iron filings tube", which was the first radio receiver and was used for the first wireless broadcastings. BRANLY can be considered as one of the inventors of radio technique, with the German HERTZ, the Italian MARCONI and the Russian POPOV.

- 1890 A.D.: Clément ADER builds the first aeroplane which could actually fly (unsuccessful attempts had been done earlier). So the French were at the very beginning of the "heavier-than-air" experiments as they have been pioneers of the "lighter-than-air" ones, a little more than one century earlier, with the Montgolfier brothers' balloons. It is worth noting the name given by ADER to his "funny machine" is still the French common word for aeroplane: "avion".

- 1890 A.D.: birth of Louis DELLUC (dead in 1924), one of the best French film-makers, at the very beginning of the film industry, and the father of film review in France.

- 1890 A.D.: birth of General Charles de GAULLE (dead in 1970). There is no need to introduce the former President of the French Republic. The French have also commemorated the 50th anniversary of the call he broadcast from London on June 18, 1940, to launch the French resistance against the Nazi invaders. This call was the beginning of his political life.

By chance, in the nineties and forties of the past centuries (and even millennia), you can find a large panorama of what is France, from the Celtic Gaul to General de GAULLE (this chance encounter of words is symbolic) and to the great scientific and technical achievements of the XXth century.

I hope that these excerpts of French history will [illegible] you the desire to know more about it.

Ambassador's message

MESSAGE OF HIS EXCELLENCY MR. JEAN-PIERRE MASSET

AMBASSADOR OF FRANCE TO PAKISTAN

ON THE OCCASION OF THE NATIONAL DAY OF THE FRENCH REPUBLIC

On July 14, France celebrates the Revolution which, two centuries ago, has been a major step in setting the roots of democracy in Europe and the world. Since then, more and more nations have committed themselves to these values and worked hard to strengthen human rights and dignity. France and Pakistan are spearheading this fight, within the cultural frame they have inherited from their long history.

This commitment and the growing exchanges between our two countries have been exemplified and enhanced by the presence of Prime Minister BHUTTO in Paris last year, for the celebration of the Bicentennial of the French Revolution, and by President Mitterrand's official visit to Pakistan earlier this year. Our cooperation is increasing in all sectors, be they commercial, technical or cultural, and I hope these achievements will set a firm base for further developments.

Facing what we see as a new start in our relations, France is confident that Pakistan is well engaged on the way towards economic development, which cannot be separated from democracy, and will support her efforts for stability and well-being. In a quickly changing world, I wish we could set an example of North-South cooperation, in a spirit of tolerance and mutual understanding which characterizes our cultural traditions.

French Counsellor's message

MESSAGE FROM THE COUNSELLOR

FOR CULTURAL, SCIENTIFIC AND TECHNICAL COOPERATION

-=-=-=-=-

On the occasion of the French National Day, the best way to introduce French culture, art, science and history, is to list the major celebrations that have occurred or will occur this year. I believe it will give a view both varied and complete of France.

In 1990, the following events are being celebrated in my country:

- 10 B.C.: foundation of the city of Limoges, in central France. Forty years after they had colonized Gaul, which was to become France, Romans founded this city, which they called Augustoritum. The modern name, Limoges, comes from this region's pre-Roman name, Lemovices, which has been only slightly altered in two thousand years.

- 1590 A.D.: death of Bernard PALISSY (born in 1510). This famous potter is also considered as the founder of modern natural sciences. He is said to have been so dedicated to his work that he used his own furniture to fire his kiln, as he was too poor to buy coal. But he was a protestant at a time of religious extremism: when catholics took over Paris in 1585, he was jailed in the Bastille prison, where he died five years

Alcatel is proud to be part of the Franco-Pakistani cooperation in the field of Communication Systems.

Alcatel CIT : Today's partner for tomorrow's telecommunications.

A trusted partner in more than 100 countries.
In a world of fierce competition, Alcatel CIT record successful presence on the five continents. That's because Alcatel CIT stands for skills.
Expertise. Imagination.
The continuous strive for a genuine, continued partnership with each of our customers : flexible approaches, solutions tailored to actual problems and goals, technical and financial support.

All links to communication : a total expertise.
Alcatel CIT masters every aspect of telecommunications : digital telephone switching, intelligent networks, data communications, submarine and land links using copper or fiber-optic cables, microwave links, space links. Alcatel has enormous resources to channel into Research and Development. An effort which made Alcatel CIT the worldwide leader in public digital switching networks with the largest base of ISDN subscribers in the world. Alcatel CIT also means the innovation and reliability you can expect from an international leader in communications systems, within a European group of world stature : Alcatel

ALCATEL
CIT

Alcatel CIT – 10, rue Latécoère – 78141 Vélizy Cedex – France
Tél. : (33-1) 30 67 96 20 – Télex 696 539 F – Fax : (33-1) 30 67 80 82

Vol.2 Copy 7 July 90.

MONTHLY YOUTH INTERNATIONAL (URDU ENGLISH)

Reged No. L8503

CONTENTS

Introduction of French President
M . Francois Mitterrand 8
Pakistan Greets France............ 14
Marcel Carne............ 16
French Cinema............ 17
Pak-French Economic Relations............ 20
Health Prevention First............ 30
Culture in All its Farms............ 31
Basic Industry............ 32
High Tech Industries............ 34
14th July 1790 The Fete of
The Federation............ 36
Transport On the Way to the Year 2,000............ 40
Agriculture 1990 : A Computer on the Farm............ 41
A New Boost For Research............ 42
Foreign Trade............ 42
School the top Priority............ 43

EDITOR-IN-CHIEF
Mohammad Siddique-ul-Qadri

ASSISTANT EDITORS
M Wasim Bhatti
Shahnaz Rashid
G M.Qadri

REPORTERS
Miss. Samina Qadri
Tausef-ul-Qadri

Circulation Manager
ABDUL SATTAR NIAZI

Correspondants

Karachi	:	Abdul Rafique
Queeta	:	Sarfarz Alam, M. Riaz
Pashawar	:	Gul Ghani, Mohd. Riaz
Gilgit	:	Shehzada Hussain

Foreign Correspondants

West Germany	:	M.Arif Salimi
Saudia Arabia	:	Sultan Ahmed
Canada	:	Zubair Chaudry
England	:	M. akram
U.S.A	:	Kamar Saeed

Address for Correspondance
The Monthly youth International
Aiwan-e-Auqaf Building (Near High Court)
P O Box 2346, G.P.O Lahore (Pakistan)
Publisher : Mohammed Siddique-ul-Qadri
Monthly Youth International
(Urdo, English) Tel 54729

Printed by Jisarat Printers
24 Sircular Road, Lahore Pskistan.

Price : Rs. 15.00

MONTHLY THE JULY 90,

YOUTH INTERNATIONAL

Registered LNo. 8503

ABC

Member of the Audit Bureau of Circulation

SPECIAL SUPLIMENT

14TH JULY NATIONAL DAY OF FRANCE